

حسام الحرمین اردو

نفعہ ایتھ حضرت مع لانا احمد رضا خان بریلوی

مکتبہ تنویریہ لاہور

علمائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرف سے
اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی علمی اور اعتقادی خدمات کا اعتراف

حسام الحرمین

علی منخر الکفر والہین

تالیف: اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ حاضر مولانا احمد رضا خاں بریلوی

— ترجمہ —

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
ایم اے

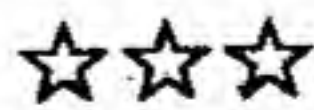
مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور

تعارف کتاب

| | |
|-------------------------|---|
| نام کتاب | حاتم الحرمین علی منخر الکفر والمین (مہتمد ایمان) |
| نام مصنف | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بدیلوی رحمہ اللہ |
| سال تالیف | ۱۳۲۳ھ |
| سال اشاعت اول | ۱۳۲۵ھ |
| موضوع کتاب | اعلیٰ حضرت کے علمی کمالات پر علمائے حرمین کے تاثرات |
| مقدمہ | مولانا عبدالحکیم شرف قادری |
| اردو ترجمہ تعارف کتاب | پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔ ایم اے |
| سائز | ۱۶x۲۳x۳۶ |
| ناشر | مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور |
| صفحات | ۱۶۰ |
| سال طباعت زیر نظر ترجمہ | ۲۰۰۹ء |
| ہدیہ | ۱۰۰ روپے |

ملنے کا پتہ

| | |
|------------------------------------|--|
| مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور | ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور |
| مکتبہ قادری رضوی گنج بخش روڈ لاہور | علی پبلشرز داتا دربار مارکیٹ، لاہور |
| نوری بک ڈپو دربار مارکیٹ، لاہور | ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی |
| دارالعلم، دربار مارکیٹ لاہور | مشاق بک ڈپو، اردو بازار، لاہور |
| شبیر برادرز اردو بازار لاہور | مکتبہ زاویہ سستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور |





پیرائہ آغاز

دشحات قلم حضرت مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

عوام انسان کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ اہل سنت و جماعت (بریلوی) اور دیوبندی علماء آپس میں سرگرمیاں ہیں، ہر دو مکتب فکر کی جانب سے اپنی اپنی تائید میں قرآن و حدیث سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں، ہم کہہ رہے ہیں کہ ہر جہت میں ہر کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں؛ کچھ بزرگمذہب غرض مصلح قسم کے افراد اپنی چرب زبانی سے یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ اختلافات فروعی ہیں ان میں پڑنے کی ضرورت نہیں، ہم نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی، عثمانی ہیں نہ تھانوی، ہم تو سیدھے سادے مسلمان ہیں اور بس! اس طرح وہ صلیح کلیت کا پرچار کر کے یہ تاثر دیتے ہیں کہ اختلافات کا نام لینے والے مجرم ہیں اور صحیح مسلمان وہ ہیں جو ان اختلافات سے بالکل بے تعلق ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اگر اختلاف ذاتی وجوہ کی بنا پر ہو یا اس کا تعلق کیفیت عمل کے ساتھ ہو تو اس میں الجھنا ہی بہتر ہے مثلاً حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی اختلافات ایسے نہیں ہیں جن پر محاذ آرائی مناسب ہو، کیونکہ یہ فروعی اختلافات ہیں، لیکن اگر بنیادی عقائد میں اختلاف رونما ہو جائے تو اس سے کسی طور پر آنکھیں بند نہیں کی جاسکتیں، یہ اختلاف کسی طرح بھی فروعی نہیں اصولی ہوگا، ایسی صورت میں لازمی طور پر ایک درگیر و محکم گیر ایک جانب کی حمایت اور دوسری جانب سے برأت کرنی پڑے گی، اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین (آیہ) کا یہی مفاد ہے، اس آیت میں سرفراوراست کی ہدایت طلب کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ مستحق غضب اور اہل ضلال سے پناہ مانگتے رہو۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرین زکوٰۃ کے ساتھ جہاد فرمایا، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معتزلہ کی قوتِ حاکمہ کی پروا نہ کرتے ہوئے کلمہ حق کہا اور کوڑے تمکد کھائے، امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو طوق و سلاسل کی دھکیاں حرف اختلاف اور نعرہ حق

سے باز نہ رکھ سکیں، تحریک ختم نبوت میں غیر مسلمانوں نے سینوں پر گولیاں کھائیں، جیلوں کی کال کوٹھڑیوں اور تختہ دار کو اپنے لیے تیار پایا لیکن وہ کسی طرح بھی قصر نبوت میں نعت لگانے والوں کو بڑاشت نہ کر سکے اور تمام تر صعوبتوں کو جھیلتے ہوئے مرزا نیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں کامیاب ہو گئے، کیا ان تمام اقدامات اور ساری کارروائیوں کو یہ کہہ کر غلط قرار دیا جاسکتا ہے کہ سیدھے سادے مسلمان کو کسی کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے اور اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے، یقیناً کوئی مسلمان ایسا انداز فکر اختیار کر کے غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔

بریلوی (اہل سنت و جماعت) اور دیوبندی اختلافات کی نوعیت بھی ایسی ہی ہے، یہ دوسری بات ہے کہ عوام کو مغالطہ دینے کے لیے ایصال ثواب، عرس، گیارہویں شریف، نذر و نیاز، میلاد شریف، استمداد، علم غیب، حاضر و ناظر اور نور و بشر وغیرہ مسائل پر دھواں دار تحریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اختلاف انہی مسائل میں ہے، حالانکہ اصل اختلاف ان مسائل میں نہیں ہے، بلکہ بناتے اختلاف وہ عبارات ہیں جن میں بارگاہ رسالت علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں کلمہ کھلا گستاخی اور توہین کی گئی ہے، کوئی بھی مسلمان خالی اللہ ہن ہو کہ ان عبارات کو پڑھنے کے بعد ان کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتا اور نہ ہی ان کی حمایت کے لیے تیار ہو سکتا ہے۔

ہندوستان میں پہلے پہل مولوی اسماعیل دہلوی نے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید سے متاثر ہو کر "تقویۃ الایمان" نامی کتاب لکھی اور مسلمانان عالم کو کافر و مشرک قرار دیا اور اپنی بات بنانے کی خاطر یہ بھی کہہ دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظیر ممکن ہے جس کا منطقی نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی دوسرا شخص خاتم النبیین وغیرہ اوصاف سے مستصف ہو سکتا ہے، علمائے اہل سنت اور خاص طور پر حاکم الحکماء علامہ محمد فضل حق خیر آبادی نے اس نظریے کا تحریری اور تقریری طور پر سخت رد کیا، بات یہیں ختم نہیں ہو گئی بلکہ محمد قاسم نانوتوی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے" ۱

۱۔ محمد قاسم نانوتوی: تحذیر الناس (کتب خانہ اداویہ، دیوبند) ص ۲۴
نوٹ: تحذیر الناس ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۴ء میں تالیف کی گئی۔

غور فرمائیے! کہ کیا یہ امت مسلمہ کے اجماعی اور یقینی عقیدہ (کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، کاصاف انکار نہیں ہے؟ واضح طور پر خاتم النبیین کا ایسا معنی تجویز کیا گیا جس سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت کا راستہ ہموار ہو گیا، مرزا سے قادیانی کی تردید و تکفیر کے ساتھ ساتھ اس عبارت کی تائید و حمایت وہی شخص کر سکتا ہے جو دوپہر کے وقت ظہور آفتاب کے انکار کی جرأت کر سکتا ہو، آج جب مرزائی اس عبارت کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں تو تحذیر الناس کے حمایتی اپنا سامنہ لے کر رہ جاتے ہیں، تحذیر الناس کے حامی بڑے دھڑلے سے یہ بات پیش کیا کرتے ہیں کہ دیکھیے فلاں فلاں جگہ مولانا نانوتوی نے عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کے مطابق پیش کیا ہے وہ ختم نبوت (زمانی) کے کیے: نکر ہو سکتے ہیں؛ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک دفعہ کا انکار سینکڑوں دفعہ کے اقرار پر پانی پھیر دیتا ہے، کیا دعویٰ نبوت کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کی متعدد تصریحات موجود نہیں ہیں جن سے عقیدہ ختم نبوت کی حمایت کا پتہ چلتا ہے؟ اس عنوان پر غزالی زماں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف "التبشیر برب التحذیر" کا مطالعہ سودمند رہے گا۔

۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۷ء میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی تالیف "براہین قاطعہ" مولوی خلیل احمد انبیسوی کے نام سے شائع ہوئی، جس پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی زوردار تقریظ موجود ہے اس میں دیگر بہت سی غلط باتوں کے علاوہ یہ بھی درج ہے کہ،

"شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟

شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے؟" (براہین قاطعہ، ص ۵۱)

حیرت ہے کہ کس دیدہ دلیری سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم شریف، شیطان سے علم سے گھٹانے کی ناپاک سعی کی گئی ہے اور پھر بڑی معصومیت سے پوچھا جاتا ہے کہ ہم نے کیا جرم کیا ہے؟ پھر یہ بات بھی دعوتِ فکر دیتی ہے کہ جو علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت کرنا شرک ہے، اس کا شیطان کے لیے اثبات بھی شرک ہوگا، شیطان کے لیے یہ علم قرآن پاک

سے کس طرح ثابت ہو گیا، کیا قرآن حکیم بھی شرک کی تعلیم دیتا ہے؟ سوال ۱۳۰۶ احمدی مولانا غلام دستگیر
قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہادپور میں براہین قاطعہ کے ایسے ہی مقامات پر مناظرہ کر کے مولوی
خلیل احمد انبیٹوی کو لا جواب کر دیا تھا۔

۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء میں مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک رسالہ ”حفظ الایمان“ منظر عام پر
آیا جس میں بڑے جارحانہ انداز میں لکھا ہے کہ:

”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر
ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو
اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع
حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔“ (حفظ الایمان ص ۸)

ان عبارات کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی مسلمان بے تعلق نہیں رہ سکتا، کیونکہ یہ ماوشاکا
معاظہ نہیں ہے یہ اس ذات کریم کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہے جن کی بارگاہ میں جنید و بایزید
ہی نفس گم کردہ حاضری نہیں دیتے بلکہ ملائکہ بھی باادب حاضر ہوتے ہیں، یہ وہ دربار ہے جہاں
اوپنچی آواز میں گفتگو کرنے سے تمام زندگی کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، جہاں غلط معنی کے
موسم الفاظ استعمال کرنا بھی ناجائز ہے کسی شاعر نے کیا صحیح کہا ہے: ۷
جو سرورِ عالم کے تقدس کو گھٹائے
وہ اور کبھی کچھ ہے مسلمان نہیں ہے

مولوی حسین احمد ٹانڈوی لکھتے ہیں:

”حضرت مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موسم تحقیر حضور سرور کائنات
علیہ السلام ہوں، اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو، مگر ان سے بھی
کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔“ ۸

عبارات مذکورہ کے الفاظ موسم تحقیر نہیں بلکہ کلمہ کلا گستاخانہ ہیں ان کا قائل کیوں کافر نہ ہو گا؟ یہی
وجہ تھی کہ علماء اہل سنت تحریر و تقریر میں ان عبارات کی قباحت پر ملاحظہ بیان کرتے رہے اور علماء دیوبند

۸ حسین احمد ٹانڈوی: الشہاب الثاقب، ص ۵۰

سے مطالبہ کرتے رہے کہ یا تو ان عبارات کو صحیح محض بیان کیجیے یا پھر تو بہ کر کے ان عبارات کو ناسخ کر دیجیے، اس سلسلے میں رسائل لکھے گئے، خطوط بھیجے گئے، آخر جب علماء دیوبند کسی طرح ٹس سے مس نہ ہوئے تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحذیر الناس کی تصنیف کے تیس سال بعد براہین قاطعہ کی اشاعت کے قریباً سولہ سال بعد اور حفظ الایمان کی اشاعت کے قریباً ایک سال بعد ۱۳۲۰ھ میں المعتقد المتفقہ کے حاشیہ المعتد المستند میں مرزائے قادیانی اور مذکورہ بالا قائلین (مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) کے بارے میں ان کی عبارات کی بنا پر فتوائے کفر صادر کیا۔ یہ فتویٰ علمائے دیوبند سے کسی ذاتی مخالفت کی بنا پر نہیں تھا بلکہ ناموسِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی حفاظت کی خاطر ایک فریضہ ادا کیا گیا تھا، مولوی مرتضیٰ حسن درجنگی، ناظم تعلیمات شعبہ تبلیغ دارالعلوم دیوبند، اس فتوے کے بارے میں رقمطراز ہیں:

”اگر (مولانا احمد رضا) خاں صاحب کے نزدیک، بعض علماء دیوبند، واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ انھوں نے انھیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔“

اس تفصیل سے یہ ظاہر ہو گیا کہ امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ناموس رسالت کی پاسداری کا کماحقہ فریضہ ادا کیا اور علماء دیوبند کا اصرار ہے کہ ان کے اکابر کی عزت پر حرف نہیں آنا چاہیے، خواہ وہ کچھ کہتے اور لکھتے رہیں، اس مقام پر پہنچ کر یہ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی کہ حق پر کون ہے۔ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بریلوی اور دیوبندی نزاع کی اصل بنیاد یہ عبارات ہیں نہ کہ فروعی مسائل، مولانا مودودی اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں،

”جس بزرگوں کی تحریروں کے باعث بحث و مناظرہ کی ابتدا ہوئی وہ تو اب مرحوم ہو چکے اور اپنے رب کے حضور حاضر ہو چکے مگر افسوس ہے کہ جو تلخی اور گرمی آغاز میں پیدا ہوئی دونوں طرف سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔“

مودودی صاحب یہ تلقین فرما رہے ہیں کہ اب نزاع کو جانے بھی دو، نزاع کھڑا کر لے والے تو اگلے جہان میں پہنچ چکے ہیں، سالانہ نزاع ان ”بزرگوں“ کی ذات سے نہیں تھا، وجہ مخالفت تو یہ جبارات تھیں جو اب بھی من و عن موجود ہیں، حجت تک اُن کے بارے میں متفقہ فیصلہ نہیں ہو جاتا اس

نزاع کے خاتمے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔

۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے المعتمد المستند کا وہ حصہ جو فتویٰ پر مشتمل تھا حرمین طیبین کے علماء کی خدمت میں پیش کیا جس پر وہاں کے ۳۵ جلیل القدر علماء نے زبردست تقریریں لکھیں اور واشگاف الفاظ میں تحریر کیا کہ مرزائے قادیانی کے ساتھ ساتھ افراد مذکورہ بلاشبہ شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کو حمایت دین کے سلسلے میں بھرپور خراج تحسین پیش کیا، علمائے حرمین کریمین کے یہ فتوے حسام الحرمین علی منکر الکفر والمین (۱۳۲۴ھ) کے نام سے شائع کر دیئے گئے بجائے اس کے کہ گستاخانہ عبارات سے رجوع کیا جاتا علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ المہندہ المفندہ ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عقاید وہی ہیں جو اہل سنت و جماعت کے ہیں، حالانکہ باعث نزاع عبارات متعلقہ کتابوں میں بدستور موجود تھیں، صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ نے التحقیقات لدفع التلبیس، کلمہ کراتیسی عبارتوں کی طشت از باہر کیا حسام الحرمین کا اثر زائل کرنے کے لیے علماء دیوبند نے یہ شوشہ چھوڑا کہ یہ فتوے علماء حرمین کو مخاطفہ دے کر حاصل کیے گئے ہیں کیونکہ اصل عبارات اردو میں تھیں، ہندوستان (متحدہ پاک ہند) کے علماء میں سے کوئی بھی حسام الحرمین کا مؤید نہیں ہے، اس پر وپگنڈے کے دفاع کے لیے شیریشیہ اہل سنت مولانا حشمت علی خان رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے متحدہ پاک و ہند کے اڑھائی سو سے زیادہ نامور علماء کی حسام الحرمین کی تصدیقات الصوارم الہندیہ کے نام سے شائع کر دیں۔

دیوبندی محتجب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء اب بھی عام طور پر عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلویؒ نے ملا وجہ اکابر دیوبند کی کفیر کی تھی حالانکہ وہ صحیح معنوں میں مسلمان اور اسلام کے خادم تھے اور ”المہندہ“ ایسی کتابوں کی بڑھ چڑھ کر اشاعت کرتے ہیں ان حالات میں حسام الحرمین کے شائع کرنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی تاکہ اختلاف کا صحیح پس منظر سامنے آجائے اور کسی کے لیے مغالطہ آمیزی کی گنجائش نہ رہے، مکتبہ نبویہ نے اپنی روایات کے مطابق حسام الحرمین کو شائع کر کے اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

لاہور

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ

۳۰ ستمبر ۱۹۷۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسام الحرمین کا تعارف

پیر زاوہ اقبال احمد فاروقی - ایم اے - نگران مرکزی مجلس رضا لاہور

حسام الحرمین اعتقادی اور نظریاتی دنیا میں ایک نہایت اہم تاریخی کتاب ہے جو ایک عرصہ سے اہل علم و فضل کے مطالعہ میں آرہی ہے، اس کے کئی ایڈیشن زیور طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کے مختلف ناشرین نے اسے عربی، اردو میں شائع کیا ہے اب تو اسے دنیا کی کئی دوسری زبانوں میں بھی شائع کیا جا رہا ہے۔

یہ کتاب دراصل علمائے حرمین الشریفین کی آراء، تاثرات اور تقاریر کا ایک مجموعہ ہے جسے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے دوران حج اور زیارت مدینہ طیبہ میں مرتب فرمایا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان کے چند مولوی نما ”راہنمایان دین“ نے ختم المرسلین سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ختم نبوت پر تاویلیں اور دلیلیں دینا شروع کر دیں کہ حضور کے زمانہ میں کسی نبی کا آنا بعد از زمانہ وصال نبوی کسی کا دعویٰ نبوت کرنا حضور کی نبوت کی خاتمیت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ چونکہ برصغیر میں انگریز کا اقتدار تھا اس نے ”آزادی اظہار رائے“ کے پردہ میں ہر شخص کو کھلی چھٹی دے رکھی تھی کہ جو منہ میں آئے کہتا پھرے اس ”آزادی اظہار رائے“ نے برصغیر میں بڑے دینی فتنے پیدا کر دیئے۔ برطانت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا۔ ختم نبوت کے اس تاویلی فلسفہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعویٰ نبوت کرنے پر آمادہ کر لیا مولوی رشید احمد گنگوہی، خلیل

احمد انیسٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی ”انگریز کی آزادی فکر و اظہار“ سے فائدہ اٹھا کر ایسی کئی بے سروپا باتیں کہنا شروع کر دی۔ کتابیں لکھی جانے لگیں فتوے شائع ہونے لگے اور ملت کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا۔ ان حالات کو فاضل بریلوی اور دوسرے علمائے اہلسنت نے بڑا محسوس کیا۔ ایسے ”مولویوں“ سے رابطہ کیا ان کی ان لغزشوں سے آگاہ کیا گیا انہیں ان خیالات سے رجوع کرنے کی استدعا کی گئی، مگر وہ انانیت اور انگریز کی عطا کردہ ”آزادی اظہار خیال“ کی وجہ سے اپنے خیالات میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کر سکے۔ فاضل بریلوی ان دنوں ۱۳۲۳ھ میں سفر حج کو روانہ ہوئے اور ایک ”اعتقادی فرد“ تیار کی۔ آپ نے عربی زبان میں ”المستند المستند“ کے نام پر علمائے حرمین الشریفین کی خدمت میں پیش کی اور ان سے فریاد کی استغاثہ کیا کہ وہ اس سلسلہ میں برصغیر کے مسلمانوں کی راہنمائی فرمائیں۔ انہیں آراء لکھیں اپنے تاثرات بیان کریں۔ اپنی تقاریر کو اپنی مواہیر سے منصبت کر کے فیصلہ کریں کہ یہ فتنہ پرداز ”مولوی“ کیا کر رہے ہیں۔ اس کتاب میں علمائے مکہ مکرمہ اور علمائے مدینہ منورہ کی عربی میں یہ تقاریر مرتب کی گئیں جس کا تاریخی نام ”حسام الحرمین علی منخر الکفر والمین“ (۱۳۲۳ھ) رکھا۔ واپس وطن آکر آپ نے اسے شائع کیا اور ساتھ ہی آپ کے خانوادے کے ایک عالم دین ماہر ادب عربی مولانا حسنین رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اردو ترجمہ کر دیا اور اسے عربی اردو میں یکساں شائع کیا۔

اس کتاب کی اشاعت پر اعتقادی دنیا میں ایک تہلکہ برپا ہو گیا۔ بد عقیدہ مولوی لوگ علمائے حرمین شریفین کی زد میں تھے، فرد جرم کے پھانسنے میں تھے، عوام کے سامنے بدنام تھے۔ انہوں نے ”حسام الحرمین“ کی اشاعت پر بڑا شور مچایا، بڑے تیخ پا ہوئے، بڑے ہاتھ پاؤں مارے رسالے لکھے، کتابیں لکھیں، فتوے جمع کئے،

جلسے کئے۔ اجلاس طلب کئے، تاویلوں پر تاویلیں لکھیں، کئی کئی معافی پہنائے گئے مگر ”حسام الحرمین“ کے زخم اتنے کاری تھے کہ آج تک ختم نبوت کی عمارت گرانے والے اور ختم نبوت کی عمارت میں چور دروازے کھولنے والے نقمہ اپنے زخم چاٹ رہے ہیں۔ ان سے ”حسام الحرمین“ کا کوئی جواب نہ بن پڑا نہ وہ اپنے نظریات سے رجوع کرنے پر آمادہ ہوئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی تو نبوت کا دعویٰ دار بن کر ننگا ہو گیا مگر دوسرے مولوی بے بے لفظوں میں اپنے ”بزرگوں“ کے نظریات کی حفاظت کرتے رہے۔

اس اہم اور تاریخی کتاب کو عوام الناس اور پڑھی لکھی دنیا تک پہنچانے کیلئے اگرچہ علمائے اہلسنت نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے مگر حضرت مولانا حسنین رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عالمانہ اور لفظی ترجمہ آج کے بعض حضرات کیلئے مشکلات پیدا کر رہا تھا۔

اندریں حالات ہم نے اس ترجمہ کو آسان لفظوں میں از سر نو مرتب کیا ہے دوسرے الفاظ میں ہم نے ترجمہ در ترجمہ کر کے ان قارئین کیلئے آسانیاں پیدا کر دی ہیں جو اس تاریخی دستاویز کے مندرجات کے مطالعہ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

ہم مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور کی کوششوں کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں جنہوں نے ”حسام الحرمین“ کے کئی ایڈیشن شائع کر کے ملک میں پھیلانے ہیں۔ اب یہ تازہ ترجمہ بھی انہی کی وساطت سے عوام و خواص تک پہنچ رہا ہے اور امید کرتے ہیں کہ اعتقادی میدان میں کام کرنے والوں کیلئے یہ ترجمہ آسانیاں پیدا کریگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہری تصدیقات مکہ ۱۳۲۵ھ

ہم نہایت ہی صمیم قلب سے اشراف مکہ معظمہ اور علمائے بلد الامین کو سلام پیش کرتے ہیں اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر مدینہ منورہ طیبہ کے علمائے کرام کو ہدیہ تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہم اپنے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہیں۔ بارگاہ نبویہ کی آستیاں بوسی اور انبیاء کرام کے حضور نیاز مندی کے بعد عرض گزار ہیں کہ (یہ وہ عرض ہے جس طرح کوئی ستم رسیدہ مظلوم بے نوا، شکستہ خاطر اور حاجت مند انسان عظیم القدر و رفیع المقام سخیوں کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے اور جن کی مدد اور توجہ سے رنج و بلا دور ہوتے ہیں اور ان کی برکات سے مسرت و شادمانی نصیب ہوتی ہے)

آج برصغیر ہندوستان میں مذہب اہلسنت غریب اور کمزور ہو گیا ہے اس پر بے پناہ فتنوں اور مہیب فسادات کے طوفانوں کی تاریکیاں ٹوٹ پڑی ہیں۔ آج اعتقادی فتنے بلند ہوتے جا رہے ہیں اور ان کی ریشہ دوانیوں کا غلبہ ہوتا جا رہا ہے۔ آج ہم اہلسنت پر ہندوستان میں مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ ایک سنی العقیدہ مسلمان ان فتنوں اور شر انگیزیوں پر نہایت

صبر و برداشت سے کام لے رہا ہے اسکے صبر کی یہ کیفیت ہے جس طرح کسی کی مٹھی میں آگ کا انگارہ رکھ دیا جائے اور اسے اف کرنے کی بھی اجازت نہ ہو۔
 آج وقت آگیا ہے کہ آپ علمائے حرمین شریفین ہمت کر کے ہماری امداد فرمائیں اور مفسدین کے فتنوں کے سامنے ہماری راہنمائی فرمائیں۔ آج ہمیں تلواروں کی ضرورت نہیں بلکہ قلم کے تیروں کی ضرورت ہے، ہم فریاد کرتے ہیں، ہم آہ و فغاں لے کر آئے ہیں۔

ہم آج آئے ہیں زخم جگر دکھانے کو
 فسانہ دل فتنہ زدہ سنانے کو

آپ لوگ اللہ کا لشکر ہیں، آپ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فوج کے شاہسوار ہیں، آپ اپنی علمی روشنائی سے ہماری امداد فرمائیں اور دشمنان دین اور فتنہ پردازوں کے دفیعہ کیلئے علمی تلواریں لے کر آگے بڑھیں اور ہمارے بازو مضبوط کریں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان کے کئی شہروں میں اعتقادی فتنے برپا ہیں، صرف ایک تنہا شخص عالم اہلسنت و جماعت اپنی جان کی بازی لگا کر ان فتنہ گروں کا مقابلہ کر رہا ہے اس نے اپنی زندگی کو ان فتنہ پردازوں کے مقابلہ میں وقف کر دیا ہے اس نے بے شمار کتابیں تصنیف کی ہیں، رسالے چھاپے ہیں، بیانات جاری کئے ہیں اور اب تک دو سو سے زیادہ کتابیں لکھ کر تقسیم کر چکا ہے ان کتابوں میں سے ایک ”کتاب المعتمد الممتد“ شرح المعتمد المستند“ ہے۔ اس کتاب میں ان فتنہ پردازوں کی کفری اور بدعات بھری باتوں پر بحث کی گئی ہے جو ان دنوں سارے ہندوستان میں

پھیلائی جا رہی ہیں۔

ہم یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اس میں ان فتنہ پردازوں کے اعتقادی اور نظریاتی خیالات کو پیش کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کی تصدیقات سے اسے ہندوستان میں شائع کیا جائے۔ ہم نے ان فرقوں کے عقائد آپ کے سامنے بیان کئے ہیں۔ ہم نے ان کی کفریہ عبارتوں کی نشاندہی کی ہے تاکہ آپ انصاف سے ان کا محاسبہ کر سکیں اور اپنا فیصلہ جاری کریں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کی تصدیق و تائید سے مشرف کتاب ان فتنہ سامانوں کا منہ بند کر دے گی اور اہلسنت کو مسرت و شادمانی نصیب ہوگی۔ آپ ان عبارات کو سامنے رکھیں اور ہندوستان کے ان فتنہ پرور ”مولویوں“ کے متعلق اپنی گراں قدر رائے کا اظہار فرمائیں۔ ہم آپ کے منصفانہ فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کریں گے۔

دوسری طرف فتنہ پردازوں کے وہ سردار جنہوں نے برصغیر ہندوستان کی دینی فضا کو مکدر کر دیا ہے ان کے خلاف بھی فیصلہ دیں کیا ان فتنہ پردازوں کے مکر و فریب سے عوام کو بچانا ضروری نہیں؟ کیا ایسی کفری باتیں کرنے والوں کو کافر کہنا جائز نہیں؟ یہ فتنہ پرداز آج دین کے اصولی مسائل پر گفتگو کر رہے ہیں، دین کی بنیادی چیزوں سے انکار کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ رب العالمین کی عظمت پر اعتراضی نکتے اٹھا رہے ہیں۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہایت پست خطابات سے مطعون کر رہے ہیں۔ وہ اپنا گستاخانہ اور توہین آمیز لٹریچر شائع کر کے ملک بھر میں تقسیم کر رہے ہیں، اسکے باوجود وہ عالم کہلاتے ہیں، ”مولوی“ کہلاتے ہیں حالانکہ نہ وہ عالم ہیں نہ مولوی وہ ”وہابی“ ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

گستاخی کریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو گالیاں دیں تو پھر ہم ان کے خلاف کیوں آواز بلند نہ کریں۔ یہ لوگ عام ان پڑھ لوگوں کے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بڑی پست گفتگو کرتے ہیں۔

اے ہمارے سردارانِ حرمین شریفین، اے اشرافِ مکہ و مدینہ! آپ اپنے اللہ کے دین کی امداد کریں۔ ہم ایسے لوگوں کے ناموں کی فہرست پیش کر رہے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کی کتابوں کو سامنے لا رہے ہیں، ہم ان کی وہ عبارات نقل کر رہے ہیں جہاں جہاں انہوں نے اپنے کفریہ نظریات کا اظہار کیا ہے۔ ہم مرزا قادیانی کی کتاب ”اعجاز احمدی“ اور ”ازلۃ الاوہام“ پیش کرتے ہیں۔ ہم رشید احمد گنگوہی کے ایک فتوے کا فوٹو پیش کرتے ہیں۔ ہم مولوی رشید احمد گنگوہی کی کتاب ”براہن قاطعہ“ پیش کرتے ہیں جو اس نے اپنے ایک شاگرد خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع کر کے تقسیم کی ہے ہم اشرف علی تھانوی کی کتاب ”حفظ الایمان“ سامنے لاتے ہیں۔ آپ ان کتابوں کو سامنے رکھیے اور ان خط کشیدہ عبارات کو غور سے پڑھیے جہاں جہاں انہوں نے اپنے عقائد کا اظہار کیا ہے کیا یہ لوگ اپنی ان عبارات اور باتوں سے دین کی بنیادی ضروریات کو مسخ نہیں کر رہے؟ کیا دین کے اصولی نظریات سے انکار نہیں کر رہے اگر یہ لوگ انکار کر رہے ہیں اور منکر ہیں تو یہ مرتد ہیں کافر ہیں۔ کیا مسلمانوں پر یہ فرض نہیں کہ ان کھلے کافروں کو کافر کہیں؟ جیسا کہ تمام ضروریات دین کے منکرین کو کافر کہا جاتا ہے ایسے ہی لوگوں کیلئے ہمارے اسلاف اور متقدمین نے فرمایا ہے کہ ”جو ان کے کفر پر شک کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے“ یہ بات ”شفاء السقام“ میں ہے۔ یہ بات ”فتاویٰ بزازیہ“ میں ہے یہ بات ”مجمع الانہر“ میں ہے یہ بات

”در مختار“ اور دوسری معتبر اور مستند کتابوں میں ہے ان کتابوں میں تو یہاں تک لکھا ہے جو ان پر شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تامل کرے یا ان کی کفریہ باتوں کو سننے کے بعد ان کی تعظیم کرے ان کی تحقیر سے منع کرے تو شریعت میں ایسے شخص کے متعلق یہی حکم ہے؟ آپ حضرات ہمیشہ عالم اسلام کی علمی اور اعتقادی راہنمائی فرماتے رہے ہیں آپ اس مسئلہ کو بھی سامنے لائیں۔
 درود و سلام ہو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل پر ان کے احباب پر۔

المعتمد والمستند کی روشنی میں

اس کتاب میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ دین کے بنیادی حقائق کا منکر اسلام کا دعویٰ کرنے کے باوجود بھی کافر ہو جاتا ہے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں، اس کا جنازہ جائز نہیں ہے، اس کے ساتھ شادی بیاہ جائز نہیں، اس کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز نہیں، اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، معاملات طے کرنا، لین دین کرنا ایسے ہی ہے جیسے کسی غیر مسلم سے کیا جائے گا۔ یہ بات فقہی اور دینی کتابوں میں وضاحت کے ساتھ لکھی گئی ہے، ان کتابوں میں ہدایہ، غرر، ملتقى الابحر، در مختار، مجمع الانہر، شرح نقایہ، فتاویٰ بر جندی، فتاویٰ ظہریہ، طریقہ محمدیہ، حدیقہ ندیہ، فتاویٰ عالمگیری جیسی مستند اور معتمد علیہ کتابیں سرفہرست ہیں۔ ایسے بد بخت مولویوں کے کئی گروہ ہمارے شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں، یہ نہایت مکروہ فتنے ہیں ان دینی فتنوں کی سیاہ گھٹائیں سارے ملک پر چھا رہی ہیں۔ آج ہمارے ملک کی یہ حالت ہو چکی ہے جس کی صادق مصدوق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی

کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا، شام کو کافر، شام کو مسلمان ہوگا، صبح کو کافر العیاذ باللہ! آج ایسے کافروں کے کفر پر آگاہی ضروری ہو گئی ہے جو اسلام کا نام لے کر کفر پھیلانے میں مصروف ہیں اور یہ اسلام کے پردے میں کفر کی اشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم

فرقہ مرزائیہ

ہم نے اوپر جن فرقوں کا ذکر کیا ہے ان میں ایک ”فرقہ مرزائیہ“ ہے ہم نے اس کا نام ”فرقہ غلامیہ“ رکھا ہے غلامیہ اس لئے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی سے نسبت رکھتے ہیں مرزائی اسے اپنا نبی تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک دجال ہے جو ہمارے زمانے میں پیدا ہوا ہے پہلے تو اس نے اپنے آپ کو تمثیل مسیح قرار دیا، ہم اسے اس دعویٰ میں سچا نہیں جانتے کہ وہ تو ”مسیح دجال کذاب“ کا تمثیل ہے پھر وہ مزید بڑھا تو اس نے دعویٰ کیا کہ مجھ پر وحی آنے لگی ہے وہ اس بات پر بھی سچا تھا کیونکہ شیاطین بھی اپنے پیروکاروں کو وحی کرتے ہیں وہ دھوکے کی وحی اور گمراہ کن احکامات کی وحی کرتے رہتے ہیں۔ اس نے اپنی کتاب ”براہین احمدیہ“ (جسے ہم براہین غلامیہ کہتے ہیں) اللہ تعالیٰ کی کتاب بتاتا ہے حالانکہ یہ کتاب شیطان کی وحی سے بھری پڑی ہے اب اس نے اور قدم بڑھائے اور رسالت اور نبوت کا دعویٰ کر دیا اور لکھ دیا کہ ”اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا“ وہ یہ گمان کرتا ہے کہ یہ آیت اس پر اتری ہے ”ہم نے اسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اتارا“ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہی احمد ہے، جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہ قرآن کی

آیت کو یوں بیان کرتا ہے کہ ”میں بشارت دیتا آیا ہوں، اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہوگا“ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ وہ احمد میں ہی ہوں پھر وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت دے کر بھیجا اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ سب دینوں پر غالب کرے ”یہاں سے مزید آگے بڑھا اور اپنے آپ کو بہت سے انبیائے مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل بتانا شروع کر دیا وہ کلمہ خدا، روح خدا اور رسول خدا کا دعویٰ دار بننے لگا پھر انبیاء کی شان پر تنقیص کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے جب اس کا مواخذہ کیا گیا، اس نے اپنے آپ کو رسول خدا اور عیسیٰ علیہ السلام کہنا شروع کر دیا، حالانکہ وہ ان معجزات سے عاری ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ظاہر ہوئے تھے مردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد اندھوں کو بینا کر دینا، بگڑے ہوئے اجسام کو تندرست کر دینا، مٹی سے پرندوں کو زندگی بخش دینا، جب اس پر یہ باتیں بیان کی گئیں تو وہ کہنے لگا یہ تمام باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسمریزم سے کیا کرتے تھے یہ تمام چیزیں مکروہ ہیں ورنہ میں ایسے کام کر دکھاتا۔ وہ مزید آگے بڑھا اور جھوٹی موٹی پیشگوئیاں کرنے لگا اور سب سے زیادہ جھوٹی پیشگوئی یہ تھی کہ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ایسے مردود پر لعنت ہو۔

وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے سے بھی نہیں شرماتا۔ اس نے مسلمانوں میں یہ پراپیگنڈا کیا کہ تمام لوگ اسے مسیح موعود تسلیم کر لیں جب مسلمانوں نے اس کی بات نہ مانی تو وہ ان سے الجھنے لگا، لڑنے

جھگڑنے لگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عیوب شمار کرنے لگا، یہاں تک کہ پاک دامن مریم پر بھی اتہام باندھنے لگا جس مریم کیلئے قرآن پاکبازی کی گواہی دے، رسول اکرم اس کے احترام کی باتیں کریں یہ بد بخت ان پر بھی الزام تراشی کرنے لگا، وہ ان پاک طنیت شخصیتوں کو اپنے رسالوں میں تنقید و تنقیص کا نشانہ بنانے لگا یہ ایسے سوقیانہ الزامات ہیں کہ ہم ان الزامات کو یہاں بیان نہیں کر سکتے۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو تسلیم کرنے کی بجائے ان کی نبوت کا بطلان کیا جب لوگوں کا احتجاج بڑھا، علماء کرام نے مزاحمت کی تو اس نے پانسہ پلٹا اور کہنے لگا میں تو اس نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس کا تذکرہ قرآن میں ہے جب اس پر بھی مسلمانوں نے احتجاج کیا تو مسلمانوں کے غیض و غضب سے ڈر کر کہنے لگا اب مجھے کسی قسم کے دعوے کی ضرورت نہیں مجھے تو اب اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں شامل کر لیا ہے وہ پھر پلٹا اور کہنے لگا میری نبوت کسی دلیل کی محتاج نہیں ہے۔ وہ اپنے اس پر فریب دعویٰ سے قرآن کو بھی جھٹلا رہا ہے اور اپنے دعوؤں کو بھی ہم اس کے خبیثانہ دعویٰ کی زیادہ تفصیل لکھنے سے قاصر ہیں اللہ تعالیٰ اس دجال کے شر سے امت مسلمہ کو محفوظ رکھے۔

فرقہ وہابیہ، امثالیہ، خواتمیہ

یہ وہ لوگ ہیں جو حضور کی موجودگی میں ہی طبقات زمین پر چھ سات پیغمبروں کا وجود تسلیم کرتے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کے احوال و خیالات کو ایک اور مقام پر لکھ آئے ہیں۔ ایک فرقہ ”امیریہ“ ہے جسے یہ لوگ امیر حسن اور امیر احمد سہوانی کی طرف منسوب کرتے ہیں ایک اور فرقہ ”نذیریہ“ ہے

جس کی قیادت نذیر حسین دہلوی کرتا ہے۔ ایک اور فرقہ ”قاسمیہ“ ہے جو قاسم نانوتوی کی طرف منسوب ہے، اس کی مشہور کتاب ”تخذیر الناس“ نے بڑا فتنہ برپا کر رکھا ہے یہ اپنے رسالے میں یہاں تک لکھ گیا ہے۔

”بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے، بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا باین معنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم و آخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔“

اس عبارت کے بعد ہم فتاویٰ ابن تیمیہ، الاشباہ والنظائر جیسی کتابوں سے ثابت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں رہتا کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے محمد علی کانپوری تاظم ندوہ نے ”حکیم الامت محمدیہ“ کا خطاب دیا ہے۔

ہم اس اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو دلوں کو اور آنکھوں کو راہنمائی عطا فرماتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم ط

سرکش شیطان کے یہ چیلے جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اگرچہ اندر سے آپس میں پھوٹے ہوئے ہیں مگر یہ اس معصیت میں یکجان ہیں۔ یہ شیطان کے پر فریب راہوں پر چلے جا رہے ہیں، وہ ان کے دلوں میں اپنے وسوسے ڈالتا رہتا ہے جس کی تفصیلات ہم اپنے متعدد رسالوں میں لکھ چکے ہیں۔

کے انکار اور گستاخی کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے ان کی آنکھیں بھی اندھی ہو گئی ہیں وہ راہ حق چھوڑ کر گمراہی کے چوپٹ راہ پر چل نکلے ہیں۔ ابلیس کیلئے تو زمین کے علم محیط پر ایمان لاتا ہے مگر جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آتا ہے تو اسے شرک قرار دیتا ہے حالانکہ شرک تو صرف اللہ کی ذات سے شریک ہوتا ہے کسی مخلوق کو اللہ کا شریک کرنا تو شرک اور کفر ہے۔ اللہ کے علم میں شیطان ابلیس کو شریک کر لیتا ہے مگر حضور سے شرکت کرنا اس کیلئے کتنی مشکل بات ہے اس پر اللہ کے غضب کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھلایا ہوا ہے۔ دیکھو! وہ علم مصطفیٰ کیلئے تو نص مانگتا ہے اور نص پر بھی راضی نہیں ہوتا جب تک ”قطعی نص“ نہ ہو۔ دوسری طرف جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی نفی پر آتا ہے تو اسے کوئی نص نظر نہیں آتی۔

وہ اس سلسلے میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ایک غلط بات منسوب کرتا جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ ”مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے“ حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ”مدارج النبوت“ میں لکھتے ہیں کہ ”یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا تھا کہ میں ایک بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض بے اصل ہے“

دیکھیں یہ کس ڈھٹائی سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی طرف سے ایک روایت کو توڑ موڑ کر بیان کرتا چلا جاتا ہے یہ وہی انداز ہے جو لوگ لا تقربوا للصلوة تو کہتے ہیں ”وانتم سکاری“ کو چھوڑ جاتے ہیں۔ حضرت شیخ

نہ کہو کیونکہ ایسی بات بہت سے پہلے امام بھی کہہ چکے ہیں معاذ اللہ! وہ ایسی تاویلیں کرتا ہے جو خطا پر مبنی ہیں، امکان کذب ماننے کا نتیجہ بہت برا سامنے آئے گا اور وقوع کذب ماننے والے آخر خوار و ذلیل ہوں گے وہ کہتا ہے کہ یہ سنت الہیہ اگلوں سے چلی آرہی ہے۔

ہمارے نزدیک یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرہ کر دیا ہے ان کی آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم

فرقہ وہابیہ شیطانیہ

ہم اوپر وہابیہ کذابیہ کا ذکر کر آئے ہیں اب ہم ”فرقہ وہابیہ شیطانیہ“ کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں، یہ فرقہ دراصل رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح کام کرتا ہے یہ لوگ شیطان الطاق کے پیروکار ہیں۔ یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے حکم پر چلتے ہیں، یہ تکذیب خداوندی کے قائل ہیں اور گنگوہی کے دم چھلے ہیں۔ گنگوہی نے اپنی کتاب ”براہین قاطعہ“ میں وضاحت کی ہے کہ ان کے پیر شیطان کا علم نبی علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے اور اپنے اس قول کو اپنے ان الفاظ کی بدزبانی سے ادا کرتا ہے۔

”شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سے نص قطعی ہے“ کہ جس نے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے وہ اس سے پہلے لکھتا ہے یہ بات شرک نہیں تو کون سے ایمان کا حصہ ہے۔

ہم مسلمانوں سے فریاد کرتے ہیں، ہم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والوں سے فریاد کرتے ہیں! آپ غور کریں کہ یہ مولوی

علم میں بڑے اونچے پائے کا دعویٰ کرتا ہے ایمان اور معرفت میں یدِ طولیٰ ہونے کا مدعی ہے اور اپنے حلقے میں غوث اور قطبِ زمانہ کہلاتا ہے کس طرح منہ بھر کر گالی دے رہا ہے اپنے پیر ابلیس کے علم کی وسعت پر تو ایمان رکھتا ہے اور اسے نصِ قطعی سے تسلیم کرتا ہے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام علوم سے آگاہ فرمایا سب علوم سکھا دیئے تھے ان پر اللہ کا فضل کثیر تھا، جن کے سامنے ہر چیز روشن تھی، جنہوں نے ہر چیز کو پہچان لیا تھا اور آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے اس کا علم تھا، مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے اس کا علم تھا، تمام اگلوں اور پچھلوں کا علم حاصل تھا اور یہ بات قرآن پاک کی کئی آیات میں سے درخشاں نظر آتی ہے بے شمار احادیث حضور کے وسعت علمی کی گواہ ہیں مگر یہ بد بخت ان کیلئے یوں لکھتا ہے کہ ان کے حق میں کون سی نص آئی ہے کیا یہ نظریہ ابلیس پر ایمان لانے اور حضور کے علم سے انکار اور کفر کرنے پر مبنی نہیں ہے۔

”نسیم الریاض“ میں اس موضوع کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ ”جو شخص کسی شخص کا علم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے زیادہ بتائے اس نے بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیب لگایا آپ کو ناقص العلم کہا۔ حضور کی شان و عظمت میں کمی کی ہے دوسرے لفظوں میں وہ حضور کو گالی دے رہا ہے وہ اسی سزا کا مستحق ہے جو گالی دینے والا ہے اس میں قطعاً کوئی فرق نہیں ہے ہم ایسے شخص کو مستثنیٰ نہیں کر سکتے۔ تمام امت رسول کا صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک اس بات پر اجماع ہے“

میں اس وضاحت کی روشنی میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں

عبداللہ الحق محدث دہلوی تو اس روایت کو بے بنیاد قرار دیں اور فرمائیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں تو یہ لوگ حضرت شیخ سے یہ بات منسوب کریں۔ حضرت امام ابن حجر مکی نے بھی اپنی کتاب ”افضل القری“ میں لکھا ہے کہ اس روایت کی کوئی سند نہیں ہے۔

میں نے اس شخص کے دونوں قول سامنے لانے کی کوشش کی ہے ایک تو وہ اللہ جل جلالہ کو جھوٹ بولنے پر قادر ثابت کرتا ہے اس طرح وہ تنقیص شان الہی کرتا ہے دوسرا حضور کے علم کی نفی کر کے شیطان لعین کے علم کی وسعت پر ایمان رکھتا ہے میں نے ان دونوں مسائل کو اس شخص کے شاگردوں کے سامنے بیان کیا تو وہ کہنے لگے بھلا ہمارا پیر ایسی بات کر سکتا ہے وہ ایسا کفر بک سکتا ہے میں نے انہیں اس کی کتاب دکھائی تو، تو مجبور ہو کر کہنے لگے یہ ہمارے پیر کی کتاب نہیں ہے یہ تو ان کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھی ہے میں نے کہا اس نے اس پر اپنی تفریط لکھی ہے اور اسے ”کتاب مستطاب“ قرار دیا ہے اور ”تالیف نفیس“ کہا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اسے قبول کرے اور پھر یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ”براہین قاطعہ“ اپنے مصنف کی وسعت نور علم اور فصاحت ذکا و فہم و حسن تقریر و بہائے تحریر پر دلیل واضح ہے تو اس کے مریدوں نے کہا شاید انہوں نے یہ کتاب ساری نہیں دیکھی تھی کہیں کہیں متفرق جگہ سے دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسہ کر کے لکھ دیا ہوگا۔ میں نے کہا کہ اس نے اسی تفریط میں تصریح کی ہے کہ اس نے یہ کتاب اول سے آخر تک پڑھی ہے بولے شاید انہوں نے غور سے نہیں دیکھی تھی۔ میں نے کہا ہشت! اس نے تو تصریح کی ہے کہ ”میں نے اسے بغور دیکھا ہے“ اور تفریط میں اس

فرقہ وہابیہ کذابیہ

ان فتنہ پردازوں میں سے ایک ”فرقہ وہابیہ کذابیہ“ ہے یہ لوگ مولوی رشید احمد گنگوہی کے اشارے پر چلتے ہیں اور اس کے پیروکار ہیں پہلے تو اس نے اپنے پیرومرشد مولوی اسماعیل دہلوی کی اتباع پر اللہ جل و جلالہ پر افتراء باندھا، اس کا جھوٹا ہونا ثابت کرتا رہا۔ ہم نے اس کی اس بیہودگی کا جواب اپنی ایک کتاب ”سجن السبوح عن عیب کذب مقبوح“ میں دیا تھا اور اس کے خیالات فاسدہ کار دیکھا تھا یہ پوری کتاب اسے رجسٹرڈ ڈاک میں بھیجی تھی، جس کی رسید بھی ہمیں مل گئی ہے گیارہ برس گزر جانے کے باوجود کوئی جواب نہیں آیا تین برسوں سے اسکے پیلے چائے خبریں اڑا رہے ہیں کہ اس کا جواب لکھا جا رہا ہے، لکھا جائے گا، چھپے گا، مگر اللہ تعالیٰ نے ان دغا بازوں کے تمام راستے بند کر دیئے وہ نہ تو کھڑے ہو سکتے ہیں نہ ان کی گمراہی میں کوئی دوسرا مددگار بن سکتا ہے اب اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں کی بصارت چھین لی ہے وہ نور چشم سے محروم ہو چکے ہیں، دل کی بصیرت سے تو پہلے ہی محروم تھے، اب ان سے جواب کی کیا امید کی جاسکتی ہے، یہ مردے ہیں اب قبروں سے نکل کر مناظرہ کرنے نہیں آئیں گے۔

اس کا ظلم اور گمراہ کن پراپیگنڈا یہاں تک بڑھا کہ اب اس نے ایک فتویٰ شائع کیا ہے جو بمبئی سے چھپا ہے اس پر ان کی مہریں ثبت ہیں اور میں اپنی آنکھوں سے یہ فتویٰ دیکھ چکا ہوں، اس میں اس نے صاف لکھا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولا وہ بڑا گنہگار ہو گا مگر اس کے باوجود ایسے شخص کو کافر نہ کہو بلکہ فاسق بھی

کی یہ عبارت ہے۔ ”اس احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا“ وہ دنگ رہ گئے اللہ تعالیٰ ہٹ دھر موں کو ذلیل کرتا ہے اور ان کے مکر و فریب نہیں چلنے دیتا۔ اس فرقہ ”وہابیہ شیطانیہ“ کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوہی کا دم چھلا ہے جسے ”اشرف علی تھانوی“ کہتے ہیں، اس نے ایک چھوٹا سا رسالہ تصنیف کیا ہے غالباً چار ورقہ اس میں اس نے تصریح کی ہے کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے، ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے، اس کی ملعون عبارت بلفظہ ملاحظہ ہو۔

”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں تو اس طرح کہ اٹھارے ایک فرد بھی خارج نہ ہو رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے“

میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی ہے یہ شخص کس بے شرمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے برابری کر رہا ہے اور کس قسم کی دلیلیں دے رہا ہے اس کی سمجھ میں اتنی سی بات بھی نہیں آرہی کہ زید و عمرو اور اس شیخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جن کا اس نے نام لیا ہے انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہو گئی بھی تو محض حاصل ہو گئی۔ امور غیب پر یقینی علم تو اصالۃ خاص انبیاء کرام کو ملتا ہے

کسی اور کو ایسا یقینی علم نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نے اپنے رب کی شان نہیں دیکھی کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع فرمادے ہاں اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چنتا ہے اور اسی نے فرمایا (عزت والا فرمانے والا) اللہ غیب کو جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ آپ غور سے دیکھیں کہ اس شخص نے کیسا قرآن عظیم کو چھوڑ دیا ہے اور ایمان کو رخصت کیا ہے اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے ایسے ہی اللہ ان پر مہر لگا دیتا ہے ہر دغہ باز اور مغرور پر۔

اہل علم غور کریں کہ اس نے ”مطلق علم“ اور ”علم مطلق“ میں کیسا حصر کر دیا ہے۔ ایک دو حرف جاننے اور ان بے شمار علموں میں جنکی حدود شمار نہیں ہے میں کوئی فرق نہ رکھا۔ اس کے نزدیک فضیلت اسی پر منحصر ہے اس کے نزدیک غیب اور شہادت میں کوئی فرق نہیں رہا مطلق علم کی فضیلت کا سب انبیاء علیہم السلام سے واجب ہوا اور علم غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں اس کی تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے۔ میں کہتا ہوں جو شخص حضور کے علم کی تخصیص کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی شان کی تعظیم کم کرتا ہے اللہ کو وہ پسند نہیں ہے اللہ اس کی شان گھٹا دے گا۔ ایسے ظالموں نے نہ اللہ کی شان بیان کی نہ اس کے محبوب کی قدر پہچانی ہے اگر کوئی بے دین جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا منکر ہو وہ علم رسول کا بھی منکر ہو گا کیونکہ رسول اللہ کا علم تو اللہ کی عنایت اور قدرت سے ہے یہ انداز ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ اللہ کی قدرت کا حکم کیا ہے اگر بقول مسلمانان صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے مراد بعض اشیاء پر

قدرت ہے یا کل اشیاء پر اگر بعض پر قدرت ہے تو ایسی قدرت تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے حاصل ہے اور اگر کل اشیاء پر قدرت مراد ہے تو اس طرح کہ اس سے ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذات باری تعالیٰ کی ہستی ہے اسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ہے، ورنہ تحت قدرت ہو جائے گا تو ممکن ہو تو واجب نہ رہے گا تو اللہ نہ رہے گا۔ یہ وہ مفروضات ہیں جسکی بنیاد پر یہ بد عقیدہ لوگ حضور کے علم کی نفی کی دلیلیں بناتے رہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ نظریہ رکھنے والے تمام فرقے سب کافر اور مرتد ہیں باجماع امت دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس کیلئے فتاویٰ بزازیہ، درر و غرر، فتاویٰ خیریہ، مجمع الانہر، در مختار وغیرہ جیسی معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور قاضی عیاض نے ”شفا شریف“ میں فرمایا ہے کہ ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کافر کو کافر نہ مانے جس نے ملت اسلامیہ کے اصولوں کو چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب کو اپنالیا ہو۔

ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے وہ بھی کافر ہے ”بحر الرائق“ میں لکھا ہے کہ جو بے دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کہ کچھ معنی صداقت و معرفت رکھتی ہے یا اس کلام کے صحیح معانی ہیں اگر اس کہنے والے کی بات کفر تھی تو جو اس کی کفریہ عبارت کی تحسین کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ امام حجر مکی نے اپنی ”کتاب الاعلام“ کی ایک فصل میں ایسی باتیں بتلائی ہیں جس سے کفر لازم آتا ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے

جو اس بات کو اچھا کہہ یا تائید کرے وہ کافر ہے۔

ہاں ہاں! احتیاط احتیاط! مٹی اور پانی کے پتلے کی تمام چیزیں جو پسند کی جائیں۔ دین ان سب سے زیادہ اہم ہے، بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے وہ ”وجاہل“ سے برتر ہے اگرچہ باطل خیالات رکھنے والوں کے بہت سے پیروکار ہیں۔ ان کے شعبہ دوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے ہوں گے۔ ان کے شعبہ بے بھی بڑے ہوں گے مگر دیوار کھیں قیامت سب سے دہشت ناک چیز ہے۔

میں نے اس موضوع پر اس لئے طویل گفتگو کی ہے کہ ان باتوں پر تنبیہ کرنا اور توجہ دلانا ضروری نہایت ضروری ہے۔ ہمارے سامنے یہ ایک مہم ہے جسے ہم طے کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو کافی دانی ہے وہی اچھا کام بنانے والا ہے وہی سب سے بہتر ہے ہم درود پیش کرتے ہیں۔ کامل ترین آقا کی بارگاہ میں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کی تمام آل پاک پر، تمام خوبیاں اللہ کی ذات کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔ یہ عبارت ”معتمد مستند“ سے نقل کی گئی ہے اے علمائے کرام! ہم نے اسے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے ہم آپ سے خیر و برکت کی امید لے کر حاضر ہوئے ہیں، آپ کا فیصلہ ہمارے لئے قابل قبول ہو گا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ بے پناہ ثواب سے نوازے گا، ہم درود و سلام پیش کرتے ہیں اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ان کی آل احباب پر روز جزا تک یوم پنجشنبہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ۔

علمائے مکہ مکرمہ کی تقاریظ

استاد حرم محترم مفتی شافعیہ سیدنا مولانا محمد سعید بلبصیل = مدظلہ العالی

”حضرت مولانا محمد سعید علم کے بحر و حجاز ہیں، جلیل القدر علامہ ہیں، بلند ہمت عالم دین ہیں، مرجع مستفیدین ہیں، صاحب کرم و برکت ہیں، ارباب فضل و تقدیم ہیں، مکہ معظمہ میں علمائے کرام کے استاد ہیں، شافعیہ کے مفتی اعظم ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے احسانات کا سایہ و راز رکھے“

آپ فرماتے ہیں کہ سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعت محمدیہ کو دنیا کی تازگی اور زندگی کا ذریعہ بنایا ہے ان کی ہدایت اور حق گوئی سے شہروں اور وادیوں کو معمور فرمایا ہے ان کی کوششوں اور حمایت سے دین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک پاکیزہ چار دیواری عطا کی ہے اور اس چار دیواری کو بد مذہب افراد کی دست درازی سے محفوظ کیا ان کی روشن علمی دلیلوں سے گمراہ اور بے دین لوگوں کی ریشہ دوانیوں کو باطل کر دیا ہے۔

صلوات سلام کے بعد میں نے وہ تحریر دیکھی ہے جسے علامہ کامل استاد ماہر مجاہد دین مصطفیٰ نے نہایت پاکیزہ الفاظ میں سپرد قلم کیا ہے یعنی میرے بھائی اور محترم رفیق حضرت مولانا احمد رضا خان نے اپنی کتاب ”معتمد المستند“ میں بیان قلمبند کیا ہے اس کتاب میں بد عقیدہ اور بے دین سرداروں کا رد کیا گیا ہے، یہ لوگ ہر، خبیث مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں۔ مصنف علامہ نے اس کتاب میں بعض مضامین کا خلاصہ سپرد قلم کیا ہے اور اس میں چند بد عقیدہ مولویوں کے نام بھی لکھے ہیں یہ لوگ اپنی

گمراہی کی وجہ سے کمین ترین کافروں میں شمار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ مصنف گمراہی کی اس کوشش پر جزائے خیر دے اس نے ان لوگوں کی خباثتوں اور کفریات کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ ان شاء اللہ اہل ایمان لوگوں کے دلوں میں اس تحریر سے بڑی وقعت پیدا ہوگی۔

میں نے اس عبارت کو اپنی زبان سے بیان کیا اور اپنے سامنے اسے سپرد قلم کرنے کا حکم دیا ہے میں اپنے اللہ سے مرادین پانے کا امیدوار ہوں مفتی شافعیہ محمد سعید بن محمد بالبھسیل، مکہ مکرمہ (اللہ تعالیٰ اسے، اس کے والدین کو اس کے استادوں کو اور اس کے دوستوں اور بھائیوں کو اور دوسرے اہل ایمان کو بخشے)

مولانا شیخ ابوالخیر احمد میر داد

(آپ یکتائے علمائے ربانی، یگانہ کبرائے حقانی، صاحب اوصاف و کمال، فخر اکابر و عمائد، مالک زہد و ورع، ائمہ و خطبائے کعبۃ المعظم کے بزرگ، فساد و گمراہی کے مخالف، فیض و ہدایت کے سرچشمہ، اللہ ان کا نگہبان ہو)

سب خوبیاں اس خدا کیلئے ہیں جس نے اپنے فیض ہدایت سے احسان فرمایا یہ بہت بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا جو اس کے دل میں آئے اور جو خطرہ سامنے آئے حق کے مطابق فیصلہ کرے، میں اس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس نے ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے علماء کرام کو انبیائے نبی اسرائیل کی طرح بنایا ہے اور انہیں دلیل و حجت سے نوازا ہے شریعت کے باریک احکام نکالنے کا ملکہ دیا ہے اللہ کا شکر ادا

کرتا ہوں کہ جن علمائے کرام نے تائید حق کیلئے ثابت قدمی دکھائی۔ اللہ نے ان کے درجات بلند فرمائے ہیں، ان کے مخالفوں کو پست ہمت کر دیا، ان کی شہرت مشرق و مغرب میں پھیلتی گئی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ واحد ہے اس کا کوئی سا جہی یا شریک نہیں ہے، ایسے بندے کی گواہی جس نے ہمیشہ اللہ کی توحید بیان کی اور وہ اپنے زمانہ میں توحید کو گردن میں حائل کئے رہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے خاص بندے ہیں، اوالعزم رسول ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے سارے جہاں کیلئے نور ہدایت و رحمت بنا کر کے بھیجا ہے۔ انہیں روشن بیان دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اللہ کے دین خالص کو امت کے سامنے بیان فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے ان کی آل کو شمع تاباں بنادے ان کے صحابہ کو ہدایت کے ستارے بنائے جو موتیوں کی لڑیوں کی طرح چمکتے رہیں۔

حمد و صلوة کے بعد میں اعتراف کرتا ہوں کہ ہمارے مولانا احمد رضا خان ایک فاضل علامہ ہیں جو اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلات کو حل کرتے ہیں اور دشواریوں کو دور کرتے ہیں وہ علمی باریکیوں کا خزانہ ہیں، انہوں نے ان موتیوں کو محفوظ گنجینوں سے چنا ہے وہ معرفت کا آفتاب ہیں جو خوب دوپہر کی تابانی بن کر چمکتا ہے وہ علم و خرد کی ظاہری اور باطنی مشکلات کی گھتوں کو سلجھاتے چلے جاتے ہیں آج جو لوگ ان کے علم و فضل سے آگاہ ہیں، وہ جانتے ہیں کہ اپنوں نے اگلے پچھلوں کیلئے بہت کچھ چھوڑا ہے۔

زمانے میں میں گرچہ آخر ہوا وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا اچھا نہ جان کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

انہوں نے اپنی کتاب ”المعتمد المستند“ میں ایسی ایسی دلیلیں، جہتیں اور توضیحات بیان کی ہیں جو ہر اہل ایمان کو قبول ہیں اور ایسے تعظیم و اجلال سے دیکھتا ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں اہل کفر و الحاد کی جڑیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ مذکورہ کتاب میں بیان کردہ اقوال اور کفریہ عقائد کا معتقد بلا شک و شبہ کافر اور گمراہ ہے وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتا جاتا ہے وہ دین سے ایسے نکل گیا ہے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ مسلمانوں کے تمام علماء کرام کے نزدیک جو ملت اسلامیہ اور مذہب اہلسنت جماعت کی تائید کرتے ہیں یہ تمام اقوال بدعت اور گمراہی پر دلالت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ مصنف کو ان تمام لوگوں کی طرف سے جو ہدایت پر قائم ہیں جزائے کثیر عطا فرمائے ان کی ذات ان کی تحریروں اور ان کی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے۔ وہ رہتی دنیا تک حق کا علم بلند کرتے رہیں، وہ صبح و شام اہل حق کی مدد کرتے رہیں، جب تک صبح و شام کا سلسلہ جاری ہے اللہ تعالیٰ اس کے علم و فضل میں برکت دے اور ہمیشہ امداد خداوندی سے بہرہ ور رہے۔ اللہ تعالیٰ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی آل پر ان کے صحابہ پر درود و سلام بھیجے۔

میں ایک محتاج الہ گرفتار گناہ ہوں۔ احمد ابوالخیر بن عبد اللہ میر داد
(مسجد الحرام میں علم کا خادم اور خطیب و امام خانہ کعبہ)

مولانا علامہ شیخ صالح کمال حنفی سابق مفتی مکہ مکرمہ

(پیشوائے علمائے محققین، کبرائے مدقین عظیم المعرفت، ماہر تعلیم،
صاحب نور عظیم، ابر بارندہ، ماہ درخشندہ، ناصر سنن، فتنہ شکن سابق مفتی
حنفیہ مکہ مکرمہ)

سب خوبیاں اس خدا کیلئے ہیں جس نے آسمان علوم کو علمائے عارفین
کے چراغوں سے مزین فرمایا اور ان کی برکات سے ہمارے لئے ہدایت اور
حق واضح کے راستوں کو روشنی بخشی۔ میں ان کے احسان و انعامات پر شکر
ادا کرتا ہوں، اس کے خاص اور عام افضال پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں، میں
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ وہ واحد ہے اس کا
کوئی شریک نہیں، ایسی گواہی جو نور کے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند
کرے اور کجی اور گمراہی کے شہبات اس کے پاس نہ آنے دے میں گواہی
دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس
کے خاص بندے ہیں، اس کے رسول ہیں جنہوں نے ہمارے لئے حجت
قائم کر دی، کشادہ راہیں روشن کر دیں الہی تو درود و سلام نازل فرما ان پر ان
کی پاکیزہ اولاد پر ان کے فوز و فلاح والے صحابہ کرام پر ان کے نیک
پیروکاروں پر اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل خصوصی طور پر اس عالم علامہ پر شامل حال ہو جو
علم و فضل کا ایک دریا ہے جو عمائد علماء کرام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
حضرت مولانا محقق احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے
اسے سلامت رکھے اور ہر بدی اور ناگواریات سے محفوظ رکھے۔ حمد و صلوة

کے بعد اے امام پیشوا! تم پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو، اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوتی رہیں۔ بیشک آپ نے ان بے دین ”مولویوں“ کے کفریات کا جواب دیا اور خوب دیا۔ اپنی تحریر میں تحقیق کی آپ کے اس کارنامے کی وجہ سے مسلمانوں کی گردنیں آپ کے احسانات کی نیچے سے جھکی ہوئی ہیں۔ اللہ کی بارگاہ میں آپ نے ایک عمدہ ثواب کا سامان مہیا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ذات کو مسلمانوں کے ایک مضبوط قلعہ کی حیثیت سے قائم رکھے اور اپنی بارگاہ سے بے پناہ اجر عطا فرمائے اور بلند مقام دے۔ بیشک گمراہوں کے وہ پیشوا جن کا آپ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے ایسے ہی گمراہ ہیں جس طرح آپ نے فرمایا ہے وہ کافر ہیں، دین سے باہر ہیں، تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ عام لوگوں کو ان کے شر سے دور رکھیں۔ ان کے فاسد عقیدوں اور گمراہیوں کی پر زور مذمت کریں اور ہر مجلس میں ان کی تقلید کریں ان کی پردہ داری کا ثواب ہے اللہ اس پر رحمت فرمائے جس نے کہا تھا۔

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ داری
سارے بد دینوں کی جولائیں عجب باتیں بری
دین حق کی خانقاہیں ہر طرف پاتاگری
گرنہ ہوتی اہل حق و رشد کی جلوہ گری

ہمارے نزدیک یہ لوگ زیاں کار بھی ہیں اور زیاں رساں بھی، گمراہ بھی ہیں اور ظالم بھی یہ کھلے کافر ہیں۔ اے اللہ، ان پر سخت عذاب نازل فرما جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے اسے بھی اپنے دردناک عذاب میں مبتلا فرما۔ انہیں اس طرح شکست دے کہ یہ بھاگتے نظر آئیں، یہ مردود ہیں

اے اللہ ہمارے دلوں کو ٹیڑھانہ کرنا، کیوں کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی ہے اور دین پر قائم کیا ہے، ہمیں اپنی رحمت کے دامن میں پناہ دے تو بہت بخشنے والا اور مہربان ہے ہمارے آقا سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہزاروں درود ہوں ان کی آل پر ان کے اصحاب پر بکثرت سلام و درود ہو۔

یکم محرم الحرام ۱۳۲۴ھ کو ہم نے اس عبارت کو اپنی زباں سے ادا کیا اور اپنے سامنے لکھنے کا حکم دیا۔

مسجد الحرام (کعبۃ اللہ) میں علم و علماء کا خادم محمد صالح بن علامہ صدیق کمال مرحوم حنفی سابق مفتی مکہ مکرمہ معظمہ، اللہ تعالیٰ میرے والدین، اساتذہ، احباب کو بخشنے۔ میرے دشمنوں، حاسدوں اور بد خواہوں کو برباد فرمائے۔

حضرت مولانا شیخ علی بن صدیق کمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کیلئے ہیں جس نے اپنے دین کو علمائے باعمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کو پھیلارہے ہیں۔

اے اللہ، تو نے ان باعمل علمائے دین کو دنیا کے اندھیروں میں ستاروں کی طرح روشن کیا۔ زمانے کی سخت تاریکیوں میں ان کی روشنیوں کو راہنما بنلایا وہ ایسے شہاب درخشندہ ستارے ہیں جن کی روشنیوں سے بے دینی اور گمراہی کے شیطان کا نشانہ بنائے گئے ہیں سرکش اور کج مذہب ان انگاروں سے خاک سیاہ ہو جائیں گے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ واحد ہے اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میں اس گواہی کو زحمت اور معیشت کے دن کیلئے محفوظ رکھتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے ہیں، اس کے رسول ہیں، عظمت والے انبیاء کرام کے خاتم ہیں، اللہ عز و جل ان کی ذات پر ان کی آل پر ان کے اصحاب کرام پر درود بھیجے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اپنے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ایک بلند ستارہ چمکا اور نفع رساں روشنیاں لے کر آیا، اس افراتفری اور مصیبت کے زمانہ میں اس کی راہنمائی میسر آئی۔ اس زمانہ میں بد مذہبوں کے طوفان اٹھ چلے آرہے ہیں گمراہی کے ریلے آگے بڑھ رہے ہیں بد مذہب لوگ کشادہ زمین اور پہاڑوں کی بلندیوں سے اتر کر اہل ایمان پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اے اللہ، ان سے اپنے شہروں کو محفوظ فرما اور اپنی مخلوق کو ان سے پناہ میں رکھ، ان پر ایسی ہی ہلاکت نازل فرما جس طرح تو نے قوم ثمود اور عاد پر نازل فرمائی تھی ان کے گھروں کو کھنڈرات میں تبدیل کر دے یہ خارجی لوگ دوزخ کے کتے ہیں۔

یہ شیطان کا لشکر ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی اس روشن ستارے نے نشاندہی کی ہے۔ وہابیہ اور ان کے تابعین کیلئے ہمارے سردار راہنما اور پیشوا حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی ایک شمشیر براں ہیں۔ اے اللہ اسے سلامت رکھ، وہ دشمن جو دین سے نکل گئے ہیں، ان پر اسے فتح نصیب فرما، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام ہو۔

علی ابن صدیق کمال

حضرت مولانا شیخ محمد عبدالحق مہاجر اللہ آبادی

(آپ دریائے موانج عالم کبیر ہیں، بقیہ السلف اکابر کیلئے باعث فخر ہیں، دور آخر کے معتمد عالم دین ہیں، صاحب وفا ہیں، منقطع باللہ ہیں، حامی سنن اور ماحی فتن ہیں، لمعات نور مطلق کی جلوہ گاہ ہیں، آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمتیں ہوں، اس کی برکتیں نازل ہوں اور مغفرت ہو۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کیلئے جس نے اپنا بندہ پسند فرمایا اسے شریعت محمدیہ کی حمایت کی توفیق بخشی، اسے علم و حکمت میں اپنے برگزیدہ پیغمبروں کا وارث بنایا، یہ کس قدر بلند و بالا مرتبہ ہے، درود و سلام ہو ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن میں ان کے مولیٰ نے ساری خوبیاں جمع فرمادیں، اخلاق حسنہ سے مزین فرمایا ان کی آل پر ان کے اصحاب پر جن کی جانیں ان کے حکم پر قربان ہوتی گئیں، جن کی زندگیاں ان کے فرمان کے سامنے وقف رہیں اے اللہ حضور کا اس وقت تک چرچا رہے جب تک اس کائنات ارضی کے باغوں کی کلیوں پر بلبلیں چہچہاتی رہیں گی۔

حمد و صلوة کے بعد میں اس شرف والی مستند کتاب سے آگاہ ہوا ہوں میرے سامنے ایک خوش نما تحریر ہے۔ ایک دلپسند تقریر ہے، میں نے اس تقریر و تحریر کو دیکھا تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں، میں نے ان کے بیان کو کان لگا کر سنا تو مجھے اس تحریر و تقریر کے فیضان کا دریا بہتا نظر آیا، اس کتاب کے مولف علامہ عالم جلیل دریائے زخار پر گویا، فضل کثیر الاحسان، دریائے ہمت کے تیراک، بحرنا پیداکنار کے شناور شرف و

عزت کے مالک، اہل علم پر سبقت لے جانے والے عالم دیں، صاحب فہم و ذکا، نہایت شفیق، کریم النفس کثیر الفہم مولانا حاجی احمد رضا خان (اللہ تعالیٰ ان پر لطف و کرم فرمائے) نے ایک نہایت ہی عمدہ کتاب لکھی ہے جس میں آپ نے تفصیل و تحقیق، ربط و ضبط کے ساتھ گفتگو فرمائی ہے آپ نے اپنے موضوع سے انصاف و عدل کیا ہے، راہنمائی و ہدایت کا راستہ اختیار کیا ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ جب کہیں ہمیں کسی مسئلہ پر شبہ پڑے ہم اس کتاب کی طرف رجوع کریں اور اس پر اعتماد کریں۔ اللہ تعالیٰ مولف علام کو پوری جزاء بخشے اور اس پر انتہا درجے کی نعمتیں نچھاور کرے اور ابد الابد تک اپنے فضل و کرم سے نوازتا رہے، اللہ کرے وہ ساری زندگی آرام و آسائش سے رہیں اور انہیں کوئی حادثہ پیش نہ آئے۔ بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام ہو، آپ کی آل پر آپ کے اصحاب پر سلام ہو۔

بندہ ضعیف حرم پاک میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے والا محمد عبد الحق ابن مولانا حضرت شاہ محمد الہ آبادی ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ صاحب ہجرت پر دس لاکھ درود و سلام ہو۔

سید اسماعیل خلیل اللہ محافظ کتب حرم شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جو واحد ہے غالب ہے، صاحب قوت، عزت، جبروت و انتقام ہے جس کی صفات کمال و جلال سے متعالی ہیں، وہ

کافروں، سرکشوں، گمراہوں کی باتوں سے منزہ ہے، اس کی نہ کوئی ضد ہے نہ نظیر ہے۔ درود و سلام ہو ان پر جو سارے جہانوں سے افضل ہیں، ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وہ تمام انبیاء کے خاتم ہیں، تمام رسولوں کے امام ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نام لینے والوں کو ان ہلاکتوں سے بچائے جو بد مذہب پھیلا رہے ہیں، وہ ہدایت کی راہوں پر قائم رکھے اور اندھے عقیدوں سے بچائے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ بے دینوں کا یہ طائفہ جس کا ذکر کتاب ”المعتمد المستند“ میں کیا گیا ہے نہایت قابل مذمت ہے۔ ان میں مرزا غلام احمد قادیانی ہے، رشید احمد گنگوہی ہے اس کے پیروکار خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی ہے ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے اور نہ کوئی شک ہے جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے کسی حالت میں ایسے لوگوں کو کافر کہنے میں تا مل نہیں کرنا چاہئے، ان کے کفر میں شبہ نہ کرے ان میں بعض وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین متین کو پس پشت ڈال دیا ہے، بعض وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کے جزوی اصولوں سے انکار کر دیا ہے وہ ان حقائق سے بھی انکار کرتے ہیں جن پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری امت متفق ہے اب یہ لوگ اسلام میں کوئی مقام نہیں رکھتے۔ ان کا کوئی نام و نشان نہیں ہے، کسی جاہل سے جاہل پر بھی یہ بات پوشیدہ نہیں ہے وہ ایسی باتیں کرتے ہیں جنہیں عقل و خرد تسلیم نہیں کر سکتی۔ اس سے عقلیں طبیعتیں اور دل انکار کر دیتے ہیں میں کہتا ہوں یہ لوگ گمراہ ہیں، گمراہ گمراہ ہیں، یہ کافر ہیں فاجر ہیں، دین سے خارج ہیں، ان کی بد اعتقادات ان کی بد فہمی کے نتیجے میں در آئی ہیں۔ وہ علمائے کرام کے اقوال کو سمجھنے سے

قاصر رہے ہیں مجھے ان کی کفریہ عبارات پڑھنے کے بعد ایسا یقین ہو گیا ہے اور میں بلا شک و شبہ انہیں کافر کہتا ہوں۔ یہ کافروں کے ترجمان ہیں، یہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باطل کر کے گمراہیاں پھیلانا چاہتے ہیں، وہ اصل دین سے انکار کر رہے ہیں، کوئی ختم نبوت سے انکار کر رہا ہے، کوئی نبوت کے مقام سے انکار کر رہا ہے، کوئی نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے، کوئی اپنے آپ کو عیسیٰ کہہ رہا ہے، کوئی مہدی بن رہا ہے، ظاہر ہے کہ یہ تمام کے تمام ہلکی دلیلوں سے گمراہی پھیلا رہے ہیں، وہابی فرقہ کے یہ لوگ نہایت گمراہ ہیں اللہ کی ان پر لعنت ہو اور یہ رسوائیوں کے گڑھوں میں گریں، ان کا ٹھکانا جہنم ہو، یہ عوام الناس کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں اپنی تاویلوں سے دھوکا دیتے ہیں، وہ لوگوں میں کہتے پھرتے ہیں کہ وہی پیروان دین ہیں اگلے لوگ گمراہ تھے یہ لوگ روشن راہوں کے مخالف ہیں دین مصطفیٰ کے تارک ہیں، کاش یہ لوگ جان لیتے کہ اگر ہمارے اسلاف طریق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہیں چلتے تھے تو کون راہ رسول پر چلتا تھا میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں، اس کی حمد کرتا ہوں کہ اس نے اپنے فضل کے ساتھ ہمارے لئے ایک ایسا عالم فاضل کامل مقرر فرمایا جس کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے، جس کے علم و فضل پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے، وہ یکتائے زمانہ ہے اپنے وقت کا یگانہ ہے۔ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے، وہ ان بے دینوں کی باطل تاویلوں کو آیات و احادیث سے رد کرتا رہے، ایسا کیوں نہ ہو۔ علمائے مکہ ان کے عمل و فضل کی شہادت دیتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ وہ اس ”صدی کے مجدد“ ہیں۔

خدا سے کچھ اس کا چنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہاں

اللہ تعالیٰ مولانا احمد رضا خان کو دین اور اہل دین کی طرف سے
جزائے خیر دے اور انہیں اپنے فضل، احسان اور برکات سے نوازے۔

آج ہندوستان کی سر زمین میں کئی قسم کے فرقے پائے جاتے ہیں وہ
ظاہری طور پر اسلام کا نام لیتے ہیں مگر حقیقت میں وہ کافروں کا کام کر رہے
ہیں اور ان کے رازدار جاسوس ہیں وہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
دشمن ہیں، ان کی خواہش ہے کہ مسلمانوں میں انتشار اور افتراق ڈال دیا
جائے یا اللہ ہم تو صرف تیری ہدایت چاہتے ہیں، صرف تیری نعمت کے
طلبگار ہیں یا اللہ ہمیں حق کی توفیق عطا فرما، باطل کو باطل کر دے، ہم باطل
سے دور رہیں اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل پر ان کے اقارب پر میں نے یہ تحریر
اپنے قلم سے لکھی ہے اور اپنی زبان سے کہی ہے میں اپنے اللہ جل جلالہ
سے معافی کا خواستگار ہوں اور اس کی رحمت کا امیدوار۔

حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کا محافظ سید اسماعیل ابن سید خلیل

حضرت مولانا علامہ سید مرزوقی ابوالحسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے دنیا کے آسمان پر ایک مہر درخشاں روشن فرمایا جو گمراہیوں کے اندھیروں کو مٹانے والا ہے اور سرکوبی کرنے والا ہے، راہ حق کی طرف راہنمائی کی حجت کامل بنا، دین اسلام تو ایسا کشادہ راستہ ہے جس پر چلنے والے کانہ پاؤں پھسلتا ہے نہ کچی آتی ہے یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور اس کے فضل عمیم سے وسیع نعمتوں کا فیض ملا ہے، اس نے معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا، ہمارے آقا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے روشن معجزات اور عقل کو حیران کر دینے والی نشانیاں دیں پھر آپ کو اپنی مشیت سے غیبوں پر بے پناہ علم بخشا، اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت لے گئے۔ انہوں نے دین مصطفیٰ کی مدد کی، اسکے پھیلانے اور اسکی راہیں ہموار اور آسان کرنے کیلئے اپنی جانیں قربان کر دیں وہ ٹھیک ٹھیک مراد کو پہنچے، وہ سیرت اور صورت کے لحاظ سے بڑا شرف اور اعزاز رکھتے تھے وہ ایسی نیکیوں اور عظیم کارناموں سے ممتاز ہوئے کہ رہتی دنیا تک ان کا نام درخشاں رہے گا وہ ایسے ثواب سے مخصوص ہوں گے جو ان کے نامہ اعمال کی زینت بنے گا۔ بالخصوص حضور کے علم کے وارث وہ علمائے کرام ہیں جن کے انوار سے سخت اندھیروں میں بھی روشنیاں جگمگاتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ زمانے کی بقاء تک ان کا وجود قائم رکھے اور بلند یوں کے آسمانوں تک ان کے مبارک ستارے تمام شہروں اور

وادیوں کو جگمگاتے رہیں۔

حمد و ثناء کے بعد عرض گزار ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بے پناہ احسان ہے کہ مجھے حضرت علامہ، عالم اجل سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے، آپ زبردست عالم دین ہیں ایک بحر عظیم الفہم ہیں۔ ان کی فضیلت بے پناہ ہے ان کی نیکیاں بے شمار ہیں وہ دین کے اصول و فروع کو اچھی طرح جانتے ہیں، ان کو بیان کرتے ہیں ان کی تصانیف نے بد مذہب اور دین سے راہ فرار اختیار کرنے والوں کا رد کیا ہے میری نگاہ میں ان سے بڑھ کر آج دین کی حفاظت کرنے والا دوسرا کوئی نہیں آیا، آج کے اہل علم ان کے بلند مرتبہ اور ذکر کا اعتراف کرتے ہیں، میں ان کی بعض تصانیف سے بذات خود مشرف بہ مطالعہ ہوا ہوں جن کی انوار کی قندیلوں نے میرے دل و دماغ کو روشن کر دیا ہے ان کی حجت پیرے دل میں نقش بن کر جم گئی ہے، میرے دل و دماغ پر ان کا احترام منقش ہو گیا ہے۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد

بسا کیس دولت از گفتار خیزد

اللہ کے احسان سے مجھے ان سے ملاقات کا موقع ملا میں نے ان کے کمالات ان سے کہیں بڑھ کر پائے جو میں نے دوسرے حضرات سے سنے تھے میری زبان ان کے اظہار سے عاجز ہے میں نے انہیں علم و فضل کا کوہ بلند پایا ہے ان کے نور کے مینار بہت بلند ہیں۔ وہ علم و عرفان کا ایسا دریا ہیں جس سے ہزاروں دینی مسائل کی نہریں چھلکتی رہتی ہیں، وہ طالب علموں کے ذہن کو سیراب کرتی جاتی ہیں آج بہت سے گمراہ لوگ ان نہروں کو بند کرنے کی ناکام کوشش کرنے میں مصروف ہیں، وہ علوم دینیہ پر تقریر کرتا ہے تو

ایک بہتا ہوا دریا دکھائی دیتا ہے وہ علم الکلام فقہ اور فرائض میں کمال مہارت رکھتا ہے وہ مستحبات، سنن، واجبات اور فرائض کو پوری قوت سے بیان کرتا ہے وہ عربی زبان کا ماہر ہے وہ علم ریاضی میں طاق ہے منطق کا ایک دریا ہے جس سے بے شمار موتی برآمد ہوتے رہتے ہیں۔ وہ علم اصول کو آسان کرنے والا ہے وہ اس ریاضت میں ہمیشہ مشغول رہتا ہے میری مراد حضرت مولانا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت احمد رضا سے ہے اللہ تعالیٰ انہیں لمبی عمر عنایت فرمائے اور دونوں جہانوں میں سلامت رکھے۔ اس کے قلم کو تیغ برہنہ کی طرح رکھے جو ہمیشہ بے نیام رہے اور وہ اہل بطلان کی گردنیں کاٹتی رہے یا اللہ میری اس دعا کو قبول فرما۔

جب میں انہیں دیکھتا ہوں تو ایک شاعر کا یہ شعر سامنے آ جاتا ہے۔

قافلے جانب احمد سے آتے تھے یہاں

حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا

جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے

اس سے بہتر نہ سنا تھا جو نظر نے دیکھا

میں حضرت موصوف کی مدح و توصیف سے عاجز اور قاصر ہوں، حضرت علامہ مذکور نے (اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں میں بے شمار اضافہ فرمائے) مجھ پر خصوصی احسان فرمایا یہ تالیف جلیل اور تصنیف لطیف ہے مجھے مہیا کی اور مجھے اس کے مطالعہ کا موقعہ فراہم کیا اس کتاب میں فاضل مصنف نے ہندوستان کے ان گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو اپنے خبث باطنی کی وجہ سے کفری بدعتوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ میں اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر حضور نبی کریم کی شفاعت کی درخواست کرتا ہوں۔ اے اللہ اپنے

محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے اس فاضل اجل کو اپنی حفاظت میں رکھنا اسے کفر و شرک و معصیت سے پناہ میں رکھنا۔ مسلمانوں کو ان بد عقیدہ اور گمراہ کن فتنوں سے بچائے رکھنا، مصنف علام کو بہترین جزا دینا جو اسے دین و دنیا میں بلند مراتب پر پہنچائے۔ وہ ایسے بلند مقام پر فائز ہو جسے دنیا کے تمام مسلمان دیکھ سکیں، وہ ان جھوٹے مفتریوں اور بد عقیدہ گمراہوں کا رد کرتے رہیں ان کی جھوٹی باتوں، رسوائیوں اور بد عمتوں کو نمایاں کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج یہ لوگ جس عقیدہ پر قائم ہیں حد درجہ کا فاسد اور باطل عقیدہ ہے۔ نہ اسے عقل معقول مانتی ہے نہ نقل اس کی تصدیق کرتی ہے یہ ان لوگوں کے وہم اور چھوٹ سے گھڑے ہوئے مفروضے ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں، نہ اس کے پاس کوئی عذر ہے، نہ کوئی تاویل ہے نہ کوئی مثال ہے، یہ لوگ صرف اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں جو انہیں ہلاکت میں ڈال دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ ظالم لوگ اپنی خواہش نفس کے پیروکار بنے ہیں اور اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو سکتا ہے جو خواہش نفس کا پیروکار ہو۔ پھر فرمایا ٹھیک راہ چلو جس نے خواہش نفس کی پیروی کی اس کا کام حد سے زیادہ نکل گیا۔

امام طبرانی سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو اس وقت تک توبہ سے محروم رکھتا ہے جب تک وہ خود اس بد مذہبی کو چھوڑنے پر آمادہ نہ ہو، ابن ماجہ نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کسی

بد مذہب کا عمل قبول کرنا نہیں چاہتا جب تک وہ اپنی بد مذہبی نہ چھوڑ دے ایک اور مقام پر ابن ماجہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ کوئی فرض نہ نفل وہ اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جس طرح آٹے سے بال نکل جاتا ہے، اسی طرح بخاری اور مسلم نے صحیحین میں حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ کو غشی سے آرام آیا تو آپ نے فرمایا میں اس شخص سے سخت بیزار ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیزار ہیں۔ مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن یحمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی اے ابو عبد الرحمن ہماری طرف کچھ ایسے لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں تقدیر کوئی چیز نہیں ہے اور ہر کام اللہ نے اپنے آپ ابتداء میں ہی تخلیق کر دیا ہے آپ نے فرمایا جب تم ایسے لوگوں سے ملو تو انہیں خبردار کر دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بیگانے ہیں!

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رحم فرمائے جو حق سے مجادلہ کرتے ہیں یا اس کی تائید سے اسے ظاہر کرتے ہیں۔ یہ فعل باطل ہے جس شخص نے ایسا کام کیا یا اس کی معاونت کی یا اس کی تائید وہ مخذول اور کافر ہو گا۔ اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو کافروں اور ان کے افعال سے دور رہتا ہے اور صبح و شام اللہ کی قدرت کی پناہ میں رہتا ہے وہ ایسے جھگڑوں اور خدشات کا شکار نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ کی پناہ مانگتا ہے وہ اللہ کی تعریف کرتا ہے جس نے اسے عزت بخشی۔

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بیان کی گئی ہے کہ جو شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہو کر یہ دعا پڑھے گا کہ سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا جس میں تجھے گرفتار کیا اپنی بہت سے مخلوق پر مجھے فضیلت دی تو ہو اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ ترمذی نے اس حدیث کو حدیث حسن لکھا ہے اللہ اس شخص پر رحم کرے جو ان لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگے اور اس گمراہی کو چھوڑ دے اور ان باطل خیالات، کفریہ عقیدوں اور بدعتوں کو چھوڑ دے اور سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں، اس کی خیر خیر ہے، اسی پر بھروسہ رکھا جائے گا وہی سیدھے راستے کی توفیق دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر درود و سلام بھیجے اپنے منتخب انبیاء پر سلام بھیجے، ان کی آل پر ان کے صحابہ پر ان کے تابعداروں پر ان کے پیروکاروں پر آمین ثم آمین۔ سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہی ہیں جو سارے جہانوں کا مالک ہے میں نے اس کو اپنی زبان سے ادا کیا اور اپنی قلم سے لکھا۔ میں ہوں مسجد حرام میں طالب علموں کا خادم محمد مرزوقی ابو حسین۔

حضرت مولانا شیخ عمر بن ابی کبریا جنید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کیلئے جو سارے جہاں کا مالک ہے درود و سلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کی آل پر آپ کے صحابہ پر۔ اللہ تعالیٰ ان کے پیروکار تابعین سے راضی ہو۔

حمد و صلوة کے بعد میں نے اس کتاب (المعتمد المستند) کا مطالعہ کیا جو

ایسے علامہ نے تصنیف کی ہے جس سے استفادہ کیلئے ہر طرف سے اہل علم و فضل کا تھمکنا لگا رہتا ہے بڑا فہیم صاحب علم و فضل حضرت مولانا احمد رضا خان، میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے جن کج رو اور گمراہ لوگوں کا ذکر کیا ہے وہ یقیناً گمراہ ہیں اور گمراہ گر ہیں وہ دین سے دور چلے گئے ہیں اپنی سرکشی میں اندھے ہو گئے ہیں میں اپنے رب عظیم سے دعا کرتا ہوں کہ ان گمراہ گروں پر ایسا عذاب مسلط کر جو ان کا نام و نشان مٹا دے اور ان کی جڑیں اکھاڑ دے، صبح ہو تو ان کے مکانات کھنڈر بنے ہوئے ہوں بیشک میرا رب ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی آل پر آپ کے صحابہ سب پر درود بھیجے سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہاں کا مالک ہے۔ الرافق عمر بن ابی بکر جنید

حضرت مولانا عابد بن حسین مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ

”آپ علمائے مالکیہ کے سرخیل ہیں، عرش و فلک کے انوار سے معمور ہیں، صاحب کمالات فاضل ہیں، صاحب خشوع و خضوع ہیں، پرہیز گاری اور تقویٰ میں بے مثال ہیں، اے بڑے فضل والے تم پر اللہ کا سلام ہو!“

سب حمد و ثنا اس خدا کو جس نے علماء کو آسمان معرفت کے آفتاب بنا کر چمکایا، ان علماء نے انکی بلند شعاعوں سے دین پر الزامات لگانے والوں کے اندھیرے دور کر دیئے، درود و سلام ان پر جو سب میں زیادہ کامل ہیں، ایسے برگزیدہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب سے نوازا اور انہیں ایسا نور عطا فرمایا جو ملت اسلام سے شبہات کے اندھیرے دور کرتا گیا، ان کو تمام عیوب کذب، خیانت وغیرہ سے پاک فرمایا۔ ان کے خلاف اعتقاد رکھنے والا یقینی

کافر ہے، تمام امت کے علماء کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت والی آل اور عبادت والے صحابہ پر بے حد درود و سلام ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں کہ اس فتنہ اور شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دین متین کو زندہ رکھنے کی توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا۔ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی وارث ہیں۔ وہ آج کے مشاہیر علمائے کرام کا راہنما ہے اور معزز اہل علم کا سرمایہ افتخار ہے اسلام کی سعادت ہے، محمود سیرت کا مالک ہے ہر کام میں پسندیدہ اور عدل و انصاف کا گرویدہ ہے وہ عالم با عمل ہے صاحب احسان و عرفان ہے میری مراد حضرت مولانا احمد رضا خان سے ہے اس نے آگے بڑھ کر فرض کفایہ ادا کر دیا ہے اور اپنی قطعی دلیلوں سے ان جھوٹے لوگوں کی گمراہی کا قلع قمع کر دیا ہے اور ارباب علم پر حقانیت ظاہر کر دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے پناہ انعام فرمایا۔ مبارک ترین ساعت سے نوازا، مجھے اس آفتاب سعادت سے برکت ملی، میں نے اس کے احسان و بخشش کے میدان میں پناہ پائی، اس کی اس کتاب (المعتمد و المستند) کا مطالعہ کیا یہ آپ کی دوسری مبسوط کتابوں کا خلاصہ ہے جن میں مضبوط دلائل قائم کئے گئے ہیں ان میں ان گمراہوں کی گمراہیوں کو افشاء کیا گیا ہے جو دین میں فساد برپا کر رہے ہیں ان اہل فساد گمراہوں میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام سرفہرست ہے پھر رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد ابنیٹھوی، اشرف علی تھانوی وغیرہ کھلے کافر اور گمراہ ہیں۔

مصنف علام نے ان کی گمراہیوں کو واضح کر کے رکھ دیا اور ان کے

منہ کالے کر دیئے، مجھے ان کا کلام ازبر ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں خاص مقصد کیلئے منتخب فرمایا ہے۔ یہ امت ہمیشہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، اسے کبھی نقصان نہ ہو گا جو شخص اس امت کے خلاف اٹھے گا اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے اپنے رسول پر، اس کی آل پر اور اس کے صحابہ پر جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص نسبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! اس مولف علام کو جس نے یہ فریضہ سرانجام دیا ہے اور آفتاب دین کے چہرے سے تاریکیوں کو دور کیا ہے اور اہل بطلان اور گمراہ ”مولویوں“ کے چہروں کو بے نقاب کیا ہے ان کے کارناموں کا قلع قمع کر دیا ہے جو کمزور اور ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑنے کے درپے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اس کی سعادت کا ماہ تمام آسمان شریعت پر جگمگاتا رہے اسے محبوب اور پسندیدہ باتوں کی توفیق دے، اس کی تمنائیں پوری کرے، میں نے یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کئے ہیں اور انہیں قلمبند کرنے کا حکم دیا ہے۔

میں ہو بلا د حرم میں خادم العلم والفضل محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ

مولانا علی بن حسین مالکی

”وہ فاضل ہیں، ماہر ہیں، کامل ہیں، صاحب صدق و صفا ہیں، پاکیزہ ذہن ہیں۔ صاحب تصانیف و تالیف ہیں اللہ تعالیٰ انہیں آسمان انوار سے منور فرمائے۔“

اے بڑی فضیلتوں والے اللہ تم پر سلام ہو، تیری رحمتیں ہوں تیری برکتیں ہوں تیری رضا ہو، بیشک سب سے میٹھی بات اس صاحب جلال کی حمد ہے جو ہر غیب سے پاک ہے ہر شکل و صورت سے مبرا ہے جس نے اپنے محبوب پر رسالت ختم کر دی۔ اپنے برگزیدہ رسولوں میں سے منتخب فرما کر خاتم النبیین قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام رسولوں اور اپنے محبوب کو جھوٹ اور بد اعتقادی سے ہر طرح محفوظ رکھا۔ تمام مخلوقات میں سے اپنے رسولوں کو علم غیبیہ سے نوازا۔ آج جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر ادنیٰ سا بھی عیب یا نقص لگائے وہ اجماع امت کی رو سے مرتد ہے اے اللہ ان تمام انبیاء اپنے رسول مقبول آپ کی آل آپ کے صحابہ پر درود سلام بھیج اور ان کی عظمت کو بلند فرما۔ بالخصوص اپنے نبی مصطفیٰ ان کی اولاد و صحابہ اہل صدق و صفا کو اپنی رحمتوں سے نواز۔

حمد و صلوة کے بعد عرض گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے حد احسان فرمایا آسمان صفا سے مجھے نور معرفت عطا فرمایا مجھے یہ نور اعلانیہ دکھائی دیا، اس کے افعال حمیدہ اس کی آیات فضیلت کو ظاہر کرنے والی ہیں آج حضور کی امت سے ایک عالم دین ابھرے ہیں جو دائرہ علوم اسلامیہ کے مرکز ہیں۔ اسلام کے آسمان پر علوم کے ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے مددگار ہیں، دین حق پر چلنے والوں کے راہنما ہیں، گمراہوں کی گردنوں کیلئے تیغ براں ہیں بے دینوں کی زبانیں کاٹ رہے ہیں۔ ایمان کے میناروں کی روشنیاں پھیلا رہے ہیں۔ حضرت مولانا احمد رضا خان انہوں نے اپنی کتاب کے چند اوراق میرے پاس بھیجے جس میں ان گمراہوں اور گمراہ گروں کے نام تھے جو ان دنوں ہندوستان میں اپنے مکروہ عزائم کو

پھیلانے میں مصروف ہیں، ان میں غلام احمد قادیانی، رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی، خلیل احمد ابنیٹھوی وغیرہ سرفہرست ہیں۔ وہ کھلے کافر اور گمراہ لوگ ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے کھلے بندوں رب العالمین کی تقدیس کے خلاف کلام کی، تاویلیں گھڑ کر پیش کیں، ان میں سے بعض نے اللہ کے برگزیدہ انبیاء کی شان کے خلاف بدزبانی کی، مصنف علام نے ان سب گمراہوں کا پول کھول دیا، ان کا رد کیا اور اپنی کتاب ”المستند المستند“ میں اس کی نشاندہی کی۔ اس میں زبردست دلائل دیئے، مصنف علام نے مجھے حکم دیا کہ میں ان گمراہ لوگوں کے عقائد پر نظر ڈالوں ان کے اقوال پر غور کروں میں نے دیکھا کہ واقعی جس طرح اس بلند ہمت مصنف نے بیان کیا ہے، اس سے بڑھ کر ان لوگوں کے کفریہ اقوال سامنے آئے ہیں وہ اللہ کی سزا اور عذاب سے نہیں بچ سکیں گے وہ کافر اور گمراہوں سے بھی بدتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس عالم صاحب ہم اور علامہ کو ان کمینوں کے اقوال کے رد کرنے کی ہمت دی ہے۔ اس زمانے میں اعتقادی فساد اور شر عام ہو گیا ہے تو فاضل مولف نے فرض کفایہ ادا کرتے ہوئے آواز بلند کی ہے ان فاجروں نے بے بنیاد دلیلوں اور بے اصل تاویلوں سے گمراہ کن خیالات سے لوگوں کے عقائد کو نقصان پہنچایا ہے اللہ تعالیٰ اسے اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزاء دے جو اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس روشن شریعت کے زندہ رکھنے کی توفیق دے اور اس کام میں برکت عطا فرمائے اسے اپنی تائید اور سعادت سے سرفراز فرمائے، ان بد بخت لوگوں پر اسے فتح دے اور اس کے اقبال کا آفتاب ہمیشہ چمکتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

ہم اللہ ہی کی حمد کرتے ہیں جس نے ہمیں بے شمار نعمتیں دین، درود و سلام اس نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تمام رسولوں کے خاتم ہیں، آپ کی آل آپ کے اصحاب قیامت تک درود و سلام سے حصہ پاتے رہیں۔
میں نے یہ بیان اپنی زبان سے جاری کیا اور اپنے قلم سے لکھا۔ محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ۔
نوٹ: اسی فاضل ممدوح حضرت علامہ محمد علی بن حسین مالکی نے ایک عربی قصیدہ حضرت فاضل بریلوی کی شان میں لکھا جس کا ترجمہ حضرت علامہ مولانا حسنین رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اردو نظم میں کیا ہے جو تبرکاً پیش کیا جا رہا ہے۔

جھومتا ناز میں طیبہ ہے کہ تیری قدرت
یہ مرا حسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت
کہہ رہا ہے دم نازش کہ میں ہوا خیر بلاد
میرے اعزاز کے نیچے سے حرم کی عزت
میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب
مصطفیٰ کی برکت ان کی دعا کی برکت
نیکیاں مکے میں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں
مجھ میں ہے اس سے فزوں فضل خدا کی کثرت
وہ فلک ہوں کہ منور ہے مرے تاروں سے
جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت
ماہ میں شعلہ افشاں ہے انہیں کا پر تو
مہر رخشاں میں درخشاں ہے انہیں کی رنگت

ہے فلک چادرِ نیلی میں اسی سے روپوش
 گریہ ابر سے ہے غرقہء آبِ نخلت
 کام جاں دیں مرے زائر کو خدا کے محبوب
 معجزے والے کہ رفعت کو ہے جن سے رفعت
 سن رہا تھا میں مدینہ کی یہ اچھی باتیں
 کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت
 زیورِ حسن سے آراستہ نازش کرتی
 کہ میں ہوامِ قرئی سب پہ ہے مجھ کو سبقت
 خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم
 مجھ میں ہے جائے حج و عمرہ و قرباں کی کھیت
 مجھ میں ہے خانہء حق بیتِ معظمِ زمزم
 ذوق کا ذائقہ ہر دور کی حکمی حکمت
 سعی والوں کیلئے مجھ میں صفا مروہ ہیں
 بوسہ دینے کیلئے عکسِ یمینِ قدرت
 مستجار اور حطیم اور قدمِ ابراہیم
 اور مسجدِ حسنہ جس میں بڑھیں بے منت
 عملِ طیبہ سے مسجد کا عملِ لاکھ گنا
 آئی مولیٰ سے روایت بہ سبیلِ صحت
 ہیں حدیثیں کہ مرے مثل کسی خطہ سے
 نہ خدا کو ہے محبت نہ نبی کو الفت

بہترین ارض خدا نزد خدا ہوں یہ بھی
 اک روایت ہے مرے ناز کے آنچل میں بنت
 سارے تارے تو مری پاک افق سے چمکنے
 مجھ پہ نازش کی مدینے کیلئے کون جہت
 قاصدِ حق پہ مرے قصد سے واجب احرام
 آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت
 حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرض العین
 حج مرا عمر میں اک بار جو رکھتا ہو سکت
 اور یہ فرض کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج
 میرے دربار میں جرموں کو ملی محویت
 مجھ میں جب تک جو رہے اس پہ ہو ہر روز مدام
 ابتداء مرے مولیٰ کی نگاہِ رحمت
 وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہوں
 دفتر بخشش و رحمت میں ہو ان کی بھی لکھت
 ایک سو بیس ہیں خاص اس کی نظر ہائی کرم
 روز اترتی ہیں جو مجھ میں پے اہل طاعت
 اہل طوف اہل نماز اہل نظر یعنی جو
 ممکنہ باندھے ہیں مجھ پر یہ ہیں ان پر قسمت
 مہبط وحی ہوں میں مظہر ایمان ہوں میں
 مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعات الہی مثبت

جزوِ ایماں ہے محبت مری میں کرتا ہوں
 دور ناپاکیوں کو کورۂ حدادِ صفت
 پاک و ذی حرمت و عرش و بلد امن و صلاح
 میرے اسما ہیں معکے مرے نام و نسبت؟
 مجھ میں ہی اترا ہے قرآن کا اکثر حصہ
 مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھ جہت
 جبکہ مکہ نے یہ کی اپنی ثنا میں تطویل
 اٹھ کے طیبہ نے کہا تا کجا طولِ صفت
 مجھ کو یہ تربت اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے
 بہترین بقعہ بجزمِ علمائے امت
 کتنی اصلوں نے شرفِ فرع سے پایا جیسے
 مصطفیٰ سے ہوئی آبائے نبی کی عزت
 مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئیں جمع آیات
 مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاضِ قربت
 مجھ میں چالیس نمازیں ہیں براتِ اخلاص
 مجھ میں منبر جو بچھے گلابِ حوضِ رحمت
 ہر نجس دور کروں مجھ میں ہے محرابِ حضور
 مجھ میں وہ پاک کو آں غرس سے جس کی شہرت
 کر دیا شہدِ لعابِ دہن شہ نے جسے
 جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہِ جنت

مجھ میں قربت وہ ہے جو جہ پہ مقدم ٹھہری
 میں ہوں طابہ میں ہوں طہ کا مکان ہجرت
 مکہ میں جرم بھی ہو ایک کالاکھ اور مجھ میں
 ایک کا ایک رہے مجھ میں ہے عاصی کی بچت
 مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آل شہ ہیں
 جن ستاروں سے چمک اٹھی زمیں کی قسمت
 باتیں دونوں کی میں سن سن کے ہوا عرض گزار
 فیصلے کے لئے چاہو حکم بانصفت
 رب بلاغت کا معارف کا ہدیٰ کا مولیٰ
 صاحب علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت
 عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا
 جس سے علموں کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت
 اس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سعد الدین
 ذہن سے کشف کئے موقف دین و ملت
 وہ ہدایت کا عضد فخر وہ محمود فعال
 وہ جو کشافی قرآن میں ہے محکم آیت
 مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع
 جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب وزینت
 اس سے اعجاز دلائل کا منور ایضاح
 اس سے اسرار بلاغت کی جلابے ریبت

بولے وہ کون ہے ہم مانتے ہیں میں نے کہا
 وہ معزز کہ ہے تقویٰ کی صفا و صفوت
 دین کے علموں کا زندہ کن احمد سیرت
 وہ ”رضا“ حاکم ہر حادثہ نو صورت
 وہ بریلی وطن احمد وہ رضا رب کمال
 خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
 دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقویٰ
 جس کی سبقت یہ ہے اجماع جہاں کی حجت
 طیب طیب طیب خلف اہل ہدیٰ
 جس کی آیات بلندی ہیں سمائے رفعت
 وہ حج کھولے کہ ہیں معتمد ابن عماد
 ابن حجہ کے حج جن سے ہوئے حرف غلت
 شرع کا حاکم بالا کہ خفا جی کا کمال
 اس کے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت
 یاد پر علم لکھائے کوئی اس کا سا سنا
 صاحب فضل اور اس کی تو ہے مشہود آیت
 دائما بدر کمال اس کا سمائے عز پر
 ہادی خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت
 رب افضال پہ ہادی کے درود اور سلام
 جن کے سمائے میں پناہ گیر ہے ساری خلقت

آل و اصحاب پہ جب تک کہ گلستاں میں رہے
گریہ ابر سے کلیوں میں تبسم کی صفت

حضرت مولانا جمال بن محمد بن حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اس اللہ کو زیب دیتی ہیں جس نے اپنے رسول کو ہدایت
اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے، انہیں اپنے تمام رسولوں کا خاتم بنایا۔ تمام
جہاں کیلئے ہدایت دینے والا اور ہادی بنا کر بھیجا ان کے دین محکم کے علماء
کرام کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا جو بد بخت اور گمراہ لوگوں کو حق کی
راہیں دکھاتے ہیں۔ درود و سلام ہو جہاں کے سردار اور آپ کی عزت والی
اولاد اور عظمت والے صحابہ پر!

حمد و صلوة کے بعد میں ان گمراہ گرہندوستانی ”مولویوں“ کے اقوال
سے مطلع ہوا ہوں، یہ لوگ آج ہندوستان کی سر زمین میں پیدا ہوئے ہیں
اور وہ اپنے نظریات میں خود بھی مرتد ہو گئے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی
گمراہی کے اندھیروں میں دھکیل رہے ہیں وہ رسوا ہو کر رہ گئے ہیں اللہ انہیں
مزید رسوا کرے۔

مرزا غلام احمد قادیانی، رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی، خلیل
احمد انبیٹھوی اور انکے دوسرے ساتھی کھلے کفر اور گمراہی کے ترجمان بن گئے
ہیں اللہ تعالیٰ نے فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان کو اسلام اور مسلمانوں کی
اعتقادی حفاظت کیلئے بھیجا ہے، آپ نے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے اور اپنے

رسالے ”المعتمد المستند“ میں ان لوگوں کے باطل عقائد کا زبردست رد کر دیا ہے شریعت روشن کی حمایت کی ہے اللہ تعالیٰ اسے ایسی محبوب اور پسندیدہ باتوں کی مزید توفیق عطا فرمائے اور اس کی مرادیں پوری کرے۔ آمین ثم آمین اللہ تعالیٰ ہمارے آقا و مولا پر ہزاروں درود بھیجے پھر آپ کی اولاد و اصحاب پر درود و سلام ہو۔

ہم نے یہ الفاظ اپنی زبان سے کہے اور انہیں لکھنے کا حکم دیا ہے۔
مدرس بلاد حرم، نبیرہ مرحوم شیخ حسین، محمد جمال سابق مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ

حضرت شیخ اسعد بن احمد دہان

”دہان مدرس حرم شریف، دام بالفیض والتشريف

آپ جامع علوم، منبع فہوم، محیط علوم نقلیہ مدرس فتون عقلیہ، خوش خورم مزاج صاحب خشوع و خضوع تادرو روزگار ہیں۔“

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں اس ذات کی حمد کرتا ہوں جس نے رہتی دنیا تک شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تازگی بخشی، پھر مشاہیر علمائے کرام کے نیزوں سے ملت اسلامیہ کی حفاظت فرمائی، ہر زمانے میں اپنے دین کے حامی اور مددگار پیدا کئے، جنہیں نبوی عزیمت اور شرف سے نوازا گیا وہ اس کے حرم کی حمایت کرتے رہتے ہیں، اس کی حجتوں کو تقویت دیتے ہیں اور اس کی کشادہ راہوں کو روشن کرتے ہیں اور ہر زمانہ میں اس کی شریعت کو تازگی ملتی رہتی ہے اور دشمنان دین اسلام پر اللہ کا قہر نازل ہوتا رہتا ہے۔

درو و سلام ہو ان پر جنہوں نے دین میں جہاد کی راہیں نکالیں ان کی تلواریں کافروں کے سروں پر چمکتی رہیں، معاندین اور سرکش اور مفسد ان کے سامنے سرنگوں ہوتے رہے ہیں ان کی آل اور اصحاب پر بھی درو و سلام ہو جو دین مصطفیٰ کے چمکتے ستارے ہیں اور شیطانوں کے گروہ کو شکست دیتے رہے ہیں۔

حمد و صلوة کے بعد مجھے اس عظیم کتاب کے مطالعہ کا موقع ملا اسکا مصنف نادر روزگار و خلاصہ لیل و نہار ہے وہ ایسا علامہ ہے جس پر اگلے اور پچھلے اہل علم فخر کرتے ہیں وہ جلیل الفہم ہے جس نے اپنے روشن خیالات سے سبحان فصیح البیان کو بے زباں بنا دیا، وہ میرا آقا ہے میرا سردار ہے۔ حضرت احمد رضا خان بریلوی، اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کی گردنوں کو اس کی تلوار کے سامنے سرنگوں کر دے اور اس کا سر عزت سے بلند ہو۔ میں نے اس نورانی کتاب کو نورانی شریعت کا محکم قلعہ پایا ہے جو ان محکم دلیلوں کے ستونوں پر استوار ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ اب باطل ان کے سامنے بیٹھ نہیں سکتا، سب گمراہ لوگ اس کے آگے کھڑے نہیں ہو سکتے اب بے دینوں کے شکوک مٹ گئے ہیں، یہ تمام گمراہ لوگ اس کے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں اور مکہ مکرمہ کی گلیوں میں چھپتے پھرتے ہیں۔

اس رسالہ نے قطعی دلیلوں کی تلواریں کافروں کے عقیدوں کے سر پر کھینچ دی ہیں اس نے اپنے روشن شہاب ثاقب سے وقت کے شیطانوں پر تابڑ توڑ حملے کئے ہیں اس کی تیغ برہنہ نے ان کے سر کاٹ کر رکھ دیئے ہیں۔ آج کے اہل علم و خرد ان گمراہوں کی رسوائیوں سے واقف ہو چکے ہیں یہاں تک کہ ان لوگوں کا مرتد ہونا روز روشن کی طرح سامنے آ گیا ہے

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار نازل ہوئی ہے وہ بہرے ہو گئے ہیں وہ اندھے ہو گئے ہیں ان کے نظریات اور عقیدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دین حق سے یکسر نکل گئے ہیں۔ ان لوگوں کو دنیا اور آخرت میں رسوائی ملے گی، مجھے اپنی جان کی قسم کہ اس کتاب پر علمائے کرام ناز کریں گے اور اس پر عمل کرنے والے یقین کرنے والے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سرخرو ہوں گے اللہ تعالیٰ کا سلام سچے مسلمان پر ہو، اس کی نعمتیں ان کے سینوں پر نازل ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کتاب کے مولف کو جزائے خیر دے اس نے مسلمانوں کا سر بلند کر دیا، اس نے دین مصطفیٰ کی نصرت کی ہے اس نے اس زبردست تالیف سے مخالفوں کی لالیعنی دلیلوں کو پامال کر کے رکھ دیا ہے یہ کتاب اپنے دلائل کی روشنی میں ہمیشہ چمکتی رہے گی اور ہمیشہ کیلئے ہماری راہنمائی کرتی رہے گی جب تک مدح کرنے والے اس کی مدح کریں گے اور جب تک اعلان کرنے والے اعلان کرتے رہیں گے اس وقت تک فاضل مولف کو ثواب سے حصہ ملتا رہے گا۔

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے اصحاب آپ کی اولاد پر درود و سلام کی بارش ہوتی رہے ہیں یہ تقریظ اپنی زبان سے کہی اور اپنے قلم سے لکھی۔

طالب علموں کا خادم امیدوار بخشش اسعد بن وہان عفی عنہ۔

مولانا الشیخ عبدالرحمن دہان

”آپ فاضل ادیب، صاحب خرد و دانش، ماہر حساب و کتاب بلند مرتبت اور سربرآوردہ زمانہ ہیں“

سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہر زمانہ میں ایسے ایسے لوگ پیدا کئے ہیں جو اس کی توفیق سے بے دینوں کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد فرماتا رہتا ہے۔

صلوٰۃ و سلام ہو ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جس کی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو سرنگوں کر دیا۔ آپ کی آل اور اصحاب پر بھی صلوٰۃ و سلام ہو جنہوں نے جہالت کو ختم کیا اور یقین قائم کیا۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں گزارش کرتا ہوں کہ اس حقیقت میں کوئی شک نہیں آج کے گمراہ لوگ دین سے ایسے نکل گئے ہیں جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے یہ لوگ اتنے مفسد اور گمراہ ہیں کہ بادشاہ اسلام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کی گردنیں اڑا دے، یہ لوگ جب اللہ کے حضور پیش کئے جائیں گے تو اس کے عذاب کے مستحق ہوں گے اور اس کی لعنت کے سزاوار ہوں گے وہ رسوائی کے جہنم میں پھینکے جائیں گے۔

اے اللہ جس طرح تو نے اپنے خاص بندے کو ان مفسد کافروں کی تیغ کنی کی توفیق دی ہے اور اسے تو نے اس قابل بنایا ہے کہ سید المرسلین کے دین کی حفاظت کیلئے آمادہ رہے، اسی طرح اس کی ایسی امداد فرما جس سے تیرے دین کی عزت بڑھے اور جس سے تیرا وعدہ پورا ہو، مسلمانوں کی مدد کرنا ہمارا حق ہے بالخصوص علمائے کرام کا زیادہ حق ہے آج حرمین الشریفین

کے معتمد علمائے کرام نے اس علامہ زماں یکتائے روزگار کی کوششوں کو سراہا ہے وہ اسکی تعریف کر رہے ہیں وہ اس کی گواہی دے رہے ہیں وہ بے نظیر استاد ہے، وہ امام وقت ہے وہ میرا آقا ہے، سردار ہے اور میری جائے پناہ ہے۔ حضرت احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ ہمیں اور دوسرے تمام مسلمانوں کو اس کی زندگی سے مستفیض ہونے کا موقعہ دے اور مجھے بھی ان کی روش قبول کرنے کی توفیق دے وہ سید العالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستہ پر چل رہا ہے وہ حاسدین اور گمراہ ”مولویوں“ کی ناک رگڑ رہا ہے اللہ اس کی حفاظت کرے۔ اے اللہ ہمارے دلوں کو ٹیڑھانہ کرنا، تو نے ہی ہمیں ہدایت فرمائی ہے تو اپنی رحمت کا دامن ہمارے لئے وسیع فرما دے، تو بخشنے والا ہے، اے اللہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج، اس کی آل پر اس کے صحابہ پر یہ بیان میں نے اپنی زبان سے ادا کیا اور اپنے قلم سے لکھا ہے میں اپنے دل میں یقین کرتا ہوں اپنے اللہ سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں۔

عبدالرحمن بن مرحوم احمد دہان مکہ مکرمہ

حضرت مولانا محمد یوسف افغانی

مدرسہ مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ تو پاک ہے، تو اپنی عظمت میں یکتا ہے، ہر نقص اور عیب سے پاک ہے، ہر قسم کے داغ اور نقص سے مبرا ہے میں تیری حمد کرتا ہوں ایسی حمد جو میری عاجزی کی گواہ ہے، میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں، ایسا شکر جو ہمہ تن

تیرے ہی لئے ہے، میں درود و سلام بھیجتا ہوں اپنے آقا اور مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارے سردار تیرے تمام انبیائے کرام کے خاتم ہیں۔ زمین و آسمان میں رہنے والوں کا خلاصہ ہیں، ان کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو، یہ تیرے منتخب بندے ہیں، یہ سب نیکی میں اول اور مقدم ہیں، حمد و صلوة کے بعد عرض گزار ہوں کہ مجھے ”المستند المستند“ پڑھنے کا موقع ملا جسے ایک فاضل علامہ اور دریائے فہامہ نے تصنیف کیا ہے وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے ہوا ہے وہ دین و شریعت کے مینار کی روشنی کا محافظ ہے۔ میری زبان بلاغت اس کی خدمات کا اعتراف کرنے سے قاصر ہے اور اس کے احسانات اور حقوق کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اس کے وجود پر زمانہ ناز کرتا ہے یعنی حضرت مولانا احمد رضا خان وہ ہمیشہ راہ ہدایت پر گامزن رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشانات پھیلاتا رہے اور شریعت کی حمایت کیلئے اللہ اس کی مدد فرماتا رہے اس کی تلواریں دشمنوں کے سر قلم کرتی رہیں میں نے دیکھا ہے کہ اس نے اسلام کے دشمنوں کے بڑے بڑے ستوں گرا دیئے ہیں یہ لوگ چاہتے تھے کہ نور خداوندی کو بجھا دیں یہ حاسد اور گمراہ لوگ ہر وقت ظلمت کو دعوت دیتے رہتے ہیں ان کی ناک خاک میں رگڑی جائے گی، بلا شک و شبہ اس کتاب میں حکمت کی باتیں بھی ہیں اور دو ٹوک جوابات بھی ہیں۔ اہل عقل و خرد میں یہ کتاب بڑی مقبول ہے مگر وہ لوگ جنہیں اللہ نے ہدایت سے محروم کر دیا ہے ان کے کانوں اور آنکھوں پر بندختی کی مہریں لگا دی ہیں، ان کی بصارت پر پردہ ڈال دیا گیا ہے وہ اس کتاب کی افادیت سے محروم ہیں وہ اس کے مندرجات کا انکار کرتے ہیں ان لوگوں کو اللہ کے بغیر کون راہ دکھا سکتا ہے۔

دکھتی ہوئی آنکھوں کو برا لگتا ہے سورج

بیمار زبانوں کو برا لگتا ہے پانی

خدا کی قسم ہندوستان کے یہ گمراہ مولوی کافر ہو گئے ہیں اور دین سے نکل گئے ہیں خدا انہیں ہلاک کرے ان کے اعمال برباد کرے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوئی ہے، ان کے کان بہرے ہو چکے ہیں، ان کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ایسے بد اعتقاد لوگوں سے محفوظ رکھے، ان کے خرافات سے ہمیں پناہ دے۔ اللہ تعالیٰ مولف علام کو جزائے خیر دے اس کو حسن و خوبی سے نوازے اور اللہ کا دیدار نصیب ہو۔ آمین ثم آمین

میں نے اس تحریر کو اپنی زبان سے کہا ہے اور اپنے قلم سے لکھا ہے دل سے اعتقاد کیا۔

اضعف العباد خادم الطلبةاء محمد يوسف افغانی مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ

حضرت مولانا شیخ احمد مکی امدادی

خلیفہ اجل حضرت شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکی مقیم حرم شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کیلئے حمد و احسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کئے اسکے نشان قائم کئے، کمینوں اور مفسدوں کی عمارت ہلا دی، ان کے تمام مکر و فریب تباہ کر دیئے، ہمارے سردار آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے پناہ درود و سلام ہو، جن کے آنے کے بعد نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ آپ تمام انبیاء کرام کے خاتم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ یگانہ ہے، صمد ہے پاک ہے تمام نقائص سے مبرا ہے بری باتوں سے منزہ ہے کجی اور شرک والے جو کچھ بکتے ہیں ان سے پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات الہی سے اعلیٰ اور بہتر ہیں جو کچھ ہو گزرا ہے اور جو کچھ آئندہ ہوگا تمام کا علم آپ کو عطا کیا گیا ہے، وہ شفیع ہیں، ان کی شفاعت قبول ہوگی ان کے ہاتھ حمد کا علم ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام انبیاء کرام آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں میں اپنے اللہ کی رحمت کا طلبگار ہوں، میں احمدی، مکی، حنفی قادری، چشتی صابری امدادی نے کتاب ”المستند المستند“ کو پڑھا۔ یہ چار موضوعات پر مشتمل کتاب ہے۔ قطعی دلائل سے موید ہے، اس کے تمام دلائل قرآن و احادیث سے مزین ہیں اس کے بعض مندرجات مخالفین کے دلوں میں تیر و سنان بن کر پیوست ہوتے ہیں، میں نے اس کتاب کی تحریروں کی تلواروں کو وہابیوں کی گردنوں پر بجلی بن کر گرتے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مولف کو بہتر جزا عطا فرمائے اور ہمارا حشر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر لوائے شفاعت ہو۔ یہ کتاب اتنی جامع اور مستند ہے کہ اس کا مولف گرامی ایک دریائے زخار ہے، اس کی صحیح دلیلوں کے سامنے کوئی سر نہیں اٹھا سکتا، وہ دین حق کی مدد کرتا ہے اور بے دین سرکشوں کی گردنوں کا قلع قمع کرتا ہے سن لیں وہ ایک پرہیزگار عالم دین ہے، سابقہ علماء کا معتمد ہے، آنے والوں کیلئے مشعل راہ ہے اس کی شان میں جو کچھ کہا جائے وہ کم ہے فخر اکابر ہے۔ مولانا مولوی

احمد رضا خان اللہ تعالیٰ اس پر اپنا کرم خاص کرے مسلمانوں کی راہنمائی کیلئے اسے عمر دراز عطا فرمائے۔

آج ہندوستان کے مختلف طائفے ان دلیلوں کے جھٹلانے کے درپے ہیں جو قرآن و احادیث کی بنیادوں پر قائم ہیں یہ لوگ گمراہ ہیں اور کفر کرتے ہیں۔ سلطان اسلام کی تیغ عدل ایسے گمراہ گرفتاروں کے سر تن سے جدا کرنے کیلئے اٹھنی چاہیے۔ یہ گمراہ فرقے دہریئے ہیں، بے دین ہیں، گمراہ ہیں۔ بادشاہ اسلام پر واجب ہے کہ ایسے مفسد وجودوں سے زمین کو پاک کر دے، ان کے بد اعتقاد رویوں اور ان کے گمراہ کن اقوال سے لوگوں کو نجات دے وہ شریعت کی حفاظت کیلئے آگے بڑھے، شریعت محمدیہ ایک روشن دین ہے جس سے رات کی سیاہیاں بھی روشن ہو رہی ہیں، ایسی شریعت کو چھوڑ کر صرف مفسد اور گمراہ ہی اپنا علیحدہ راستہ بناتے ہیں۔ بادشاہ اسلام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کو سخت سزا دے یہاں تک کہ حق کی طرف واپس آجائیں اور ہلاکت کی جن راہوں پر چل پڑے ہیں وہاں سے باز آجائیں۔ وہ راہ ہلاکت پر چلنے سے بچیں اور شرک اور کفر سے نجات پائیں اگر یہ لوگ قید و بند کے باوجود بھی توبہ نہ کریں تو ان کی گردنیں اڑادی جائیں۔ دین کی حفاظت نہایت اہم فریضہ ہے، دنیائے اسلام کی فضیلت والے عالم اور با عظمت سلاطین نے اس کی حفاظت کی ہے، سلطان وقت ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے متعلق فرمایا ہے کہ ”سلطان اسلام اگر ایسے ایک فتنہ پرداز کو قتل کر دے تو ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے۔“

کیونکہ ایسا مفسد اور گمراہ گمراہ زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے، کھلے ہوئے کافر کی باتوں سے لوگ خود بخود بچتے ہیں، مگر چھپے ہوئے کافر کا وار زیادہ خطرناک ہوتا ہے یہ چھپ کر وار کرتا رہتا ہے، یہ لوگ عالموں، پیروں، فقیروں اور نیک لوگوں کا لباس پہن کر کفر پھیلاتے رہتے ہیں، دل میں فاسد عقائد ہوتے ہیں اور جہاں موقع ملتا ہے اپنے عقائد کو سامنے لے آتے ہیں، عوام ان کی ظاہری شکل و صورت پر اعتماد کر لیتے ہیں۔ ان کی باطنی قباحتوں اور خباثتوں سے واقف نہیں ہوتے، اس لئے ایسے لوگ بڑا بھرپور وار کرتے ہیں اور لوگوں کو بے خبری میں گمراہ کرتے جاتے ہیں۔ وہ لوگ ان کے باطن سے واقف نہیں ہوتے ان کے مکر و فریب سے آگاہ نہیں ہوتے ان کے قرآن سے اندازہ نہیں لگا سکتے وہ ان کی ظاہری صورت سے دھوکا کھا جاتے ہیں ان کے قریب ہونے لگتے ہیں انہیں اچھا جاننے لگتے ہیں اور ان کے خفیہ عقائد اور پوشیدہ نظریات سے دھوکہ کھا کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، ان کی چھپی ہوئی اور ملفوف باتوں کو سن کر قبول کر لیتے ہیں اور انہیں ہی حق سمجھ کر ان کے معتقد ہونے لگتے ہیں۔ اس طرح یہ ملت اسلامیہ میں گمراہی پھیلاتے چلے جاتے ہیں اسی فساد کے پیش نظر عارف باللہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”سلطان وقت اگر ایسے گمراہ کن آدمی کو قتل کر دے تو ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے۔“

”مواہب الدنیہ“ میں لکھا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان گھٹانے یا آپ کی ذات میں نقص بیان کرنے والا واجب القتل ہے۔ ان حضرات کے اقوال کی روشنی میں ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان کے فتنہ گر مولوی سخت ترین سزا کے مستحق ہیں، ہم اللہ تعالیٰ

سے فریاد کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ہر چیز کی حقیقت سے واقف فرمائے، ہمیں ہدایت کے راستہ پر قائم رکھے، اپنی رحمت میں رکھے، ہمیں ہمارے والدین اور ہمارے استادوں کو بخش دے، ہمیں اپنی خوشنودی عطا فرمائے، ہم نے اس بیان کو اپنی زبان سے ادا کیا اور اپنے قلم سے لکھا ہے۔ اے اللہ خالق و مالک ہم پر رحم فرما، میں ہوں امیدوار مغفرت خداوندی، احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی صابری امدادی، مدرس مدرسہ احمدیہ حرم شریف مکہ مکرمہ۔

حضرت مولانا محمد بن یوسف خیاط

حمد خاص اللہ کیلئے ہے، درود و سلام اس رسول پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، یعنی ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کفریہ عبارتوں کی نشاندہی حضرت فاضل مولف احمد رضا خان نے کی ہے وہ واقعی شدید قسم کی گمراہی پھیلانے والی ہیں، یہ عبارتیں بڑی فاحش کفریہ ہیں ان کو پڑھ کر بے حد تعجب ہوتا ہے کیا ایک مسلمان کہلانے والا شخص بھی ایسی گفتگو کر سکتا ہے ہم بلا شک و شبہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسے شخص خود گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور شدید کافر ہیں۔ عام مسلمانوں کے ایمان کو ان سے شدید خطرہ ہے خصوصاً ایسے ملکوں اور شہروں میں جہاں مسلمان بادشاہ نہیں ہیں اور ایسے لوگوں کا قلع قمع نہیں کر پاتے۔ لہذا مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ ایسے لوگوں سے دور رہیں جس طرح آگ سے دور رہا جاتا ہے جس طرح خونخوار درندوں سے دور رہا جاتا ہے مسلمانوں کو جہاں جہاں ہو سکے ایسے لوگوں کو اپنی صفوں سے دور رکھیں ان

کے فساد کی جڑ ہیں اکھیڑ دیں اور اپنی بساط کے مطابق ان کے شر سے محفوظ رہیں، ہم مولف علام کی کوششوں کی قدر کرتے ہیں، انہوں نے ایسے گمراہوں کی نشاندہی کی ہے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ اور رسول کے سامنے اس مولف کا بڑا رتبہ ہے۔
 راقم حقیر محمد بن یوسف خیاط مکی

محمد صالح بن محمد بالفضل اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ تو ہر مانگنے والے کی سنتا ہے، میں تیری حمد بیان کرتا ہوں میں تیرے محبوب کی بارگاہ میں درود و سلام کا ہدیہ پیش کرتا ہوں، ہر ہٹ دھرم اور ضدی کی ناک رگڑ دے، ایسے مناظرہ اور مجادلہ کرنے والے کو دور ہٹا دے، میں تیری بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ علمائے حق کو اپنی رضا سے نواز دے جو شریعت کی خدمت کر رہے ہیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد اے اللہ تو نے ایک جلیل القدر عالم دین کو عزت بخشی ہے، اپنا عظیم احسان فرمایا ہے، اس روشن شریعت کی خدمت کی توفیق دی ہے، دقیقہ رس عقل دے کر اس کی امداد فرمائی ہے وہ آسمان علم پر چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہے، وہ عالم کامل ہے، ماہر علوم دینیہ ہے، باریک فہم ہے بلند معانی بیان فرماتا ہے، مولف علام نے اپنی کتاب کا نام ”المعتمد المستند“ رکھا ہے۔ اس کتاب میں بے دین گمراہوں کا ایسا رد کیا ہے جو ان کیلئے کافی ہے جن کی آنکھیں روشن ہیں، دل بیدار ہے وہ یقیناً اس کتاب کو پڑھ کر خوش ہوں گے، اس کتاب کے مولف کا اسم گرامی

امام احمد رضا خان ہے اس نے اپنی کتاب کا خلاصہ بڑے عالمانہ انداز میں ہمارے سامنے لا رکھا ہے اس میں کفر و گمراہی کے سرداروں کے نام گنوائے ہیں ان کی گمراہیوں اور فساد کی نشاندہی کی ہے اللہ تعالیٰ ان کافر اور گمراہ کن لوگوں کو جہنم میں جگہ دے اور قیامت کے دن اپنی بد اعمالیوں کی سزا بھگتیں۔ مولف علام نے یہ نہایت ہی عمدہ کتاب تصنیف کی ہے اللہ تعالیٰ اس کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ان گمراہوں اور بے دینوں کو جڑ سے اکھاڑ دے۔ اے اللہ! حضور کا صدقہ، سید المرسلین کا واسطہ اس مصنف کو بلند درجات سے نواز! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہو، آپ کی اولاد صحابہ پر سلام ہو، میں نے یہ تحریر اپنے ہاتھ سے لکھی ہے۔

محمد صالح بن محمد بافضل مکی

حضرت مولانا عبد الکریم ناجی داغستانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کی ذات کیلئے ہیں جو سارے جہاں کا مالک ہے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل و اصحاب پر ہو۔ حمد و صلوة کے بعد عرض گزار ہوں کہ جن مرتد لوگوں کا کتاب ”المعتمد المستند“ میں ذکر کیا گیا ہے وہ دین سے ایسے نکل گئے ہیں جیسے آٹے میں سے بال نکل جاتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کی کتاب مذکورہ میں تصریح کی گئی ہے کہ ایسے لوگ بدکار اور کافر ہیں۔ سلطان اسلام پر فرض ہے کہ ان کو سزا دے ان کا قتل واجب ہے بلکہ وہ ہزاروں کافروں کے قتل کرنے سے زیادہ اہم ہے، یہ لوگ ملعون ہیں

خبائث کی راہوں پر چل رہے ہیں ان پر، ان کے معاونین اور مددگاروں پر اللہ کی لعنت ہو جو ان لوگوں کو ان کی بدکرداریوں پر ذلیل کرے اللہ انہیں جزائے خیر دے اللہ درود بھیجے ہمارے آقائی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل ان کے صحابہ پر۔

مسجد حرام کا خادم عبدالکریم داغستانی

حضرت مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہیں جیسے تیرے برگزیدہ دوستوں نے کی ہے جن کو تو نے ایسا کرنے کی توفیق بخشی تھی۔ دین کے بوجھ ان اولیاء امت نے اپنے کندھوں پر اٹھائے، ان فرائض کو ادا کیا حالانکہ وہ اپنے عجز اور بیچارگی کا اعتراف کر رہے تھے اگر تیری امداد شامل حال نہ ہوتی تو یہ امور سرانجام نہ پاتے۔ اے اللہ ہم تجھ سے استدعا کرتے ہیں کہ ہمیں ان موتیوں کی لڑیوں میں پرودے اور قسمت میں ان کے ساتھ حصہ عطا فرما، ہم درود و سلام پیش کرتے ہیں ان انبیاء پر جن کو تو نے اپنے پیغام پہنچائے، علوم دیئے، جامع اور مختصر کلمات دیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں کہ اللہ کی بے پناہ اور عظیم نعمتیں ہیں جن کا ہم شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت امام، بحر بلند ہمت، دنیا کی برکت، اسلاف کے بقیۃ السلف، یادگار زمانہ جو دنیا کی خواہشات سے بے نیاز اور صرف اللہ کے احکام کی تعمیل میں

صبح و شام مشغول رہتا ہے مسمیٰ بہ احمد رضا خان۔ اے اللہ تو نے اس عالم دین کو مردوں، گمراہوں اور گمراہ گروں کے رو کیلئے مقرر فرمایا ہے وہ لوگ دین سے ایسے نکل گئے ہیں جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے، آج کوئی صاحب عقل و ایمان ان مرد اور گمراہ گروں کے کفر میں شک نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس مصنف کو تقویٰ میں حصہ عنایت فرمائے، بہشت کی نعمتوں سے نوازے اور حسب مراد بھلائیاں عطا فرمائے اور اس کی وجاہت سے گمراہ لوگ دبے رہیں۔

اس کمترین نے یہ الفاظ اپنے قلم سے لکھے ہیں، مسجد الحرام کے طلباء کا ایک ادنیٰ سا خادم سعید بن محمد میمانی۔

مولانا حامد احمد محمد جداوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کی آل اور آپ کے صحابہ پر درود و سلام بھیجے، تمام خوبیاں اللہ کیلئے ہیں جو سب سے بلند و بالا ہے اس نے کفار کی تمام تدابیر کو پست کر دیا اور اس کی ذات کا ہمیشہ ہمیشہ بول بالا رہا، وہ خدا ہر جھوٹ، نقص، اور بہتان سے پاک ہے وہ مخلوقات کی تمام علامتوں سے ماورای ہے، انتہا درجہ کی پاکی اور بلندی اسی کیلئے ہے وہ ان تمام الزامات سے بری ہے جو ان گمراہ لوگوں کی زبان سے نکل رہے ہیں۔ درود و سلام ہو اس ذات پر جو مطلق تمام مخلوقات سے افضل ہے، تمام جہان سے آپ کا علم وسیع اور زیادہ ہے، حسن صورت، حسن سیرت میں تمام دنیا سے افضل اور اکمل ہے اللہ تعالیٰ نے

انہیں اگلے اور پچھلے علوم سے نوازا ہے۔ فی الحقیقت آپ کی ذات پر نبوت ختم ہو گئی ہے وہ خاتم النبیین ہیں۔ دین ان کی احادیث سے آشکارا ہوا۔ یہ دین بلند دلیلوں اور اعلیٰ شہادتوں سے ثابت ہو چکا ہے، یعنی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن عبد اللہ جن کا ایک نام احمد ہے آپ کی بشارتیں یگانہ ہیں یکتا ہیں۔ آپ کی آمد کی بشارت حضرت مسیح ابن مریم نے دی۔ اللہ تعالیٰ ان پر، تمام انبیاء پر، اپنے تمام مرسلین پر، حضور کی آل پر، صحابہ پر آپ کے ماننے والوں پر اہلسنت و جماعت کے ان افراد پر جو آپ کی پیروی کرتے ہیں پر درود بھیجے یہی لوگ اللہ کے بندے ہیں یہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی تعریف انہی لوگوں کیلئے ہے۔ جو لوگ دین سے نکل گئے ہیں وہ گمراہ ہو گئے ہیں وہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں مگر سینے سے اوپر اوپر، یہ شیطان کا لشکر ہیں، یاد رکھو شیطان کے لشکر اور اس کی بات ماننے والے ہی نقصان میں رہتے ہیں۔ حمد و صلوة کے بعد میں نے ”المعتمد المستند“ کا طائرانہ مطالعہ کیا ہے مجھے یہ کتاب خالص سونے کا ٹکڑا نظر آئی، اس کے الفاظ موتیوں یا قوت اور زبرد کی طرح درخشاں نظر آئے۔ انہیں ”جواب حاصل کرنے کیلئے تحریر کیا گیا ہے جسے ایک معتمد پیشوا، عالم باعمل، فاضل متبحر، علم و فضل کے بحر ناپیدا کنار، محبوب، مقبول، پسندیدہ شخصیت کے مالک جس کی باتیں اور اعمال سارے قابل تعریف ہیں، میری مراد حضرت احمد رضا خان سے ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور دوسرے مسلمانوں کو اس کی زندگی اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے۔ اس کی تصانیف و تالیفات ہماری راہنمائی کریں یہ کتاب ایک نمونہ ہے جو اس کی حق گوئی اور محبت کاملہ کی نشاندہی کرتی ہے اس کے انوار کے سامنے نگاہیں

خیرہ ہو جاتی ہیں وہ اقوال باطلہ کی سرکوبی کرتی ہے وہ کج رو بد عقیدہ لوگوں کے اندھیروں کو دور کرتی جاتی ہے خدا کی قسم اس کی روشنی کے سامنے گمراہیان ختم ہوتی گئیں، وہ اپنے مباحث میں عطر کی طرح صاف اور خوشبودار ہے وہ مخالفین کے جوابات میں مسکت ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ گمراہی کی گندگی میں لتھڑے ہوئے الزامات کا وہ صحیح جامع جواب ہے کفری عقائد کی نجاستوں کو صاف کرنے والا ہے یہ لوگ اپنے عقیدہ کے لحاظ سے کافر ہیں، ان کی خباثتوں سے ہر شخص کو بچانا ضروری ہے حتیٰ کہ کافروں کو بھی ان کے اثرات سے بچانا ضروری ہے اور انہیں نفرت دلائی جانی ضروری ہے۔

یہ لوگ کبیرہ سے بھی بدتر کبیرہ ہیں، ایسے بد عقیدہ خواہ کتنے ہی بڑے لوگ ہوں پھر بھی پست ہیں، ذلیل سے ذلیل ترین ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان کے اثرات بد سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے ان کی تعظیم کرنا بھی گناہ ہے کیوں نہ ہو، جسے اللہ ذلیل کرے اسے کون عزت دے سکتا ہے اگر وہ راہدست اختیار کر لیں تو خیر ورنہ ان سے مجادلہ کرنا فرض ہے اگر توبہ کر لیں تو فیہا ورنہ حاکم اسلام پر واجب ہے کہ اگر وہ تھوڑے ہوں تو انہیں ایک ایک کر کے قتل کر دے اگر وہ زیادہ ہوں تو ان پر لشکر کشی کی جائے اور انہیں جہنم رسید کیا جائے۔ یاد رکھیں قلم کی بھی زبان ہوتی ہے اور زبان نیزے کا کام کرتی ہے، کفر ساز بد مذہبوں کی گردنیں کاٹنا تلوار کا کام ہے اس میں شک نہیں کہ اچھی دلیلوں کے ساتھ ان سے مناظرہ کرنا، مجادلہ کرنا بھی جہاد کی ابتدائی منزل ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو شخص ہماری راہ میں کوشش کرے گا ہم اسے ضرور کامیابی دیں گے اور

اللہ تعالیٰ ہمیشہ نیک اطوار لوگوں کے ساتھ ہے۔
اللہ کو حمد و ثنا ہے وہ عزت والا ہے تمام انبیاء کرام پر درود و سلام ہو،
سب خوبیاں اس ذات کیلئے ہیں جو سارے جہان کا مالک ہے۔
محمد احمد حامد

بحار تصدیقات مدینہ

۱۳۲۵ھ

مدینہ منورہ کے علمائے کرام کی تقاریظ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ کے علماء سے تصدیقات و تقاریظ حاصل کرنے کے بعد ۱۳۲۵ھ میں مدینہ منورہ میں حضور کے روضہ انور کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو وہاں کے علماء کرام نے بھی آپ کی کتاب ”المعتمد والمستند“ کو دیکھا، ہندوستان کے گمراہ مولویوں خاص کر ختم نبوت کے نظریہ پر طرح طرح کے شبہات پیدا کرنے والے طبقہ کے خیالات سے واقف ہوئے تو انہیں بڑا دکھ ہوا۔ انہوں نے فاضل بریلوی کے نظریات اور ان کی مساعی جمیلہ کو بہت سراہا اور اپنے تاثرات (تقاریظ) قلمبند کئے، ان علمائے کرام میں مفتی تاج الدین الیاس، مفتی مدینہ مولانا عثمان بن عبدالسلام داغستانی، شیخ مالکیہ سید احمد جزائری، مولانا خلیل بن ابراہیم خرپوٹی، شیخ الدلائل، محمود قہری، سید محمد سعید، مولانا محمد بن احمد عمری، مولانا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان، مولانا عمر بن حمد ال محری، سید محمد بن محمد مدنی دیداوی، شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری، مفتی سید شریف احمد برزنجی، مولانا محمد عزیز وزیر مالکی اندلسی مدنی تونسہ، مولانا عبدالقادر توفیق شلمی طرابلسی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ حضرات اپنے وقت کے بلند پایہ علمائے اسلام میں شمار ہوتے تھے اور ساری دنیائے اسلام ان کے فیصلوں کو تسلیم کرتی تھی (مترجم)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا مفتی تاج الدین الیاس

اے اللہ راہ حق عطا کرنے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اور اپنی رحمت عطا فرما، تیری رحمت بے حد و حساب ہے۔ اے اللہ ہم اس بات پر ایمان لائے ہیں جو تو نے نازل فرمائی اور ہم تیرے رسول کی پیروی کرتے ہیں۔ اے اللہ تو ہمیں اپنے گواہوں میں شمار کرنا تیری ذات کیلئے پاکی ہے، تیری شان بہت بلند ہے، تیری سلطنت غالب ہے، تیری حجت مضبوط ہے، ہم پر ازل سے تیرے احسانات ہیں، تیری ذات تیری صفات پاکیزہ ہیں، تیری آیات اور دلائل ہر نقص اور عیب سے منزہ ہیں، ہم تیری حمد کرتے ہیں، تو نے ہمیں سچے دین کی ہدایت فرمائی ہے اور تو نے ہمیں سچے کلام کی توفیق بخشی ہے تو نے ہماری طرف اس رسول کو بھیجا جو تمام انبیاء کرام کے امام اور برگزیدہ ہیں۔ ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ ایسے معجزے اور نشانات لے کر آئے ہیں جن کے سامنے انسانوں کی عقلیں عاجز ہیں ان کی دلیلیں بہت بلند ہیں ان کے معجزات درخشندہ ہیں، ہم ان کی رسالت اور نبوت پر ایمان لائے ہیں ہم نے ان کی اتباع کی ان کی تعظیم کی، ان کے دین کی مدد کی، تیرے ہی لئے حمد ہے جس طرح واجب اور لازم ہے، تیری ہی تعریف ہے تو نے ہی ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اے اللہ ہمارے نبی پر ایسا درود بھیج جو ان کی شان کے شایان ہے اور ایسے ہی سلام و برکت نازل فرما ان کی آل پر ان کے صحابہ پر۔ ہر زمانہ میں اس کی شریعت کے راویوں اور ہر شہر میں ان کے دین کے حامیوں کو جزائے

خیر عطا فرما اور اپنی رحمت سے ایسے ثواب عطا فرما جو سب ثوابوں سے زیادہ ہوں۔
 حمد و صلوٰۃ کے بعد مجھے فاضل جلیل حضرت مولانا احمد رضا خان جو
 ایک زبردست عالم دین اور ماہر علامہ ہیں کے نظریات اور ان کی کتاب
 ”المعتمد المستند“ کے مطالعہ کا موقع ملا، جس میں انہوں نے ہندوستان کے
 گمراہ ”مولویوں“ کے عقائد پر روشنی ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اس نیکی میں
 برکت دے اور اس کے انجام کو خیر کرے۔ مولانا نے ایسے گروہوں کا رد
 کیا ہے جو دین سے نکل گئے ہیں اور ایسے گمراہ فرقوں کی نشاندہی کی ہے جو
 زندیق اور بے دین ہو گئے ہیں میں نے اس فتویٰ کو بغور پڑھا ہے جو احمد رضا
 خان نے اپنی کتاب ”المعتمد المستند“ میں درج کیا ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ
 اس موضوع پر یہ ایک اہم فتویٰ ہے اور یکتا فیصلہ ہے۔ وہ حقانیت پر مبنی ہے،
 اللہ تعالیٰ اسے اپنے نبی، دین اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتہ جزائے
 خیر عطا فرمائے اور اس کی عمر میں ترقی دے یہاں تک کہ گمراہوں کے تمام
 شبہات مٹ جائیں۔ آج امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان فتنہ گروں
 جیسے اور ان جیسے دوسرے فرقوں کے کثیر شکوک مٹ جائیں۔ آمین ثم آمین!
 راقم فقیر محمد تاج الدین ابن مرحوم مصطفیٰ الیاس حنفی مفتی مدینہ

فاضل ربانی مولانا عثمان بن عبد السلام داغستانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ واحد کی تمام خوبیاں بیان کرنے کے بعد ہم حمد و صلوٰۃ پیش کرتے
 ہیں میں اس روشن کتاب اور گراں قدر تحریر سے آگاہ ہوا ہوں۔ میں نے
 دیکھا ہے کہ ہمارے مولیٰ، علامہ، بحر عظیم الفہم حضرت مولانا احمد رضا

خان نے اس گروہ خارج از دین اور مفسدین کے نظریات کو یکجا کر دیا ہے اور ان کی نشاندہی کرنے کے بعد اس کا رد کیا ہے آپ کی کتاب ”المستند المستند“ میں اس زندیق گروہ کو بڑا رسوا کیا گیا ہے۔ ان کے فاسد عقیدوں پر بڑی پر مغز گفتگو فرمائی ہے ہم پر لازم آتا ہے کہ ہم اس کتاب کا مطالعہ کریں اسکی تحریر پر غور کریں اگرچہ مصنف گرامی نے اسے تھوڑے ہی وقت میں تحریر فرمایا ہے مگر ان گمراہ فرقوں کا زبردست رد کر دیا ہے بڑے روشن اور معتبر دلائل دیئے گئے ہیں۔ خصوصاً فاضل مولف نے اس گمراہ طبقے کے مکرو فریب کو ظاہر کر دیا ہے ہمارے نزدیک یہ طبقہ دین سے نکل چکا ہے یہ وہابیہ ہیں ان میں سے ایک مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے ایک رشید احمد گنگوہی ہے ایک قاسم نانوتوی ہے ایک خلیل احمد انبیٹھوی ہے ایک اشرف علی تھانوی ہے ان کی گمراہیاں واضح کر دی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت جناب احمد رضا خان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس نے نہایت عزیمت اور قابلیت کے ساتھ اپنے فتویٰ میں جو اپنی کتاب ”المستند المستند“ میں لکھا ہے اس فتویٰ کے آخر میں ہم نے علمائے مکہ مکرمہ کی تقاریظ دیکھی ہیں، ان گمراہ فرقوں پر وبال اور خرابی آئے گی وہ سرزمین ہندوستان میں فساد مچا رہے ہیں وہ جس انداز سے دینی فتنے پھیلا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں تباہ و برباد کر دے گا، اور وہ اوندھے ہو کر گر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت جناب مولانا احمد رضا خان کو جزائے خیر دے آپ کی اولاد میں برکت دے تاکہ وہ قیامت تک حق کی بات بتاتے رہیں۔

راقم عثمان بن عبد السلام داعستانى سابق مفتى مدینہ منورہ

سید شریف سردار مولانا سید احمد الجزا ئری شیخ مالکیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، اس کی برکات نازل ہوں، اس کی تائید ہو، اس کی مدد ہو، اس کی رضا ہو، سب خویاں اس خدا تعالیٰ کی ہیں جس نے اہلسنت وجماعت کو تاقیام قیامت عزت بخشی ہے، صلاۃ و سلام ہو ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ہماری جائے پناہ ہیں، ان پر ہمارا بھروسہ ہے وہ ہمارے آقا ہیں۔ آپ کا کمال و جلال شرف و فضل قیامت تک متحقق و قائم دائم ہے، اہل علم اہل کشف اہل عقل اسی شرف سے مستفیض ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جب کبھی کوئی مذہب سر اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ جس بندے کی زبان پر چاہے اپنا ارشاد جاری کر دیتا ہے اور اپنی محبت ظاہر فرماتا ہے کبھی کبھی بد مذہب لوگ بھی ظاہر ہوتے ہیں، جن کے متعلق فرمایا جب ایسے بد مذہب اور فتنے ظاہر ہوں جو میرے صحابہ کو برا کہیں تو اہل ایمان پر واجب ہے کہ ان کے علماء اپنے علم کو ظاہر کریں اور (ان بد بختوں کا رد کریں) جو ایسا نہیں کریں گے۔ اللہ اور اس کے فرشتوں اور نیک لوگوں کی لعنت میں گرفتار ہوں گے اللہ نہ ان کے فرائض قبول کرے گا، نہ نوافل۔ ایک اور جگہ فرمایا، کیا تم لوگ بد کردار لوگوں کی برائیاں بیان کرنے سے ڈرتے ہو، لوگوں کو کس طرح معلوم ہو گا کہ یہ لوگ بد کردار ہیں، ایسے لوگوں کے کردار کو عام کرنا چاہئے تاکہ لوگ ان فتنوں سے بچ جائیں۔ یہ حدیث ابن ابی الدنیا اور حکیم شیرازی اور ابن عدی، طبرانی بیہقی اور خطیب نے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت

کی ہے ان کے آل و اصحاب اور پیروں، دین متین اور اہل سنت و جماعت، مقلدین آئمہ اربعہ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔

حمد و صلوة کے بعد میں نے اس سوال کا مضمون نہایت غور سے دیکھا ہے جو حضرت احمد رضا خان نے پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ ور فرمائے۔ اسے دیرازی عمر اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب فرمائے۔ مجھے اس کتاب میں بڑی ہولناک باتیں ملی ہیں جو ان بد مذہب لوگوں نے ہندوستان میں پھیلا رکھی ہیں، یہ صریح کفریہ باتیں ہیں، یہ لوگ بدترین بدعتوں میں پھنس گئے ہیں اگر یہ توبہ نہ کریں تو سلطان اسلام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کا خون گرا دے انہیں قتل کر دے جن جن کتابوں میں ایسے گمراہ کن الفاظ لکھے گئے ہیں انہیں جلا دینا چاہئے، جن باتوں اور انگلیوں نے یہ عبارات لکھی ہیں انہیں کچل دینا چاہئے۔ انہوں نے شان الہی کو ہلکا کیا، ان کی تحفیف کی، رسالت عامہ کے مقام اور منصب کی توہین کی ہے اور اپنے استاد ابلیس کے علم کی بڑی تعریف کی ہے اور لوگوں کو بہکانے اور گمراہ کرنے میں اس کی مدد کی ہے۔

آج مشاہیر علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ ان گمراہ کن عقائد کا پر زور رد کریں آج مسلمانان اسلام پر واجب آتا ہے ان پر سزا ڈالیں، اہل ایمان کے تمام طبقوں کا فرض ہے کہ ان بد مذہبوں کے راستے روک دیں تاکہ عوام الناس ان کے شہر ان کی بستیاں ان دینی فتنوں سے محفوظ رہ سکیں۔

آپ سب حضرات سن لیں کہ ایسے بد دین لوگوں کا ایک گروہ مکہ مکرمہ میں بھی بیٹھا ہوا ہے حالانکہ مکہ مکرمہ اللہ کے امن کا شہر ہے مگر اس میں بھی یہ شیطان گھسے بیٹھے ہیں، آج عوام کا فرض ہے کہ ان سے ملنا جلنا

بند کر دیں، ان سے مکمل پرہیز کریں، ان کے میل جول کو جزائی کے میل جول کی طرح جانیں۔ ہمارے مدینہ منورہ میں بھی ایسے چند گنتی کے لوگ آگئے ہیں وہ چھپے بیٹھے ہیں تقیہ کئے ہوئے ہیں اگر یہ توبہ نہ کریں گے تو عنقریب انہیں مدینہ پاک کی سر زمین سے نکال دیا جائے گا ان کی یہ سزا حدیث سے ثابت ہے، ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اگر وہ ایسے فتنوں کا طوفان لانا چاہتا ہے تو ہمیں ان فتنوں سے پہلے ہی اس دنیا سے اٹھالے ہمیں حسن نیت نصیب کرے، ہمیں صاف کھر ابادے۔

میں نے یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور اپنے قلم سے لکھی ہے۔

خادم علماء و فقرا سید احمد جزائری جو مدینہ میں پیدا ہوا، عقیدہ میں سنی، مذہب میں مالکی اور سلسلہ روحانیت میں قادری ہے۔

حضرت مولانا خلیل بن ابراہیم خرپوتی

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو سارے جہان کا مالک ہے درود و سلام اس نبی مکرم کیلئے ہے جو خاتم النبیین ہے۔ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی آل ان کے اصحاب پر پھر جو ان کی اتباع کرتے ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد ان علمائے کرام کی تحریروں کی روشنی میں ہم اس فیصلہ پر پہنچے ہیں کہ وہی حق ہے، وہی واضح ہے جو عقیدہ اجماع علمائے اسلام ہے وہی درست ہے۔ ہم عالم دین علامہ فاضل کامل مولوی احمد رضا خان بریلوی کی کتاب ”المعتمد المستند“ کے مطالعہ سے اس تحقیق پر پہنچے ہیں جو برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے ابد تک تمام مسلمانوں کو نفع بخشے اور اللہ ہی حق کی راہ دکھانے والا ہے اسی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

میں نے اپنی اس تفریط کو لکھنے کا حکم مسجد نبوی حرم شریف مدینہ میں دیا ہے میں علم کا خادم خلیل بن خرپوتی ہوں۔

حضرت مولانا سید محمد سعید شیخ الدلائل

اللہ تعالیٰ کیلئے وہ حمد ہے جس سے تمام ارماں پورے ہوں، مرادیں آسان ہوں، وہ حمد جس کی برکت سے ہم پناہ لیتے ہیں، تمام تفکرات اور مصائب میں وہی ہمارا سہارا ہے۔

درود و سلام اس ذات مکرّم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر پے در پے اور مسلسل ہو صبح و شام کا سلسلہ جب تک جاری ہے اس ذات پر درود و سلام جاری رہے گا۔ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت سے آسمان و زمین جگمگا اٹھے اس قیامت کے دن جب مصائب اور خوف کی شدت کا سامنا ہو گا سارا جہان آپ ہی کی پناہ میں ہو گا۔ ان کی آل پر جنہوں نے آپ کی روشنیوں سے نور حاصل کیا، ان کی باتیں حفظ کیں، ان کے نقش قدم پر چلتے رہے، وہ آنے والی امت کیلئے راہنما اور پیشوا ہیں، وہ دین محمدی کی ہر روش کے امام ہیں، انہی کے دم قدم سے شریعت کی روشن راہیں درست ہوتی گئیں، حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک ارشاد ہے جو سچے ہیں سچے مانے گئے ہیں، ہمیشہ میری امت کا ایک طبقہ غالب رہے گا، یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئے گا، وہ ہمیشہ غالب ہوں گے۔

حمد و صلوة کے بعد ہم اللہ کی عظمت اور اس کی جلالت کا اقرار کرتے ہیں وہ اپنے بندوں میں سے جسے پسند فرماتا ہے اسے شریعت روشن کی اتباع پر لگا دیتا ہے اسے فہم و ادراک عطا فرما دیتا ہے انسان پر کئی شہادت کی راتیں

اندھیرا ڈال دیتی ہیں تو وہ اپنے علوم کے آسمانوں سے چودویں کا چاند چمکا دیتا ہے۔ اس طرح شریعت مطہرہ تغیر و تبدل سے محفوظ رہتی ہے، اسی طرح ہر صدی ہر دور ہر قرن میں بڑے عظیم المرتبہ علماء پیدا ہوئے ہیں، آج ہمارے سامنے ایک عالم کثیر العلم فہم و فراست کا دریائے عظیم جناب مولوی احمد رضا خان ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب ”المعتمد المستند“ میں ان کج رو مرتدین کو خوب ننگا کیا ہے جو ہندوستان میں دینی فتنے اور فساد پھیلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو جزائے خیر دے اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے آقا سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر درود و سلام بھیجے۔

میں نے اپنی زبان سے یہ تفریط بیان کی ہے اور اپنے قلم سے تحریر کی ہے اپنے اللہ کا محتاج محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل۔

مولانا محمد بن احمد عمری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہاں کا مالک ہے درود و سلام تمام انبیاء کے خاتم پر ہو جو تمام مرسلین کے امام ہیں، آپ کے اتباع کرنے والوں پر قیامت تک سلام ہو۔

حمد و صلوة کے بعد مجھ پر یہ بات واضح ہوئی ہے کہ ایک کتاب جسے ہمارے عالم علامہ، مرشد محقق، کثیر الفہم، عرفان و معرفت کے دریائے رواں، اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنی پاکیزہ عطائیں نازل فرمائی ہیں، وہ ہمارا راہنما، ہمارا استاد ہے، دین کا نشان ہے، علم کا ستون ہے، وہ اہلسنت کا معتمد ہے، پشت پناہ

ہے، فاضل جلیل حضرت احمد رضا خان اللہ تعالیٰ اسے طویل زندگانی عطا فرمائے، اس کے فیضان کے انوار سے علموں کے آسمان روشن رہیں۔ میں نے اس کی کتاب ”المعتمد المستند“ کا مطالعہ کیا ہے، وہ ہمارے مقاصد اور مطالب کو پورا کرتی ہے۔ وہ ذہن سے نکل جانے والے مضامین کو روک لیتی ہے وہ ہر ایک کیلئے آب شیریں ہے، اس نے ملحدوں کے شبہات کو توڑ کر رکھ دیا ہے ان کے فاسد خیالات کی تیخ کنی کر دی ہے اس نے اندیشوں کو جڑ سے اکھیڑ دیا ہے، دلیلوں کی روشنی، جستوں کی ضیاؤں، روشوں کی شیرینی اور میزبانوں کی درستی قائم کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین اور اپنے نبی کی شریعت کو قائم و دائم رکھے۔ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اسے پوری پوری جزائے خیر عطا فرمائے۔

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اک حصن حصین

جس سے خشکی و تری والے ہدایت پائیں

میں نے اس تقریظ کو ہفتم ربیع الاول کو مکمل کیا ہے امیدوار دعا محمد بن احمد العمری طالب علم حرم نبوی۔

حضرت مولانا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل

اے اللہ تیرے لئے ہی پاکی ہے تیری ہی تعریف و ثناء ہے تیرے ہی لئے حمد و درود و سلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلات کو حل فرماتے ہیں، ان کی آل و اولاد پر ان کے اصحاب پر ان کی امت کے صالحین پر سلام ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اپنے دینی بھائیوں کی دعا کا محتاج ہوں، عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان۔ میں نے مولانا احمد رضا خان کے رسالہ ”المعتمد

المستند کا مطالعہ کیا ہے جب میں نے اس کے کمالات پر نگاہ ڈالی تو مجھے دور دور تک دلائل نظر آئے میں آگے بڑھتا گیا تو میں نے اسے صواب و ہدایت کا سرچشمہ پایا وہ بد مذہبوں اور بے دینوں کے خیالات کا رد کرتا ہے، وہ مستند بھی ہے اور مستند بھی، وہ ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ ہے، اس رسالے سے وہ باتیں سامنے آئیں جن کی باریکیوں تک پہنچنے کیلئے عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں ان میں وہ تحقیقی باتیں بیان کی گئی ہیں جن کی حقیقتوں کو پانے میں قدم کانپ جایا کرتے تھے کیوں نہ ہو، وہ ایسے شخص کی تصنیف ہے جو علامہ ہے امام ہے راہنما ہے بڑے تیز ذہن کا مالک ہے وہ ہر مسئلہ پر خبردار ہے، عقل و جلالت کا نشان ہے، یکتائے زمانہ ہے، حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان بریلوی حنفی وہ علم و معرفت کا ایک پھلا پھولا باغ ہے وہ دقیق علوم کی منازل کی سیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ثواب عظیم عطا فرمائے مجھے اور انہیں حسن عاقبت نصیب فرمائے اور حسن خاتمہ سے نوازے ان کے قرب و جوار میں بھی ایسے اہل علم ہیں، جو چوبدویں کے چاند کی طرح روشنی پھیلاتے رہتے ہیں، حضور پر آپ کی آل پر آپ کے اصحاب پر درود و سلام ہو۔

ہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ، راقم مسجد نبوی کا خادم اور دلائل الخیرات کا عامل عباس رضوان مدینہ منورہ۔

مولانا عمر بن حمدان محری

مدینہ منورہ

سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے زمین و آسمان بنائے، اندھیرے اور روشنیاں پیدا کیں آج کے کافر لوگ ناکارہ ہونے کے باوجود خدا کی ہمسری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ درود و سلام پہنچے ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو خاتم الانبیاء ہیں، آپ کا ایک ارشاد ہے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک ایسا طبقہ موجود رہے گا جو قیام قیامت تک حق کی ہمنوائی کرتا رہے گا، یہ حدیث حاکم نے سیدنا حضرت عمر امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میری امت کا ایک طبقہ ایسا رہے گا جو اللہ کے دین پر شدت سے قائم رہے گا، اسے نقصان نہیں ہونے دے گا جو لوگ دین کے خلاف اٹھیں گے ان کا قلع قمع کرے گا، آپ کی اولاد آپ کے اصحاب پر بھی درود و سلام ہو، ان کی اولاد ہدایت پھیلانے میں مصروف ہے ان کے صحابہ کرام نے دین کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے سامنے حضرت احمد رضا خان جیسے باکمال علامہ اور عظیم عالم دین کی تحقیق والی کتاب آئی، اس کتاب کا نام ”معمد المستند“ ہے۔ میں نے اس کتاب کو نہایت اعلیٰ درجہ کی تحقیق کا مرقع پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فاضل مولف کو مسلمانوں کی راہنمائی کیلئے قائم رکھے۔ اس نے رسول اللہ کے مقام اور شان کی بلندی کیلئے ہر کام کیا اللہ کے رسول اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی

خیر خواہی میں زندگی وقف کر دی ہے۔

ہشتم ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ عمر بن حمدان محری جو مذہب مالکی ہے عقیدتاً
سنی اشعری ہے اور سرکارِ دو عالم کے شہرِ پاکِ خد متگار ہے۔

قند مکرر مشک مغمیر

مزید فرماتے ہیں۔ سب تعریفیں اللہ کیلئے جس نے انسانوں کو راہِ ہدایت
دکھائی، اپنے فضل سے توفیق بخشی ہے جس نے اس کی راہِ ہدایت کو چھوڑا وہ
گمراہ ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو آسان راہیں دکھائیں، نصیحت قبول
کرنے کیلئے ان کے سینے کھول دیئے، دلوں میں خلوص بھر دیئے، اللہ پر
ایمان لانے والی زبانوں نے گواہی دی۔ اللہ کی کتابوں پر ایمان کو پختہ کر دیا،
اس کے رسولوں پر ایمان کو مستحکم کر دیا، درود و سلام ان پر جن کو اللہ تعالیٰ نے
سارے جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ان پر اپنی واضح اور روشن کتاب نازل
فرمائی جس سے ہر چیز روشن ہو گئی۔ بے دینوں کی بے دینی کو واضح کر دیا
حضور نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرما دیا، ان کی دلیلیں اور حجۃیں پختہ اور مستحکم
ہیں۔ آپ کی آل پر بھی درود و سلام ہو جو امت کی راہنما ہے آپ کے اصحاب
پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا، ان کے پیروں پر قیامت تک اللہ کی رحمت
ہو۔ اسلام کے چار آئمہ کرام، مجتہدوں اور ان سب مسلمانوں پر اللہ کی رحمت
ہو جو ان کے مقلد ہیں۔

حمد و صلوة کے بعد جب میں نے اپنی نظروں کو اٹھایا تو مجھے حضرت
عالم علامہ کے رسالہ کو دیکھا تو مجھے مشکلاتِ علوم کی وضاحت ملی۔ حضرت
مولانا احمد رضا خان بریلوی کی کتاب ”المعتمد المستند“ میرے سامنے ہے۔ اللہ

تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور اسے شاد کام رکھے۔ اس کتاب میں جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے رد میں فاضل مولف بڑی قابلیت سے دلائل دیتے ہیں۔ وہ لوگ کون ہیں؟ ان میں ایک مردود خبیث مرزا غلام احمد قادیانی ہے یہ دجال ہے، کذاب ہے، یہ آخری زمانہ کا مسیلمہ کذاب ہے پھر رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی ہیں ان لوگوں سے کفر یہ باتیں سامنے آئیں تو فاضل مولف نے ان کی نشاندہی کی۔ قادیانی کا دعویٰ نبوت، رشید احمد اور خلیل احمد اور اشرف علی تھانوی نے شان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص کی، اس بات میں شک نہیں کہ یہ لوگ کافر ہیں، مرتد ہیں۔ آج سلطان اسلام کو اختیار حاصل ہے کہ ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دیں، ایسے لوگ موت کی سزا کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا محتاج عمر بن حمدان محرمی مالکی نے مسجد نبوی کے خادم کی

حیثیت سے بیان قلمبند کیا۔

سید محمد بن محمد مدنی دیداوی

سب خوبیاں خدا کو اور درود و سلام خدا کے رسول اور ان کے آل اصحاب اور ان کے دوستوں پر ہو۔ حمد و صلوة کے بعد جب میں نے اپنے ماہر علامہ استاد کی کتاب کا مطالعہ کیا، وہ عالم اہلسنت حضرت احمد رضا خاں ہیں۔ میرے نزدیک ان کی تحریر اور تحقیق اہل علم و دانش کیلئے روشنی کی راہ ہے وہ ایک تریاق ہے اس کی سچی باتیں حق پر ہیں، آپ کی لکھی ہوئی دلیلیں حق پر ہیں، ہر مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل کرے، ظاہر و باطن میں اپنی طہارت ثانیہ ہے۔ آج لوگوں کی اتنی مفید تربیت ہونی ضروری ہے جس

سے وہ ایسے لوگوں کو خود بخود نیک و بد میں تمیز دکھائی دے۔
میں اپنے گناہوں میں گرفتار، محمد بن محمد حبیب دیداوی عفی عنہ ہوں۔

الشیخ محمد بن موسیٰ خیاری مدرس حرم مدینہ طیبہ

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کیساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور درود و سلام، سب سے کامل اور ہمیشہ رہنے والے نبی رہو جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہے ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل اور ان کے صحابہ پر سلام ہو۔

حمد و صلوة کے بعد میں اس کتاب (المعتمد المستند) کے موضوعات پر مطلع ہوا ہوں۔ یہ کتاب کج رو کافروں اور کمراہوں کے رد میں ہے، جسے ایک عالم فاضل، کامل اکمل علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب احمد رضا خان نے تالیف فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت عطا فرمائے۔ اس کتاب کا مطالعہ کیا تو مجھے یہ معلوم ہوا کہ فاضل مولف نے کج رو مولویوں کا رد کیا ہے ان لوگوں نے رب العالمین کے رسول پر زیادتی کی یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں سے اس نور کو بجھا دیں جسے اللہ نے روشن کیا ہے مگر اللہ نے تو اپنے نور کو مکمل کرنا ہے ثابت رکھنا ہے ان لوگوں کے دلوں پر اللہ نے مہریں لگا دی ہیں، یہ لوگ اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حق بات کے سننے سے بہرہ کر دیا ہے، ان کی آنکھوں کا نور سلب ہو چکا ہے شیطان نے ان کے پردے غلیظ کر دیئے ہیں، انہیں راہ حق سے روک دیا ہے، وہ ہدایت نہیں پاتے، وہ اب

واپس آنے کی راہیں بند پاتے ہیں۔ یہ کتاب صریح، مشہود اور صحیح نصوص کے موافق ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے مولف کو اس بہترین امت سے کامل جزا دے اور نیک لوگ اس کی پناہ میں رہیں۔ انہیں اللہ اپنے پاس قرب بخشے اس کی وجہ سے سنت رسول کو قرب نصیب ہو، اس کی سنت کو قوت بخشے، بدعت کو ڈھائے، امت محمدیہ کو فائدہ بخشے اے اللہ میری دعا التجا کو قبول فرما۔ آمین
شم آمین۔

اس تحریر کو خالق عالم کے محتاج محمد بن موسیٰ خیاری نے لکھا ہے جو علم شریعت کا خادم ہے۔

برکات مدینہ از عمدہ شافعیہ ۱۳۲۵ھ

مولانا سید شریف احمد برزنجی مفتی شافعیہ مدینہ منورہ

سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جسے اپنی ذات سے ہر کمال ذاتی اور صفاتی لازم ہے جو شخص اللہ کی تسبیح کرتا ہے اس کی پاکیزگی کا اعلان کرتا ہے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اس کا خالق مانتا وہ سچا مسلمان ہے۔ اللہ کی ذات کا کوئی شریک نہیں ہے کوئی مثیل نہیں، اس کے کوئی مشابہ نہیں، اس کا قول حق و باطل کے درمیاں فیصلہ فرمانے والا ہے وہ صریح حق پر ہے اور سب سے بہتر ہے۔ درود و سلام اور سب سے کامل ترین رحمت و برکت اور تعظیم ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جن کو ان کے رب نے تمام جہان سے چن لیا اور منتخب فرمایا۔ اگلے اور پچھلے علوم عطا فرمائے قرآن عظیم نازل فرمایا، جس سے باطل مٹ گیا اور حق آشکار ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ایسے ایسے کمالات دیئے، جن کا احاطہ ناممکن ہے، آپ کو اتنے علوم غیبیہ سے نوازا جس کا شمار نہیں ہے وہ مطلقاً تمام جہانوں سے افضل ہیں، ذات میں بھی صفات میں بھی، عقل میں بھی علم و عمل میں بھی بلا خوف تردید آپ کی ذات تمام سے افضل اور اعلیٰ ہے نبوت آپ پر ختم کر دی گئی، آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ ان کی شریعت کو ابدی بنا کر قیامت تک نافذ کر دیا اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ آپ کی پاک آل کے برگزیدہ اصحاب پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی امداد نے انہیں اسلام کے دشمنوں پر فتح یاب فرمایا اس حد تک کہ وہ غالب ہوتے چلے گئے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں میں سید احمد بن سید اسماعیل حسینی برزنجی ہوں، رسول خدا کا امتی ہوں ان کا غلام ہوں مدینہ طیبہ میں شافعیہ کا مفتی ہوں۔ اے علامہ باکمال! اے ماہر علوم اسلامیہ، اے مشہور و معتبر! اے صاحب تحقیق و تنقیح، اے صاحب تدقین و تزمین! اے عالم اہلسنت جماعت، حضرت میں نے آپ کی کتاب ”المعتمد المستند“ کے مضامین دیکھے ہیں، مجھے یہ بڑے تحقیقی اور مضبوط سامنے آئے۔ آپ نے ان تحریروں کی وجہ سے مسلمانوں کی بے شمار اعتقادی تلیفوں کو دور فرمایا ہے اس میں آپ نے اللہ کی رسول خدا کی اور آئمہ دین کی تعلیمات کی روشنی میں بڑا اعلیٰ کام کیا ہے۔ آپ نے حق کی دلیلوں سے کفریات کی نشاندہی کی ہے اور ثبوت دیا ہے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کی ہے کہ ”دین خیر خواہی“ ہے آپ کی تحریر اگرچہ محتاج تعارف نہیں اور محتاج تعریف نہیں ہے توصیف و تعریف سے بے نیاز ہے مگر مجھے یہ انداز بے حد پسند آیا میں چاہتا ہوں کہ اس کتاب کی اشاعت میں آپ کا ساتھ دوں، اس کے روشن بیان کے میدان میں آپ کے ہم قدم رہوں میں آپ کے اس کام میں شریک جہاد ہونا چاہتا ہوں یہ ایک نہایت ہی اہم کام ہے نہایت ہی عمدہ کتاب ہے میں آپ کے اس اجر و ثواب میں بھی حصہ لینا چاہتا ہوں جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

میں کہتا ہوں مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال بھی میرے سامنے آئے اس نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اپنی طرف وحی کا ذکر کیا ہے وہ نبی کہلاتا ہے بلکہ انبیاء سے اپنے آپ کو افضل قرار دیتا ہے اس کے سوا اس کی اور بھی کفریہ اور گمراہ کن باتیں سننے میں آئی ہیں ایسی غلط

باتوں کو سنتے ہی ایک طرف پھینک دیتا ہوں، راست باز طبیعتیں ایسی باتوں سے دور رہتی ہیں۔ ان باتوں میں سیلمہ کذاب کا بھائی نظر آتا ہے وہ دجالوں میں سے ایک دجال ہے اللہ تعالیٰ اسکے ان دعوؤں اور اعمال سے محفوظ رکھے۔ وہ دین اسلام سے نکل گیا ہے اس طرح جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے اس نے اللہ کی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کا انکار کیا کفر کیا، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ایسے لوگوں سے دور رہیں اور اللہ سے ڈرتے رہیں اور اس کی رحمت کے دامن میں رہیں ان لوگوں سے ایسے دور رہنا چاہئے جس طرح انسان شیر یا جذامی سے بھاگتا ہے ان گمراہ لوگوں سے دور رہنا ہی ایمان کو سلامت رکھنے کا عمل ہے یہ دل و دماغ پر سرایت کرنے والا عمل ہے ان کی نحوست ایمان پر چھا جاتی ہے جو شخص ان کی کفریہ اور فاسد باتوں سے دلچسپی لینے لگتا ہے اس کا ایمان تباہ ہو جاتا ہے یہ لوگ شیطان کا لشکر ہیں، ابلیس کا گروہ ہیں اور زیاں کار ہیں۔ تمام امت رسول کا اول سے آخر تک اس بات پر اجماع ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء کے خاتم ہیں، سب پیغمبروں کے آخر میں آنے والے ہیں ان کے زمانہ میں بھی کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا کیونکہ حضور کی تشریف آوری کے بعد نبوت کا دعویٰ باطل ہوتا ہے آپ کے بعد جو شخص دعویٰ نبوت کرتا ہے وہ بلاشبہ کافر ہے۔

یہ امیر احمد، نذیر حسین دہلوی، قاسم نانوتوی اور ان کے پیلے چائے اور ان کا یہ کہنا کہ اگر بالفرض حضور کے زمانے میں کوئی نبی آجائے تو اس سے حاکمیت محمدیہ میں فرق نہیں پڑتا، یہ ایک دھوکا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ حضور خاتم النبیین کے بعد کسی دوسرے نبی کے آنے

کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں اور نبوت جدیدہ کے قائل ہیں اس میں کوئی شک نہیں جو ان کی باتوں کو سچا مانے وہ باجماع امت کافر ہے اور اللہ کے نزدیک مردود ہے ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے اور قیامت تک تائب نہ ہوں تو جہنم کا دردناک عذاب ان کیلئے تیار ہے۔

ایک اور ”طائفہ وہابیہ کذابیہ“ ہے جو رشید احمد گنگوہی کے پیروکار ہے وہ کہتا ہے جو شخص اللہ کی وقوع کذب بالفعل کو تسلیم کرے اسے کافر نہ کہا جائے اللہ نہایت بلند ہے اس کی باتوں سے کوئی شبہ نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک ایسا شخص کافر ہے اور دین کی بدیہی باتوں سے انکار کرتا ہے اللہ عزوجل کو وقوع کذب ماننا تمام شرعی اصولوں کے خلاف ہے بلکہ حضور سے پہلے بھی جن انبیاء پر کتابیں اتاری گئی ہیں۔ ان میں بھی یہ بات برحق ہے ایسا عقیدہ رکھنے والے شخص کا ایمان نامقبول ہے۔ ایمان تو یہ ہے کہ خدا کے اصولی احکامات کی تصدیق کی جائے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے یہ اقرار لیتا ہے۔ ”ہم ایمان لائے اللہ پر۔ اس کتاب پر جو ہماری طرف اتاری گئی ہے، ان کتابوں پر جو حضرت ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور بنی اسرائیل کی مختلف شاخوں پر اتاری گئی ہیں جو کتابیں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اتاری گئی ہیں اور اللہ کے دوسرے پیغمبروں پر جو کچھ اتارا گیا ہے ہم ان پر کسی پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے نہ اجتناب کرتے ہیں ہم ان کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہاں یہود و نصاریٰ اسلام کے مخالف ہیں، یہ ان کتابوں پر بھی ایمان نہیں رکھتے جو سابقہ انبیاء کرام پر نازل ہوئی تھیں۔ یہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتے اور تاویلوں سے منہ پھیرتے چلے جاتے ہیں، جھگڑا کرتے رہتے ہیں، عنقریب وقت آنے والا

ہے کہ اللہ آپ کو ان کے شر سے محفوظ رکھے گا، وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

تمام انبیاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جمیع کلام میں سچا ہے کبھی اس نے جھوٹ نہیں کہا حق سبحانہ تعالیٰ سے وقوع کذب مانا ہی نہیں جاسکتا، اگر یہ بات فرضی طور پر بھی مان لی جائے تو تمام انبیاء کرام کی تکذیب ہوگی ایسے انبیاء کرام کو جھٹلانے والوں کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ تمام رسولوں نے اللہ کی تصدیق کی ہے اللہ نے ان انبیاء کو معجزات سے متصف فرمایا۔ ان کے معجزات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرائی، ایک تصدیق فعل کے ساتھ ہے۔ (اس کا اظہار معجزہ ہے) رسولوں نے اللہ کی تصدیق اپنے اقوال سے کی ہے جہتیں جدا ہیں، مقصد ایک ہی ہے ”صاحب موافق“ نے اس مسئلہ کی توضیح کرتے ہوئے مفصل لکھا ہے۔

آج ہندوستان کے گمراہ مولویوں نے ”مسئلہ امکان کذب“ پر گفتگو کرنا شروع کر دی ہے، اللہ پاک ہے برتر ہے بہت بلند ہے مگر یہ لوگ اللہ کی ذات سے امکان کذب کی نسبت کرتے جاتے ہیں بعض آئمہ نے لکھا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو گنہگار کو بھی بخش دے اور عذاب سے مستثنیٰ کر دے۔ اس سند سے اللہ تعالیٰ کے وقوع امکان کذب پر دھوکہ دیتے جاتے ہیں اگر وہ وعید اس آیت یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑی گئی ہو تو بلاشبہ وہ حقیقت مشیت الہی کے ساتھ مقید ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے بیشک اللہ تعالیٰ کافر کو نہیں بخشے گا، مشرک کو نہیں بخشے گا ہاں کفر اور شرک کے علاوہ وہ جسے چاہے بخش دے گا، اگر اللہ تعالیٰ کے کلام نفسی قدیم کی طرف دیکھا جائے تو وہاں اس مطلق کا مقید ہونا یوں ظاہر ہے وہ ایک صفت بسیط ہے تو اس میں قید و

مقید ازل سے ابد تک ہمیشہ جمع ہیں، جن میں کبھی جدائی نہیں ہوتی ہے اگر وحی خداوندی کی طرف نظر کی جائے تو اس میں متعدد آیات جدا جدا ہیں۔ قید و اطلاق الگ الگ ہوں گے مگر ان میں جو مطلق ہے مقید پر معمول ہے جیسا کہ اصول کا قاعدہ ہے ان وجوہ کے ہوتے ہوئے کس طرح تصور ہو سکتا ہے۔ اللہ جل جلالہ کے کذب کا قول خلف و عید کے ماننے والوں پر لازم آئے اور اللہ عز و جل کے کذب کا قول خلف و عید جائز ماننے والوں پر لازم آئے۔ ہم اللہ جل و جلالہ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب ”براہین قاطعہ“ میں لکھا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص رد کر کے شرک ثابت کرتا ہے، رشید احمد مذکور کا یہ کہنا دو وجہ سے باعث کفر ہے۔ ایک وجہ یہ ہے کہ اس کے اسی دعویٰ میں یہ تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، یہ حضور کی شان کو صاف صاف کمتر کرتا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اس نے حضور کے علم کی وسعت کو ماننے کو شرک ٹھہرایا ہے۔ چاروں مذاہب کے آئمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ حضور نبی کریم کی شان گھٹانے والا کافر ہے۔

اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمر و بلکہ صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے حاصل ہے۔ اس کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ کھلا کافر ہے وہ بالاتفاق

کافر ہے، اسلئے کہ یہ جملہ رشید احمد گنگوہی کے اس قول سے بھی زیادہ تنقیص
شان رسول ہے جو بہت بڑا کفر ہے ایسا شخص قیامت تک اللہ کی لعنت اور
غضب میں رہے گا یہ لوگ ایسی آیتہ کریمہ کے سزاوار ہیں (ترجمہ: اے نبی!
ان سے فرما دیجئے کیا یہ لوگ اللہ اس کی آیتوں اس کے رسول سے مذاق
کرتے ہیں، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایسے ایمان کے بعد یہ حکم ہے)

اللہ تعالیٰ بڑا رحم کرنے والا ہے، بڑا احسان کرنے والا ہے۔ اے اللہ
ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھ، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی سنت کے دامن میں ہمارا ہاتھ وابستہ رہے۔ شیطان کے فریب اور
نفس کے وسوسوں سے محفوظ رکھ اور باطل و ہموں سے نجات دے، ہمارا
ٹھکانہ جنت میں ہو۔ اے اللہ ہمارے آقا و مولیٰ سرور انس و جان محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام ہو، سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جو سارے
جہاں کا مالک ہے۔

یہ الفاظ میں نے اپنی زبان سے ادا کئے اور لکھنے کا حکم دیا۔ سید احمد ابن
سید اسماعیل حسینی بزز نجی مفتی شافعیہ مدینہ شریف۔

حضرت مولانا محمد عزیز زریمالکی مغربی اندلسی مدنی تونسہ

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جو اپنی کمال صفات کے ساتھ موصوف ہے ہمارا
یہ دلی اعتقاد ہے اور زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ اس کی شان ہر تاسزا بات
سے منزہ ہے، اس کی پاکیزگی بیان کرنا ہم پر فرض ہے اللہ تعالیٰ درود بھیجے
اپنے نبی پر اپنے منتخب انبیاء پر، اپنے پیارے بندوں پر اور اپنی اس مخلوق پر
جسے وہ پسند کرتا ہے پھر وہ انبیاء جو اسکی مخلوق کیلئے مبعوث ہوئے وہ اس کے

برگزیدہ اور بے عیب پیغمبر ہیں جو شخص اس کی یا اس کے پیغمبروں کی شان میں نقص بیان کرے وہ دنیا میں بھی خوار ہوتا ہے اور آخرت میں بھی رسوا ہوتا ہے اسے قیامت کے دن ذلت آمیز عذاب کا سامنا ہوگا حضور کی آل اور آپ کے صحابہ پر بھی درود ہو جو مخلوق کے راہنما ہیں اور اللہ کے دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو لوگوں تک پہنچانے والے ہیں ان کی وجہ سے دنیا میں شیطان کے جھگڑے اور وسوسے مٹتے رہتے ہیں یہ حضور کے معجزات میں سے ہیں اور یہ سلسلہ ہدایت کئی زمانوں اور برسوں تک جاری رہے گا۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں نے دیکھا ہے کہ ایک پر نور رسالہ مطالعہ میں آیا ہے اس میں ان فرقوں کی رسوائیاں اور ان کی گمراہیاں سامنے آئی ہیں مجھے ایسے بے دین فرقوں کے نظریات پڑھ کر بڑا صدمہ ہوا۔ بڑی حیرت ہوئی ہے کہ شیطان نے اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے ان لوگوں کو آگے کر دیا ہے اور انہیں آراستہ پیراستہ کر کے دنیا میں فتنہ پھیلانے کیلئے آمادہ کر دیا ہے طرح طرح کے کفر گھڑ کر لوگوں میں پھیلاتے ہیں۔ وہ اندھوں کی طرح ان تاریک راہوں پر چل پڑے ہیں، وہ کئی قسم کے کفریات پھیلاتے جاتے ہیں وہ بلندیوں سے لڑکھڑا کر نیچے کی طرف آرہے ہیں یہاں تک کہ خود اللہ کی ذات والا صفات پر طرح طرح کے حملے کرنے لگے ہیں اور نہایت پست الفاظ استعمال کرنے لگے ہیں اللہ کی ذات اور اس کی بات کے علاوہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے؟ مگر وہ اس کی ذات پاک کو بھی نقائص سے متصف کرتے جاتے ہیں ان کی جرات یہاں تک بڑھی ہے کہ وہ تمام رسولوں کے خاتم اور خالص در خالص منتخب رسول کی ذیافت پر بھی حملے کر رہے ہیں جس رسول

کیلئے قرآن نے یہ فرمایا کہ ”آپ عظیم خلق کے مالک ہیں“

ان گمراہ کن نظریات کے خلاف میں نے وہ فتویٰ بھی دیکھا ہے جو اس رسالہ میں لکھا گیا ہے اس رسالہ کے فاضل مصنف نے ان باطل نظریات کا رد کیا ہے انہیں جڑ سے اکھیڑ کر رکھ دیا ہے اس نے حق کی تلوار اور ایمان کے تیروں سے ان کے باطل خیالات کو چھلنی کر کے رکھ دیا ہے ان کی گردنوں اور سینوں پر وہ ضربیں لگائیں ہیں جس سے وہ تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں اب ان کا نام و نشان نہیں رہے گا یہ رسالہ اندھیری رات میں صبح کی روشنی لے کر آیا ہے اس کی درخشندگی کے سامنے کفر و ارتداد کی سیاہیاں نہیں ٹھہر سکتیں۔ خصوصاً ہمارے سامنے وہ تحریر ہے جسے علم کے علم بردار نے منقح اور مہذب کیا ہے حرمین شریفین جیسے پاک اور ستھرے شہروں کے علماء کرام کے سامنے لا رکھا ہے۔

آج حرمین الشریفین (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) میں امام شافعی کے مذہب کے بلند پایہ علماء موجود ہیں جو مشاہیر علماء کے پیشوا ہیں۔ یہاں متحیر کر دینے والے صاحب علم اور پاکیزہ مقاصد کی تکمیل کرنے والے راہنما موجود ہیں، ہمارے شیخ ہمارے استاد سید احمد بزرگ نجی شریف ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا دے اور اپنے احسان کثیر سے نوازے) انہوں نے بھی اس رسالہ کو بحد پسند فرمایا ہے۔ میرے جیسے طالب علم کا کیا مقام ہے میں نہ مرد میدان علم و فضل ہوں نہ شاہراہ کمال کا راہروں۔ میں ان کے سامنے ایسے ہی ہوں جیسے آفتاب کے سامنے چراغ اور عقاب کے سامنے پتنگا ہو۔ اس مقام پر میری رائے کی کیا حیثیت ہے مگر اس عجز و نیاز کے باوجود میرے سامنے اس رسالے کی تائید کرنا اور ان باطل نظریات کے خلاف آواز اٹھانا

نہایت ضروری ہے اگرچہ میں میدان علم و فضل کے شاہسواروں سے بہت دور ہوں ان کی تیز گامی کا مقابلہ نہیں کر سکتا مگر اس امید کے ساتھ کہ شاید مجھے ان شاہسواروں راہ علم و فضل کے چشمہ فیض سے چند قطرے مل جائیں اس گروہ میں کچھ حصہ حاصل کر لوں اور اس سلسلہ عالیہ میں شمار ہو جاؤں جنہوں نے دین کی مدد کی، اپنی تلواروں کو بد دین فتنہ پردازوں کے خلاف استعمال کیا، اللہ تعالیٰ حق کی راہ دکھاتا ہے اور میں اسی سے مدد کا خواستگار ہوں۔

میں اپنے استاد مکرم کی پیروی کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کے اجر میں اضافہ فرمائے، انہوں نے اس مسئلہ پر جو تنقیح فرمائی ہے۔ مطلب بیان کیا ہے اصول طے کئے ہیں اور اس کے نتائج پر اظہار خیال کیا ہے ان پر مفصل گفتگو فرمائی۔ کتاب کو جزئیات پر منطبق کیا ہے ان فرقوں کو قواعد شرعیہ کے ماتحت لایا گیا ہے۔ احکام الہیہ کو موقع محل پر بیان کیا گیا ہے یہ تمام کام ہمارے استادوں راہنماؤں پیشواؤں نے نہایت احسن طریقہ سے سرانجام دیئے ہیں، اب ان میں اضافے کی گنجائش نہیں رہی اور نہ ہی ان میں کوئی شک و شبہ رہ گیا ہے میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ میں بعض نصوص بیان کروں جس سے ان مسائل کی تائید ہو اور اس عمارت کی بنیادیں مضبوط ہوں، اللہ تعالیٰ ہدایت دینے والا ہے۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے وحی آتی ہے یا نبوت کا کوئی حصہ اسے ملا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے بادشاہ اسلام پر اس کا خون حلال ہو جاتا ہے۔ حضرت امام ابن القاسم نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو نبی بنے، اور کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد

ہے خواہ وہ لوگوں کو پوشیدہ دعوت دے یا علانیہ، وہ کفر سے نہیں بچ سکتا۔ ابن رشد نے ایسے شخص کو ظاہر کافر قرار دیا ہے اور ابو المولود خلیل نے ”کتاب التوضیح“ میں یہ بات برملا کہی ہے کہ ایسے شخص کو سلطان اسلام توبہ کرنے سے پہلے قتل کر دے تو بہتر ہے اگر ایسا دعویٰ پوشیدہ کیا جائے تو بھی ایسا شخص مرتد ہو جاتا ہے اسے ایسے پوشیدہ دعویٰ کی علانیہ تردید کرنا چاہئے، اگر ایسا شخص خفیہ طور پر اپنے آپ کو نبی قرار دے مگر علانیہ دعویٰ نہ کرے وہ علیحدگی میں نبی پاک کی بدگوئی کرتا پھرے خاتم النبیین کے بعد کسی قسم کی نبوت کا حصہ دار قرار دے۔ حضور کے نقائص بیان کرے یا بدگوئی کرے وہ بھی حضور کی نبوت کا منکر ہے بلکہ یہ بات حضور کو گالی دینے کے مترادف ہے ایسے تمام لوگوں کیلئے بادشاہ اسلام قتل کا حکم نافذ کرے۔

ابو بکر بن المنذر فرماتے ہیں کہ علمائے اسلام کا اس فیصلے پر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیص شان کرے، اسے سزائے موت ہونی چاہئے۔ حضرت امام مالک، حضرت لیث، حضرت احمد اور حضرت اسحاق بھی اسی قول کے قائل ہیں اور موید ہیں یہی مذہب امام شافعی کا ہے۔ امام محمد بن حنون نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہے یا ان کی شان میں نقائص بیان کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اس پر عذاب الہی نازل ہو گا اور تمام امت کے نزدیک اس کیلئے سزائے موت ہے اس کے کافر اور معذب ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا۔

امام مالک کے نصوص میں (ان سے ابن القاسم، ابو مصعب اور ابن ابی اوئیس اور مطرف نے روایت کی ہے) یہ بات واضح کی گئی ہے امام مالک سے ہی عمدہ ترین کتابوں میں نقل کیا گیا ہے (جن میں کتاب ابن حنون، مبسوط،

عستبہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہ ہیں) کہ جو شخص کسی نبی کو برا کہے یا عیب لگائے یا حضور کی تنقیص شان کرے اس کا حکم یہی ہے کہ سلطان اسلام اسے قتل کر دے ایسے شخص کی توبہ بھی قابل قبول نہیں ہوگی۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے نص میں فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کے حکم میں یہ بات بھی داخل ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی فرمان سے انکار کرنے والا یا کسی قسم کا نقص بیان کرے آپ کی شان کے منافی بات کر کے آپ کے مرتبہ، شرف نسب یا علم وزہد میں کسی قسم کا عیب بیان کرے تو وہ بھی کافر اور مرتد ہو جائے گا۔ بادشاہ اسلام پر واجب ہے کہ ایسے شخص کی گردن اڑا دے۔ یاد رہے کہ امام مالک کا یہ فیصلہ تنقیص شان مصطفیٰ اور انبیاء کرام کیلئے ہے اسی پر ہمارے اسلاف کا رہنما رہے ہیں۔ جمہور علمائے کرام کا یہی متفقہ فیصلہ ہے کہ ایسا شخص توبہ بھی کرے پھر بھی اس کا قتل کرنا ضروری ہے کیونکہ اس نے ایسے کفر کا ارتکاب کیا ہے جس کی مثال دوسری کفریات میں نہیں ہے۔ (کفر تو توبہ سے زائل ہو جاتا ہے مگر اس نے اہل ایمان کے خلاف حقوق العباد میں جرم کیا ہے اس کی سزا تو قتل ہی ہے وہ توبہ کرنے سے معاف نہیں ہو سکتی۔) جس طرح کوئی قاتل قتل کرنے کے بعد ڈاکہ ڈال کر لوگوں کے گھر تباہ کرنے کے بعد کئی جانوں کو ختم کرنے کے بعد صرف اتنا کہہ دے کہ میں نے توبہ کی ہے تو وہ سزا سے نہیں بچ سکے گا) اسی طرح حضور نبی کریم کی شان میں گستاخی کرنے یا نقائص بیان کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ اس کا معافی مانگنا، رجوع کرنا بے فائدہ ہے اس نے توبہ خواہ گرفتاری سے پہلے کی ہو یا بعد، یہ توبہ قابل قبول نہیں ہوگی۔

قابسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے شان مصطفیٰ میں

نقائص بیان کرنے والے کی سزا موت ہے اسے بادشاہ اسلام قتل کرے گا۔
ایسا ہی امام ابن ابی زید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ امام حنون نے لکھا ہے کہ اس
کی توبہ اسے قتل کرنے سے نہیں بچا سکتی۔ ہاں توبہ سے اللہ کی معافی کا خواستگار
ہونا اس کا ذاتی معاملہ ہے وہ اس کے ہاں معافی کا خواستگار ہو، مگر اس نے
حقوق العباد میں جو جرم کیا ہے اس کی سزا تو قتل ہی ہے امام عیاض رحمۃ اللہ
علیہ نے اس کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اللہ
تعالیٰ کا حق ہے ان کی وجہ سے ان کی امت کا حق ہے توبہ سے امت کا حق
ساقط نہیں ہو سکتا، جیسے بندوں کے حقوق صرف توبہ کرنے سے ساقط نہیں
ہو سکتے۔ علامہ خلیل نے ان تمام اقوال کو اختصار سے بیان کرتے ہوئے لکھا
ہے کہ اگر کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہا جائے یا طعن کیا جائے یا لعنت کا لفظ استعمال کیا
جائے یا پہلو بچا کر توہین کی جائے یا بلا وجہ عیب لگایا جائے تہمت لگائی جائے
الزام تراشی کی جائے یا ان کے حقوق کو ہلکا سمجھا جائے یا کسی طرح نبی کریم کے
مرتبہ یا زہد یا علم کو گھٹانے کی کوشش کی جائے جو ان کی طرف کوئی ایسی بات
منسوب کی جائے جس سے ان کی شان پر حرف آتا ہو یا خدمت کے طور پر
کوئی جملہ کہہ دیا جائے تو اس کی سزا قتل ہے توبہ سے یہ جرم معاف نہیں ہو سکتا۔
شارحین نے اس حدیث میں لکھا ہے کہ حاکم یا بادشاہ اسلام کا ایسے
شخص کو صرف سزا کیلئے قتل کرنا ضروری نہیں بلکہ اس کا گستاخی کرنے کے
توبہ کرنا یا مکر جانا بھی قابل قبول نہیں وہ سزا نہیں وہ حقوق مصطفیٰ کے تحفظ
کیلئے واجب القتل ہے۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کفریہ کلمات
کے بیان میں لکھا ہے وہ شخص بھی کافر ہے جو امور شریعت میں انبیاء کے
خلاف خفیف بات کرتا ہے ان کو جھٹلاتا ہے یا ان کے نقائص بیان کرتا ہے وہ

اپنے زعم میں علمی اعتبار سے کتنا ہی سچا ہو مگر وہ توہین انبیاء سے نہیں بچ سکے گا وہ باجماع امت کافر ہے۔

ایسے ہی جو شخص حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ حیات میں یا بعد از وصال کسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا دوسرے کو نبی تسلیم کرتا ہے یا وہ کہے کہ میں ریاضت اور عبادت کرتے کرتے نبوت حاصل کر لوں گا۔ علامہ خلیل نے فرمایا جو حضور کی نبوت میں کسی کو شریک مانے یا حضور کے بعد کسی نبوت کے ملنے کا دعویٰ کرے یا اپنی نبوت کا دعویٰ کرے یا اپنی طرف وحی آنے کی بات کرے وہ بھی کافر ہے، اگرچہ مدعی نبوت نہ بھی ہو، مگر وحی کے آنے کا دعویٰ کرے تو کافر ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا ایسے تمام کے تمام کافر ہیں مرتد ہیں یہ دانستہ یا نادانستہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں اس لئے کہ حضور نے فرمایا ہے وہ خاتم النبیین ہیں، وہ ساری مخلوقات اور سارے جہانوں کیلئے بھیجے گئے ہیں اور تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے یہ کلام ظاہر علم و خرد پر پورا اترتا ہے اس میں تاویلیں اور دلیلیں دینا درست نہیں ہے۔ یہ تخصیص تمام طبقوں کیلئے ہے کوئی طبقہ شک و شبہ کا اظہار نہیں کر سکتا۔ یہ بات ایمان کی رو سے یقین کی رو سے قرآن و حدیث کی رو سے اجماع امت کی رو سے بلا شک و شبہ درست ہے ہمارے سردار ابراہیم لقانی نے کیا خوب کہا ہے۔

یہ فضل خاص سرور کونین کو دیا
حق نے کہ ان کو خاتم جملہ رسل کیا
بعثت کو ان کی عام کیا ان کی شرع پاک
زائل نہ ہو گی دہر کو جب تک رہے بقا۔

اسی طرح ہمیں یقین ہے جو انبیاء کرام کی توہین میں باتیں کرے وہ کافر ہے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو باطل ٹھہرایا ہے، ساری امت رسول کے اجماع کو باطل ٹھہرایا ہے، اس نے شریعت کے احکام کو باطل ٹھہرایا ہے اس لئے ہم یقین کرتے ہیں کہ ایسا شخص کافر ہے دو جہانوں میں کسی نبی سے دوسرے شخص کو افضل بنائے تو وہ بھی کافر ہے وہ بھی شان انبیاء کرام کی تنقیص کرتا ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے ابن حبیب، ابن حنون، ابن القاسم، ابن الماحضون ابن عبدالحکم نے روایت کو بیان فرمایا ہے کہ جو شخص انبیاء علیہم السلام سے کسی ایک کو بھی برا کہے یا ان کی شان و عظمت کو گھٹائے اس کیلئے سزائے موت ہے اور سلطان وقت کو اسے تختہ دار پر لٹکا دینا چاہئے اس کی توبہ نہ لی جائے۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کی تنقیح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انبیاء کرام کے اعتقادات توحید، ایمان، وحی کے متعلق کامل ایمان ہونا چاہئے یہ پاک اور منزہ ہوتے ہیں۔ ان امور کے علاوہ باقی امور کے متعلق اور عقائد کے متعلق یہ ایمان رکھنا چاہئے کہ وہ ہر بات پر یقین سے بھرے ہوئے ہیں وہ دین و دنیا کے تمام امور کی معرفت کو جانتے ہیں کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں۔

حضور کا علم غیب جاننا یقینی امر ہے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات سے ہے، آپ جو کچھ ہونے والا ہے ایک ایک چیز کو جانتے ہیں، حضور کے علوم غیبیہ ایسے سمندر ہیں جنگی گہرائی اور وسعت تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اس کا اندازہ لگانا کسی کے بس میں نہیں ہے جن آیات میں یہ بات

بیان کی گئی ہے کہ اگر میں غیب جانتا تو بہت کچھ کر لیتا۔ بہت سی بھلائی جمع کر لیتا، یہ آپ کے علم کی نفی نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کے انعام کا اظہار ہے کہ میں بذات خود نہیں بلکہ اللہ کے عطا کردہ غیوب سے واقف ہوں۔ خداوند تعالیٰ نے حضور پر بے شمار غیبوں کے خزانے کھول دیئے ہیں اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ میں غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ بندوں کو اس سے واقف کرتا ہوں۔ قاضی عضد الدین نے اپنی کتاب ”العقائد“ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہل اور کذب سے پاک ہے۔

علامہ جلال الدین دوانی نے اس کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے خلف وعید کے جائز ہونے پر جو شخص اس آیت سے سند لیتا ہے وہ جاہل ہے تاواقف ہے وعید کی تمام آیات بعض شرائط سے مشروط ہوتی ہیں جن سے دوسری آیات اور احادیث سے وضاحت ملتی ہے اگر ایسا عقیدہ رکھنے والا اپنے عقیدہ پر اصرار کرے اور اس پر جمار ہے تو بہ نہ کرے اس حالت میں اس پر عذاب ہوگا اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وعید و تخویف تو وہ غلط نظریہ پر ہے۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ابن حبیب اور اصبع بن خلیل سے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک ناپاک بے دین نے حضور کی تنقیص کی تھی شان الہی میں بھی تنقیص کی تھی آپ نے فرمایا جس اللہ کی ہم عبادت کرتے ہیں اس کو گالی دی جائے تو اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہے؟ اور ہم ان سے انتقام نہ لیں تو ہم سے برا کون ہے تو ہماری عبادت کی کیا حیثیت ہے۔

انشریعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”معیار“ میں لکھا ہے۔ ابن ابی زید نے بتایا کہ خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی بدگوئی کی تو

عراق کے علماء کرام نے اسے کوڑے مارنے کا فتویٰ دیا تھا۔ امام مالک رضی اللہ عنہ خلیفہ ہارون رشید سے یہ بات سن کر مشتعل ہو گئے اور فرمایا - اے امیر المومنین جب حضور ہی کی توہین کی جائے تو پھر ہماری زندگی میں کیا رہ گیا پھر یہ امت کیسی ہے؟ امت کی زندگی کیسی، جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرے اس کو کوڑوں کی سزا نہیں قتل کرنا چاہئے ہاں جو صحابہ کی اہانت کرے گا اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے اعمال کی توفیق دے اپنے محبوب کی پیروی کی توفیق دے ہمیں کج روی، بدعتوں اور لغزشوں سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم امید رکھتے ہیں کہ اس نے اپنے عدل و انصاف سے جتنی وعیدیں فرمائی ہیں ہمیں ان سے محفوظ رکھے۔ اس کا صدقہ قیامت کے دن حضور کی شفاعت نصیب ہو۔ حضور تمام انبیاء اور رسل کے خاتم ہیں، ان پر کروڑوں درود ہوں، لاکھوں سلام ہوں، ان کی آل پر ان کے اصحاب پر سلام ہو، وہ راہمائے اسلام ہیں قیامت تک ان کے احسانات جاری رہیں گے میں اپنے اللہ سے معافی کا خواستگار ہوں۔

عاجز بندہ محمد عزیز وزیر جس کے آباء و اجداد شہر اندلس کے رہنے والے تھے اور تیونس میں پیدا ہوا، مدینہ طیبہ میں قیام کیا بفضل خدا خاک مدینہ میں ہی دفن ہونے کا خواہاں ہوں، مرقوم ۵ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ

حضرت فاضل عبد القادر توفیق شبلی طرابلسی حنفی مدرس مسجد نبوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں ایک اللہ کو درود و سلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ان کی آل پر ان صحابہ پر ان کے پیروں پر ان کے نام لیواؤں پر۔

حمد و صلوة کے بعد یہ بات تحقیق کے ساتھ ثابت ہو گئی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انیسٹھوی، اشرف علی تھانوی اور ان کے ساتھ والے ان کے پیلے جانے ان کے خیالات ہمارے سامنے آئے وہ تمام کافر اور مرتد ہیں۔ حاکم وقت کا فرض ہے ایسے لوگوں کو قتل کر دے اگر سلطان وقت کا حکم ہندوستان میں نہ چلے تو علمائے اسلام کا فرض ہے کہ اپنی تحریروں، رسالوں، کتابوں، مجالس و عظ میں ان کفریہ کلمات سے عوام کو آگاہ کریں۔ ان کے کفر کی جڑ کاٹ دینی چاہئے اس طرح سے کہ ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا میں سرایت نہ کرنے پائے۔ ہم نے تحقیق اور ثبوت کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہوتا ہے اور یہ راستہ بڑا دشوار ہوتا ہے ہمارے راہنما عالم دین نے اس وقت تکفیر کی ہے جب انہیں تکفیر کا ثبوت مل گیا، انہیں نور نبوت سے یہ توفیق حاصل ہوئی۔ صحابہ کرام اور آئمہ مجتہدین کے دلائل پر اعتماد حاصل ہوا۔ انہوں نے صرف اندازے اور قیاس سے یہ فتویٰ نہیں دیا ہم غلط رائے قائم کرنے سے اجتناب کرتے ہیں اور قیامت کے دن کے محاسبے سے ڈرتے ہیں۔ غلط بیانی کرنے والوں کی قیامت کے دن آنکھیں پھوٹ جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ درود بھیجے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل پر ان کے صحابہ پر۔

بندہ ضعیف عبدالقادر توفیق شلمی طرابلسی نے مسجد نبوی مدینہ منورہ میں یہ تفریط کہی اور اپنے سامنے لکھنے کا حکم دیا۔

حضورِ عالمِ محبوبِ ربِّ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے
میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں

تہدِ ایمان

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی
قدس سرہ العزیز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد
المرسلين خاتم النبيين محمد وآله واصحابه اجمعين
الى يوم الدين بالتبجيل وحسبنا الله ونعم الوكيل۔

مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ دست بستہ عرض

پیارے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو اور آپ کے صدقے میں اس ناچیز، کثیر
السیئات کو دین حق پر قائم رکھا اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
سلم کی سچی محبت عظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے، آمین یا ارحم
الراحمین۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاحِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۖ لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ
وَرَسُولِهِ ۚ وَتُعَزِّدُوهُ وَتُوقِرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

”اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دینا اور ڈر سنانا تاکہ
اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر

کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔“
مسلمانو! دیکھو دین اسلام بھیجنے، قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک
و تعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے :

اول یہ کہ لوگ اللہ و رسول پر ایمان لائیں۔

دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

سوم یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو! ان تینوں جلیل باتوں کی جلیل ترتیب تو دیکھو، سب میں پہلے ایمان کو
فرمایا اور سب میں چھپا پنی عبادت کو اور پہچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ

وسلم کی تعظیم کو اس لئے کہ بغیر ایمان تعظیم کا رآمد نہیں بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پر سے دفع اعتراضات کا فرمان لائیں میں تصنیفیں کر چکے، لکچر دے

چکے مگر جبکہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوتی، دل میں حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے، پھر جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی

تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادت الہی میں گزارے، سب بیکار و مردود ہے بہتیرے جوگی اور

ماہب ترک دنیا کر کے اپنے طور پر ذکر و عبادت الہی میں ہیں بلکہ ان میں بہت

دہ ہیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر از انجا کہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ اصلاً قابل قبول بارگاہ الہی نہیں اللہ عزوجل

سورہ الفتح ۹

ایسوں ہی کو فرماتا ہے وَقَدْ مَنَّا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ حَبَآءً
مَسْنُونًا ”جو کچھ اعمال انہوں نے کئے ہم نے سب برباد کر دئے“ ایسوں ہی کو فرماتا
ہے عَامِلَةٌ تَأْتِي سَبَّةً تَصْلِي نَارًا حَامِيَةً عمل کریں، مشتقتیں بھریں اور بدلہ
کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں پیٹھیں گے، والعیاذ باللہ تعالیٰ، مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مدارِ ایمان و مدارِ نجات و مدارِ قبولِ اعمال ہوئی یا نہیں، کہو ہوئی
اور ضرور ہوئی۔

تمہارا رب غرورِ جل فرماتا ہے

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ
وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا
وَمَسَاجِدُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ
فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ ۖ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

”اے نبی! تم فرمادو کہ اسے لوگو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے
بھائی، تمہاری بیبیاں، تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس
کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر
تم کو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے
زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ
بجھکوں کو راہ نہیں دیتا۔“

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہاں میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ
رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہِ الہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دیگا،
اسے عذاب الہی کے انتظار میں رہنا چاہئے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہاری رائے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَا يَوْمُنَ أَحَدٌ كَرَحَتِي أَوْ كُونِ

سُورَةُ التَّوْبَةِ ۝ ۹

احب الی من والده وولده والناس اجمعین " تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جس تک میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے، ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانو کہو! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدارِ ایمان و مدارِ نجات ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کر لیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم عظمت ہے۔ ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت ہے۔ بھائیو! خدا ایسا ہی کہے مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

الْحَسْبُ أَحْسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۚ

"کیا ہوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔"

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی اذعانے مسلمان پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا۔ ہاں ہاں سنتے ہو! آزمائے جاؤ گے، آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان بھڑو گے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی واقعی ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں؟ ابھی قرآن و حدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم، تو اس کی آزمائش کا یہ صریح

سہ پٹہ ۱۳، سورہ العنکبوت۔

طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے مکان، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشند، جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ۔ پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو نہ اس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تمہارا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جیسے عملے پر کیا جائیں، کیا بہتیرے یہودی جیسے نہیں پہنتے؟ علمائے نہیں باندھتے؟ اس کے نام و علم و ظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پادری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضورؐ کے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نہی یا اسے ہر برے سے بدتر بُرا نہ جانا یا اسے بُرا کہنے پر بُرا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پروائی نہائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو لہذا اب تم ہی انصاف کرو کہ تم ایمان کے امتحان قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دُور نکل گئے۔ مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگوئی و قہر کی وقعت کر سکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو، لہذا اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی بات سنو۔ بکھودہ کیوں کر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے، دیکھو :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

marfat.com

Marfat.com

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ
حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ
أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ
الْإِيمَانَ وَأَتَدَّهَمُ رُوحٌ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ رِضَى اللَّهِ عَنْهُمْ
وَرْضَوْا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

”تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں
الیسوں کی محبت آنے والے جنہوں نے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کی
چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں، یہ ہیں وہ لوگ جن
کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد
فرمائی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ ہیں
گے ان میں، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہی لوگ اللہ والے ہیں
سنلے، اللہ والے ہی مراد کو پہنچے“

اس آیت کرمیہ میں صاف فرمادیا کہ جو اللہ یا رسول کی جناب میں گستاخی کرے،
مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا، جس کا صریح یہ مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے
وہ مسلمان نہ ہوگا۔ پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح ارشاد فرمایا کہ باپ، بیٹے، بھائی، عزیز
سب کو گنا یا یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں معظّم یا کیسا ہی تمہیں بالطبع محبوب ہو ایمان ہے
تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے اس کی وقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان
نہ رہو گے مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لئے بس تھا مگر دیکھو وہ تمہیں
اپنی رحمت کی طرف بلاتا اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دلاتا ہے کہ اگر اللہ و رسول کی عظمت کے
آگے کسی سپاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہو سکیں گے۔
اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا جس میں انشاء اللہ تعالیٰ
حسن خاتمہ کی بشارت جلیبہ۔ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ روح القدس

سے تمہاری مدد فرمائے گا۔ ۳۔ تمہیں ہمیشگی کی نعمتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے ہنریں ہیں۔ ۴۔ تم خدا کے گردہ کہلاؤ گے، خدا والے ہو جاؤ گے۔ ۵۔ منہ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کر وڑوں درجے افزوں۔ ۶۔ حب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہو گا۔ ۷۔ یہ کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی، بندے کے لئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

مسلمانو! خدا لگتی کہنا اگر آدمی کر وڑ جائیں رکھتا بھادروہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نشانہ کر دے تو واللہ کہ منت پائیں، پھر زید و عمرو سے علاقہ تعظیم و محبت یک لخت قطع کر دینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ قرآن کریم کی عادت کر یہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے کہ جو پست بہت نعمتوں کی لالچ میں نہ آئیں سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں وہ عذاب بھی سن لیجئے :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَلَا إِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ
إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ط وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَمِنْهُمْ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

” اے ایمان والو! اپنے باپ اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو ان سے رفاقت کریں اور وہی لوگ شتمکار ہیں“ اور فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ
أَوْلِيَاءَ (الفرقان، سورہ التوبہ) تَسِرُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ

سورہ التوبہ ۹ سورہ التوبہ

بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ
سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ (الی قولہ تعالیٰ) لَنْ تَنْفَعَكُمُ أَرْحَامُكُمْ وَلَا
أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَا بَيْنَكُمُ ۝ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ ۝

”اے ایمان والو! میرے! اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم چھپ کر ان سے
دوستی کرتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو اور تم میں
جو ایسا کرے گا وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا، تمہارے رشتے اور تمہارے
بچے تمہیں کچھ نفع نہ دیں گے قیامت کے دن تم میں اور تمہارے پیاروں
میں جدائی ڈال دے گا کہ تم میں ایک دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا اور اللہ تمہارے
اعمال کو دیکھ رہا ہے“

اور فرماتا ہے :

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

”جو تم میں ان سے دوستی کرے گا تو بیشک وہ ان ہی میں سے ہے، بیشک
اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو“

پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا، اس
آیہ کریمہ نے بالکل تصنیف فرمادیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ بھی ان ہی میں سے ہے،
ان ہی کی طرح کافر ہے۔ ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا، اور وہ کوڑا بھی
یاد رکھیے کہ تم چھپ چھپ کر ان سے میل رکھتے ہو اور میں تمہارے چھپے ظاہر سب کو خوب
جانتا ہوں۔ اب وہ رسی بھی سن لیجئے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس
میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ ۝

۝ وہ جس سے رسول اللہ تعالیٰ کو ہراس دینے والے ہیں، ان کے لئے عذاب دردناک ہے۔ ۝

”وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں، ان کے لئے
درناک عذاب ہے۔“

اور فرماتا ہے :

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۖ

”بیشک جو لوگ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ
کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار
کر رکھا ہے۔“

اللہ عزوجل ایذا سے پاک ہے اسے کون ایذا دے سکتا ہے مگر حبیب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذا فرمایا۔ ان آیتوں سے اس شخص پر جو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگوئیوں سے محبت کا برتاؤ کرے، سات کوڑے ثابت ہوتے۔
۱۔ وہ ظالم ہے۔ ۲۔ گمراہ ہے۔ ۳۔ کافر ہے۔ ۴۔ اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ۵۔
وہ آخرت میں ذلیل و خوار ہوگا۔ ۶۔ اس نے اللہ واحد قہار کو ایذا دی۔ ۷۔ اس پر دونوں
جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اے مسلمان اے مسلمان اے امتی سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا را
ذرا انصاف کر، وہ سات بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت ترکِ علاقہ کر دینے پر ملتے
ہیں کہ دل میں ایمان جم جائے اللہ مددگار ہو، جنت مقام ہو، اللہ والوں میں شمار ہو، مرادیں
ملیں، خدا تجھ سے راضی ہو تو خدا سے راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں جو ان لوگوں سے تعلق
لگا رہنے پر پڑیں گے کہ ظالم گمراہ کافر جہنمی ہو، آخرت میں خوار ہو، خدا کو ایذا دے، خدا
دونوں جہان میں لعنت کرے۔ مہیات مہیات کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سات اچھے ہیں، کون
کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں، مگر جہانِ برادر! خالی یہ کہہ دیتا تو کام نہیں دیتا
وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ابھی آیت سن چکے اَللّٰهُمَّ احْسِبِ النَّاسَ، کیا اس بھلاؤ
میں ہو کہ اس زبان سے کہہ کر چھوڑ جاؤ گے امتحان نہ ہوگا ؟

سورہ احزاب، سورہ الاحزاب۔

ہاں یہی امتحان کا وقت ہے!

دیکھو یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تمہاری جانچ ہے۔ دیکھو وہ فرما رہے کہ تمہارے رشتے علاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے، مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو۔ دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ میں غافل نہیں، میں بے خبر نہیں، تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں، تمہارے اقوال سن رہا ہوں، تمہارے دلوں کی حالت سے خبردار ہوں، دیکھو بے پروائی نہ کرو، پرانے پیچھے اپنی عاقبت نہ بگاڑو، اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل ضد سے کام نہ لو، دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے، اس کے عذاب سے کہیں بچاؤ نہیں، دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے، بے اس کی رحمت کے کہیں بچاؤ نہیں، دیکھو اور گناہ توڑے گناہ ہوتے ہیں جن پر عذاب کا استحقاق ہو مگر ایمان نہیں جاتا، عذاب ہو کر خواہ رب کی رحمت حبیب کا شفاعت سے بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائے گا یا ہو سکتا ہے مگر یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا مقام ہے ان کی عظمت ان کی محبت مدار ایمان ہے قرآن مجید کی آیتیں سن چکے کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ دیکھو جب ایمان گیا پھر اصلاً ابداً یا ذنک کبھی کسی طرح ہرگز اصلاً عذاب شدید سے رہائی نہ ہوگی گستاخی کرنے والے جن کا تم یہاں کچھ پاپس لحاظ کرو وہاں اپنی بھگت رہے ہونگے تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں، پھر ایسوں کا لحاظ کر کے اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غضب جبار و عذاب نار میں پھنسا دینا کیا عقل کی بات ہے۔ اللہ ذرا دیر کو اللہ و رسول کے سوا سب این واں سے نظر اٹھا کر آنکھیں بند کرو اور گردن جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحد قہار کے سامنے حاضر سمجھو ورنہ خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت بلند عزت رفیع وجاہت جو ان کے رب نے انہیں بخشی اور ان کی تعظیم ان کی توقیر پر ایمان و اسلام کی بناء رکھی اسے دل میں جھکا کر انصاف و ایمان سے کہو کیا جس نے کہا کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسا نفس قطعاً ہے؟ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی نہ کی، کیا اس نے ابلیس لعین

کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اقدس پر نہ بڑھایا کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وسعت علم سے کافر ہو کہ شیطان کی وسعت علم پر ایمان نہ لایا۔ مسلمانو
 خود اسی بدگو سے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم میں شیطان کے ہمسر دیکھو! تو وہ برا مانتا ہے یا
 نہیں حالانکہ اسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا بلکہ شیطان کے برابر ہی بتایا پھر کم کہنا کیا
 توہین نہ ہوگی اور اگر وہ اپنی بات پلنے کو اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعاً ناگوار
 مانے گا تو اسے چھوڑیے اور کسی معظّم سے کہہ دیجئے اور پورا ہی امتحان مقصود ہو تو کیا کچھری میں
 جا کر آپ کسی حاکم کو ان ہی لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ دیکھئے! ابھی ابھی کھلا جاتا ہے کہ
 توہین ہوئی اور بیشک ہوئی پھر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا کفر نہیں، ضرور ہے
 اور بالیقین ہے۔ کیا جس نے شیطان کی وسعت علم کو نص سے ثابت مان کر حضور اقدس
 صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسعت علم مانتے والے کو کہا تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت
 کرتا ہے اور کہا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اس نے ابلیس لعین کو خدا کا شریک
 مانا یا نہیں؟ ضرور مانا کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لئے ثابت کرنا شرک ہوگی وہ جس کسی
 کے لئے ثابت کی جائے قطعاً شرک ہی رہے گی کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا، جب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ وسعت علم مانی شرک ٹھہرائی جس میں کوئی حصہ ایمان
 کا نہیں تو ضرور اتنی وسعت خدا کی وہ خاص صفت ہوئی جس کو خدائی لازم ہے جب توہنی کے
 لئے اس کا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور اس نے وہی وسعت وہی صفت خود اپنے منہ ابلیس
 کے لئے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرا دیا۔ مسلمانو کیا یہ اللہ عزوجل
 اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں کی توہین نہ ہوئی؟ ضرور ہوئی۔ اللہ کی توہین
 تو ظاہر ہے کہ اس کا شریک بنایا اور وہ بھی کسے؟ ابلیس لعین کو! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی توہین یوں کہ ابلیس کا مرتبہ اتنا بڑھا دیا کہ وہ تو خدا کی خاص صفت میں حصہ دار ہے
 اور یہ اس سے ایسے محروم کہ ان کے لئے ثابت مانو تو مشرک ہو جاؤ۔ مسلمانو! کیا خدا و
 رسول کی توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور ہے۔ کیا جس نے کہا کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو
 اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و عینون بلکہ

جميع حيوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیا اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صریح
گالی نہ دی؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم غیب دیا گیا تھا جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے
کو حاصل ہے!

مسلمان! مسلمان! اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی! تجھے اپنے دین و
ایمان کا واسطہ، کیا انٹرنیشنل گالی کے صریح گالی ہونے میں تجھے کچھ شبہ گزر سکتا ہے؟ معاذ اللہ
کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو کہ اس شدید گالی
میں بھی ان کی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے تو خود ان ہی بدگو یوں سے
پوچھ! دیکھ کہ آیا تمہیں اور تمہارے استادوں، پیرو یوں کو کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں! تجھے
اتنا ہی علم ہے جتنا سور کو ہے، تیرے استاد کو ایسا ہی علم تھا جیسا کہتے کو ہے، تیرے پیر کو
اسی قدر علم تھا جس قدر گدھے کو ہے، یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ اد علم میں اتنا گدھے کہتے،
سور کے ہمسر دلوں کیو تو وہ اس میں اپنی اور اپنے استاد پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں؟ قطعاً
سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سر ہو جائیں، پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ ان کے حق میں توہین و کسر
شان ہو، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو، کیا معاذ اللہ ان کی عظمت ان سے
بھی گہری گزری ہے؟ کیا اسی کا نام ایمان ہے؟ حاش! حاش! کیا جس نے کہا کیونکہ
ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو
عالم الغیب کا جادوے، پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ اں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر
علم غیب کو منجمد کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی
قد و صیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے؟ اور اگر التزام نہ کیا جادوے تو نبی
غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے، انتہی! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جانوروں
پاکڑوں میں فرق نہ جاننے والا حضور کو گالی نہیں دیتا، کیا اس نے اللہ عزوجل کے کلام کا صراحتاً
رد و ابطال نہ کر دیا، دیکھو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ

”اے نبی! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے“
یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے ”وَإِنَّهُ لَدُوْعٌ عَلِيمٌ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ“
”بیشک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے“ اور فرماتا ہے ”وَبَشِّرُوهُ بِخَلْمِ
عَلَيْهِمْ“ علامہ کے ابوہریرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک علم والے لڑکے اسحق علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی بشارت دی ”اور فرماتا ہے وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا“ ہم نے خضر کو اپنے
پاس سے ایک علم سکھایا ”وغیرہ آیات، جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام والثناء میں گنا۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجئے اور علم غیب کی جگہ مطلق علم،
جس کا ہر جو پائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھئے کہ اس بدگوئے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
سلم کی تقریر کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا
ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی ذات مقدسہ
پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقول خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض
علم ہے یا کل علوم اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیاء کی کیا تخصیص ہے ایسا
علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص
کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم کہا جائے، پھر اگر خدا اس کا التزام
کرے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس
امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر
التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے، اور اگر تمام علوم مراد ہیں
اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے
انتہی۔

پس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں مسلمانو! دیکھا
کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل و علا

۱۔ پل ۲۷ سورہ یوسف - ۲۔ پل ۱۹ سورہ التہویات - ۳۔ پل ۲۰ سورہ الکہف - ۴۔ پل ۲۱ سورہ الفجر

کے کلاموں کو بھی باطل و مردود کر دیا۔ مسلمانوں جس کی جرأت یہاں تک پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے ملا دے اور ایمان و اسلام و انسانیت سب سے آنکھیں بند کر کے صاف کہہ دے کہ نبی اور پادشاهوں میں کیا فرق ہے، اس سے کیا تعجب کہ مخالفانہ کلاموں کو رد کرے، باطل بتائے، پس پشت ڈالے، زیر پاٹے بلکہ جو یہ سب کچھ کلام اللہ کے ساتھ کر چکا وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گالی پر جرأت کر سکے گا مگر ہاں اس سے دریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ و آپ کے اساتذہ میں جاری ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر ہے تو کیا جواب؟ ہاں ان بدگوئیوں سے کہو! کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جاری کی، خود اپنے آپ سے اس دریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ صاحبوں کو عالم فاضل مولوی ملاچتیں چناں فلاں فلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات و بہائم مثلاً کتے سورہ کو کوئی ان الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا۔ ان مناصب کے باعث آپ کے اتباع و اذنا آپ کی تعظیم و تکریم توقیر کیوں کرتے دست و پا پر بوسہ دیتے ہیں اور جانوروں مثلاً اُٹو، گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں دیتا؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ کل علم تو قطعاً آپ صاحبوں کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص؟ ایسا علم تو اُٹو، گدھے، کتے، سورہ سب کو حاصل ہے تو چاہیے کہ ان سب کو عالم و فاضل و چینس و چناں کہا جائے۔ پھر اگر آپ اس کا التزام کریں کہ ہاں ہم سب کو علماء کہیں گے تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو، گدھے، کتے، سورہ سب کو حاصل ہو وہ آپ کے کمالات سے کیوں ہوا؟ اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے، کتے، سورہ میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ فقط

مسلمانو! یوں دریافت کرتے ہی بعونہ تعالیٰ صاف کھل جائے گا کہ ان بدگوئیوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی صریح شدید گالی دی اور ان کے رب عزوجل کے قرآن مجید کو جا بجا کیسا رد و باطل کر دیا۔ مسلمانو! خاص اس بدگو اور اس کے ساتھیوں سے پوچھو، ان پر خود ان کے اقرار سے قرآن عظیم کی یہ آیات چسپان ہوئیں یا نہیں؟

تمہارا رب غرور میں فرماتا ہے :

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ أُذُنٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلَّغْنَا أَصْلَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ٥

” اور بیشک ضرور ہم نے جہنم کے لئے پھیلا رکھے ہیں، بہت سے جن اور آدمی ان کے وہ دل ہیں جن سے حق کو نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جن سے حق کا راستہ نہیں سوچتے اور وہ کان جن سے حق بات نہیں سنتے، وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بہکے ہوئے وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں “

اور فرماتا ہے :

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلَّغْنَا سَبِيلَهُ ٦

” بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا تو اس کا ذمہ لے گا یا تجھے گمان ہے کہ ان میں بہت سے کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے، بلکہ وہ تو ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں “

ان بدگویوں نے چوپایوں کا علم تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم کے برابر مانا۔ اب ان سے پوچھئے کیا تمہارا علم انبیاء یا خود حضور سید الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے برابر ہے، ظاہراً اس کا دعویٰ نہ کریں گے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپایوں سے برابری کر دی، آپ تو دوپائے ہیں برابری ماننے کی شکل ہے، تو یوں پوچھئے تمہارے استادوں پیروں، ملانوں میں کوئی بھی ایسا گنہگار جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو، آخر کہیں تو فرق نکالیں گے تو ان کے وہ استاد وغیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپایوں

کے برابر ہوئے اور یہ ان سے علم میں کم ہیں۔ جب تو ان کی شاگردی کی اور جو ایک مسادہ سے کم ہو دوسرے سے بھی ضرور کم ہوگا تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رو سے چوپایوں سے بڑھ کر گمراہ ہوئے اور ان آیتوں کے مصداق ٹھہرے **كَذَلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ** ۱۰

مسلمانو! یہ حالتیں تو ان کلمات کی تھیں جن میں انبیائے کرام و حضور پر نور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہاتھ صاف کئے گئے۔ پھر ان عبارات کا کیا پوچھا جن میں اصالة لفقہ رب العزت عز جلالة کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو۔ خدا را انصاف کیا جس نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں یعنی وہ شخص اس کا قائل ہے کہ خدا بالفعل جھوٹا ہے جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے۔ اس کی نسبت یہ فتویٰ دینے والا کہ اگرچہ اس نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہئے جس نے کہا کہ اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہئے، جس نے کہا کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے حنفی شافعی پر طعن و تفسیل نہیں کر سکتا یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا۔ یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے کسی نے ہاتھ ناف سے اوپر باندھے، کسی نے نیچے، ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا، لہذا ایسے کو تفسیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہئے یعنی جو خدا کو جھوٹا لکھا اسے گمراہ کیا، معنی گنہگار بھی نہ کہو۔ کیا جس نے یہ سب تو اس کذب خدا کی نسبت بتایا اور یہیں خود اپنی طرف سے باوصف اس بے معنی اقراء کہ قدرة علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلہ اتفاقیہ ہے صاف صریح کہہ دیا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا سے کذب واقع ہوا، کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے؟ کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مسلمان ہو سکتا ہے؟ مسلمانو! خدا را انصاف ایمان نام کہے کا تھا تصدیق الہی کیا، تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے تکذیب تکذیب کے کیا معنی ہیں کسی کی طرف کذب منسوب کرنا۔ جب صراحتہ خدا کو کاذب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے؟ خدا جلنے مجوس بنود و نصاریٰ دیود کیوں کافر ہوئے؟ ان میں تو کوئی صاف صاف اپنے معبود کو جھوٹا

بھی نہیں بتاتا۔ ہاں معبود برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انہیں اس کی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے کہ خدا کو خدا مانتا۔ اس کے کلام کو اس کا کلام جانتا اور پھر بے دھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا، اس سے وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے۔ غرض کوئی ذی انصاف شک نہیں کر سکتا کہ ان تمام بدگویوں نے منہ بھر کر اللہ و رسول کو گالیاں دی ہیں، اب یہی وقت امتحان الہی ہے، واحد قہار جبار عزوجل سے ڈرو اور وہ آئیں کہ اوپر گزریں پیش نظر رکھ کر عمل کرو۔ آپ تمہارا ایمان تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے نفرت بھردے گا ہرگز اللہ و رسول اللہ جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل تمہیں ان کی حمایت نہ کرنے دیگا تم کو ان سے گھن آئے گی نہ کہ ان کی پسند کرو، اللہ و رسول کے مقابل ان کی گالیوں میں مہل و بیہودہ تاویل گرٹھو، اللہ انصاف! اگر کوئی شخص تمہارے ماں باپ استاد، پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھاپے، شائع کرے۔ کیا تم اس کا ساتھ دو گے یا اس کی بات بنانے کو تاویلیں گرٹھو گے یا اس کے بکنے سے بے پروا ہی کر کے اس سے بدستور صاف رہو گے؟ نہیں نہیں! اگر تم میں انسانی غیرت، انسانی حمیت، ماں باپ کی عزت حرمت عظمت محبت کا نام نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اس بدگو دشنامی کی صورت سے نفرت کرو گے، اس کے سائے سے دور بھاگو گے، اس کا نام سنکر غیظ لائو گے جو اس کے لئے بناوٹیں گرٹھے، اس کے بھی دشمن ہو جاؤ گے، پھر خدا کے لئے ماں باپ کو ایک پہ میں رکھو اور اللہ واحد قہار و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر ایمان کو دوسرے پہ میں، اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ و رسول کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانو گے، ماں باپ کی محبت و حمایت کو اللہ و رسول کی محبت و خدمت کے آگے ناچیز جانو گے تو واجب واجب واجب لاکھ لاکھ واجب سے بڑھ کر واجب کہ ان کے بدگو سے وہ نفرت و دوری و غیظ و جدائی ہو کہ ماں باپ کے دشنام دہندہ کے ساتھ اس کا ہزارواں حصہ نہ ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے ان سات نعمتوں کی بشارت ہے مسلمانوں! تمہارا یہ ذلیل خیر خواہ امید کرتا ہے کہ اللہ واحد قہار کی ان آیات اور اس بیان شافی واضح البینا

کے بعد اس بارہ میں آپ سے زیادہ عرض کی حاجت نہ ہو تمہارے ایمان خود ہی ان بدگوئیوں سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اٹھیں گے جو تمہارے رب عزوجل نے قرآن عظیم میں تمہارے سکھانے کو قوم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدُّهُ (القولہ تعالیٰ) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَهُوَ مِنَ الَّذِينَ هُمُ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ ۱۶

” بیشک تمہارے لئے ابراہیم اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں میں اچھی ریس ہے جب وہ اپنی قوم سے یوں بے بیشک ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سب سے جنکو تم خدا کے سوا پوجتے ہو۔ ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ہمیشہ کو ظاہر ہو گئی، جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ، بیشک ضرور ان میں تمہارے لئے عمدہ ریس تھی اس کے لئے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو، اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے پرواہ سراہا گیا ہے۔“

یعنی وہ جو تم سے یہ فرما رہا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور ان کے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور تنکا توڑ کر ان سے جدائی کر لی اور کھول کر کہہ دیا کہ ہم سے تم سے کچھ علاقہ نہیں، ہم تم سے قطعی بیزار ہیں، تمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔ یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرما رہے ہیں، مانو تو تمہاری خیر ہے نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں جہاں وہ میرے دشمن ہوئے ان کے ساتھ تم بھی سہی، میں تمام جہان سے غنی ہوں اور تمام خوبیوں سے موصوف، جل و علا و تبارک و تعالیٰ۔

نہ پڑے، سورہ المؤمن۔

یہ تو قرآنِ عظیم کے احکام تھے

اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہے گا ان پر عمل کی توفیق دے گا مگر یہاں دو فرقے ہیں جن کو ان احکام میں عذر پیش آتے ہیں۔ اول بے علم نادان، ان کے عذر دو قسم کے ہیں، عذرِ اول فلاں تو ہمارا استاد یا بزرگ یا دوست ہے، اس کا جواب تو قرآنِ عظیم کی متعدد آیات سے سن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار بتکراہ صراحت فرمادیا کہ غضبِ الہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔ عذرِ دوم صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں، بھلا مولویوں کو کیونکر کافر سمجھیں یا بجا جانیں، اس کا جواب؟

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ
وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ عِثَاقًا
فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ ١٧

”بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے علم ہونے ساتے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پیڑ چڑھا دی تو کون اسے راہ پر لائے اللہ کے بعد تو کیا تم دھیان نہیں کرتے؟“

اور فرماتا ہے:

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا الثَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَخْلَوْهَا كَمَثَلِ
الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَثْقَالًا بِسُنَنِ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا
بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ ١٨

”وہ بن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا ان کا حال اس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں، کیا بری مثال ہے ان کی جنہوں نے خدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔“

۱۷ شہ ۱۱۰ سورہ النجم۔

۱۸ شہ ۱۱۹، سورہ النجم۔

اور فرماتا ہے :

وَإِثْلُ عَلَيْهِمْ نَبَا الَّذِي أَتَيْنَاهُ أَتَيْنَاهُ فَاسْتَلَخَرْنَا مِنْهُمَا فَاتَّبَعَهُ
الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَوِينَ. وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ
أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَسَلْنَاهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِذَا
تَحَمَّلَ عَلَيْهِ يَلْهَثُ أَوْ تَتْرُكُهُ يَلْهَثُ ذَلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ
الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ
سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنْفُسُهُمْ كَانُوا
يُظْلِمُونَ. مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ بِهِ وَمَنْ يَضِلَّ
فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ. ع

” انہیں پڑھ کر سنا خبر اس کی جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا وہ ان سے نکل
گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا کہ گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو اس علم کے باعث اسے
گیسے سے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پر گر گیا اور اپنی خواہش کا پیرو ہو گیا تو اس کا حال
کتنے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر اپنے چاروں طرف دے تو ہنسی یہ
ان کا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائی تو ہمارا یہ ارشاد بیان کر یہ شاید
لوگ سوچیں، کیا برا حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائی اور اپنی ہی
جانوں پرستم ڈھاتے تھے جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پائے اور جسے گمراہ کرے
تو وہی سراسر نقصان میں ہیں۔“

یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے۔ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں
کی مذمت میں ہیں ان کا تو شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے، دوزخ کے فرشتے
بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے، یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے
لیتے ہو، جواب ملے گا لیس من یعلم کم لا یعلم جلتی والے درانجان برا نہیں۔“

اس حدیث طبرانی نے معجم کبیر اور ابونعیم نے حلیہ میں انس سے روایت کی کہ نبی کریم نے فرمایا ۱۲ منہ عہد ہا ۱۳ سورہ الاحزاب۔

بھائیو! عالم کی عزت تو اس بنا پر بھٹی کہ وہ نبی کا وارث ہے، بی کا وارث وہ جو ہدایت پر
ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہو یا شیطان کا؟ اس وقت اس کی تعظیم نبی کی تعظیم
ہوتی۔ اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔

یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بد مذہبیوں کے علماء،
پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفر شریعہ میں ہو اسے عالم دین جانتا ہی کفر ہے نہ کہ عالم دین
جان کر اس کی تعظیم۔ بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ بد مذہب
یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ ابلیس کتاب بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اس کی تعظیم
کرے گا؟ اسے تو معلم الملکیت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کے علم سکھاتا تھا۔ جب سے اس نے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے منہ موڑا حضور کا نور کہ پیشانی آدم علیہ السلام
میں رکھا گیا، اسے سجدہ نہ کیا، اس وقت سے لعنت ابدی کا طوق اس کے گلے میں پڑا،
دیکھو جب سے اس کے شاگردان بہ شیدا اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں، ہمیشہ اس پر
لعنت بھیجتے ہیں۔ ہر رمضان میں مہینہ بھر سے زنجیروں میں جکڑتے ہیں، قیامت کے دن
کھینچ کر جہنم میں ڈھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا اور استاذی کا بھی
بھائیو! کر دے کر دے کر دے اس اعلیٰ مسلمان پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ
سید البرار صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ استاد کی وقعت ہو، اللہ و رسول
سے بڑھ کر بھائی یا دوست، یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب! ہمیں سچا ایمان
دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی عزت سچی رحمت کا، صلی اللہ علیہ وسلم، آمین۔

سلسلہ تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی ج ۲ ص ۴۵۵ زیر قول تعلق تلك الرسل فضلنا ان
الملكه امروا بالسجود لادم لاجل ان نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فی جبهه ادم۔ تفسیر نیا پوری ج ۳ ص ۴، سجود الملكة لادم انما كان لاجل نور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی كان فی جبهته دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا
آدم کو سجدہ کرنا اس لئے تھا کہ ان کی پیشانی میں نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا ۱۲ منہ

فرقہ دوم

معاندین و دشمنانِ دین کہ خود انکار ضروریاتِ دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کے اپنے اوپر سے نام کفر ممانے کو اسلام و قرآن و خدا و رسول و ایمان کے ساتھ منسخر کرتے اور براہِ انوارِ قییس و شیوہ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریاتِ دین ماننے کی قید اٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے، بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سڑی سڑی گا لیاں دے، اسلام کسی طرح نہ جائے بَلْ لَعَنَهُ اللَّهُ بِكَفَرِهِمْ فَقَلِيلًا مِّمَّا يُؤْمِنُونَ یہ مسلمانوں کے دشمن، اسلام کے بدو، عوام کو بھٹانے اور خدائے واحد قہار کا دین بدلنے کے لئے چننا شیطانِ مکر میں کرتے ہیں۔ مکواؤل اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے۔ حدیث میں فرمایا من قال لا اله الا الله دخل الجنة جس نے لا اله الا الله کہہ لیا جنت میں جائے گا۔ پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے؟

مسلمانوں! زرا ہو شیارِ خبردار، اس مکرِ ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا اله الا الله کہہ لینا گو یا خدا کا بیابن جانا ہے آدمی کا بیٹا اگر اسے گا لیاں دے جوتیاں مارے، پکو کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا، یونہی جس نے لا اله الا الله کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے رسول کو سڑی سڑی گا لیاں دے، اس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔ اس مکر کا جواب ایک تو اسی آیتِ کریمہ السَّحَرَةُ أَحْسِبَ النَّاسُ مِنْ غَيْرِهِمْ کہیں لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ ان سے ادعائے اسلام پر چھوڑ دے جائیں گے اور امتحان نہ ہو گا؟ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بیشک حاصلِ تقی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جسے قرآنِ عظیم رد فرما رہا ہے نیز :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا بِقُلِّ لَوْ تَوَمَّنْوا لَاحِصِنَ قَوْلُوا اسْلَمْنَا

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ

”یہ گنواہتیں ہیں، ہم ایمان لائے تم فرما دو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع الاسلام ہوئے ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا“

اور فرماتا ہے :

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ
لَكَاذِبُونَ

”منافقین جب تمہارے حضور پر ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتے کہ بیشک تم ضرور اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں“

دیکھو کسی لمبی چوڑی کلمہ کوئی، کسی کسی تاکیہوں سے مؤکد، کسی کسی قسموں سے مؤید ہرگز موجب اسلام نہ ہوتی اور اللہ واحد قہار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنة کا یہ مطلب گڑبغا صریحاً قرآن عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کلمہ پڑھتا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو ہم اسے مسلمان جانیں گے جب تک اس سے کوئی کلمہ کوئی حرکت کوئی نفل منافی اسلام نہ صادر ہو، بعد صدقہ منافی ہرگز کلمہ کوئی کام نہ دے گی۔

تمہارا رب غروریل فرماتا ہے

يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا مَا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ
كَفَرُوا وَابْعَدُوا سُلَا مِمْحَرَةً

”خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے“

ابن جریر و طبرانی والی شیخ وابن مردودہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۱۳۷ ع ۱۳۷ سورہ المجزات - ۱۳۷ ع ۱۳۷ سورہ المنافقون - ۱۳۷ ع ۱۳۷ سورہ التوبہ

روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھیں گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کربجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا تو ادب سے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلالایا۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمہ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانوں کا مدعی کہ وڑ بار کا کلمہ گو ہو، کافر ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے :

وَلَنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ
قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ
لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِنَّ

”اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی کھیل میں تھے تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستا کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد“

ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والبخاری امام مجاہد بن جراح سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں۔

إِنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ط قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَنَافِقِينَ يَحْدِثُنَا مُحَمَّدًا نَاقَةً
فَلَانِ بَوَادِي كَذَا وَمَا يَدْرِيهِ بِالْغَيْبِ ۔

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی، اس کی تلاش تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں؟

لے پیٹ ع ۱۴، سورہ التوبہ۔

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، یہاں
نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر،
جلد دوم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر منشور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴)

مسلمانو! دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ
غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کلام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ یہاں نہ بناؤ، تم اسلام
کے بعد کافر ہو گئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
علم غیب سے مطلقاً منکر ہیں۔ دیکھو یہ قول منافق کلمہ ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ
قرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو کہ غیب
کی بات جانتی شان نبوت ہے جیسا کہ امام حجتہ الاسلام محمد غزالی و امام احمد قسطلانی و مولانا علی
قاری و علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائل علم غیب میں بفضلہ تعالیٰ
بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات
بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے، اس کے نزدیک اللہ سے سب
چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے، اللہ تعالیٰ
شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے۔ آمین۔

ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے اور جمیع معلومات اللہ کو علم
مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علماء کے خلاف ہے لیکن روزِ ازل سے روزِ آخر تک کا
ماکان و بالکین اللہ تعالیٰ کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرے کے
لاکھویں کہ دوڑیں حصے برابر تری کو کہ دوڑا کر وڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علوم محمدیہ

۱۔ اس نے شاخسانے کے رد میں بفضلہ تعالیٰ چار رسالے ہیں، "راحتہ جوارح الغیب"، "الجلالہ الکامل"، "ابرار المجنون"،
میل الہدایۃ، جن میں پہلا انشاء اللہ تعالیٰ مع ترجمہ غریب شائع ہوگا اور باقی تین بھی بعونہ تعالیٰ اس کے بعد
و باللہ التوفیق ۱۲۰

۲۔ اکثر کی قید کا فائدہ رسالہ الغیوض المکیہ محب لدولۃ المکیہ میں ملاحظہ ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ ان تمام امور کی تفصیل الدولۃ المکیہ وغیرہ میں ہے
 خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اور انشاء اللہ العظیم بہت مفید تھا، اب بحث سابق کی طرف
 عود کیجئے۔ اس فرقہ باطلہ کا مکروہ دوم یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے
 کہ لا تکفروا احدا من اهل القبلة۔ ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے اور حدیث
 میں ہے جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا اذیچہ کھائے، وہ مسلمان ہے
 مسلمانو! اس مکروہ حدیث میں ان لوگوں نے بڑی کلمہ گوئی سے عدول کر کے صرف قبلہ رونی کا
 نام ایمان رکھ دیا یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے، مسلمان ہے اگرچہ اللہ عزوجل کو بھوٹا کرے
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دے، کس صورت میں طرح ایمان بنید ٹلتا
 چوں و منوں محکم بی بی تمیز، اولاً اس مکر کا جواب :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
 وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ
 وَالنَّبِيِّينَ ۚ

”اصل نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا منہ نماز میں پورب یا پچھاں کو کر دیکر اصل نیکی یہ ہے
 کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیاء پر۔“
 دیکھو عارف فرمادیا کہ ضروریات دین پر ایمان لانا ہی اصل کار ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ رو
 منہ کرنا کوئی چیز نہیں، اور فرماتا ہے :

وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ تَقَاتُهَا إِلَّا أَنْهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ
 وَرَسُولِهِ ۚ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنْفِقُونَ
 إِلَّا وَهُمْ حَظِرُهُونَ ۚ

”وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور
 رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں مگر نہ سے

دل سے

دیکھو ان کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر نہیں کافر فرمایا، کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے، فقط قبلہ کیسا، قبلہ دل و جاں، کعبہ دین و ایمان، سرورِ عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جانبِ قبلہ نماز پڑھتے تھے، اور فرماتا ہے :

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَأِخْوَائِكُمْ فِي الدِّينِ مَوَدَّةً وَتُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ وَإِنْ تَكْفُرُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَشْمَةَ الْكَفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ ۗ

”پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ہمارے دینی بھائی ہیں، اور ہم پتے کی بات صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے، اور اگر قول و اقرار کر کے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو، ان کی قسمیں کچھ نہیں، شاید وہ باز آئیں“

دیکھو نماز زکوٰۃ والے اگر دین پر طعن کریں تو انہیں کفر کا پیشوا، کافروں کا سرغنہ فرمایا کیا خدا اور رسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعن نہیں، اس کا بیان بھی سنئے :

تمہارا رب غرورِ عمل فرماتا ہے :

مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَ يَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَ أَسْمِعْ غَيْرَ مُسْمِعٍ وَ رَاعِنَا لَيًّا بِالسِّنِّهِمْ وَ طَعَنَّا فِي الدِّينِ طَوَّلُوا أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا وَ أَسْمِعْ وَ أَنْظِرْنَا لَكِنْ خَبِيرًا لَهُمْ وَ أَقْوَمَ وَلَكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلٌ ۚ

”کچھ یہودی بات کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا

اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبان پھر کر اور دین پر طعن کرنے کو

آلہ پ ۸ ع ۴ سورہ النساء

آلہ پ ۸ ع ۸ سورہ التوبہ

اور اگر وہ کہتے ہیں سنا اور مانا اور سنئے اور ہمیں مہلت دیجئے تو ان کے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب اللہ نجان پر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔

کچھ یہودی جب دربار نبوت میں حاضر ہوتے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سنئے، آپ سناتے نہ جاتیں، جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور کو کوئی ناگوار بات نہ سناتے اور دل میں بددعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو راعیت کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمائیے اور مراد خفی رکھتے رعوت والا اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر راعیتا کہتے یعنی ہمارا چرواہا جب پہلو واربات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح و صاف کتنا سخت طعنہ ہوگی بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کا صریح بھی ان کلمات کی شاعت کو نہیں پہنچتا ہوا ہونے کی دعا یا رعوت یا بکریاں چرانے کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسرا و خدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہے جھوٹ بولتا ہے جو اسے جھوٹا بتائے مسلمان سنی صالح ہے، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثانی اس دہم شیعہ کو مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتانا حضرت امام پر سخت افتراء و اتہام، امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عقائد کہ میر کی کتاب مطہر فقہ اکبر میں فرماتے ہیں :-

صفاته تعالیٰ فی الازل غیر محدثہ ولا مخلوقۃ فمن قال انها مخلوقۃ او محدثہ او وقف فیہا او شک فیہا فهو کافر باللہ تعالیٰ۔

”اللہ تعالیٰ کی صفاتیں قدیم ہیں نہ تو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو انہیں مخلوق یا حادث کہے یا اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر نیز امام ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الوصیہ میں فرماتے ہیں :-

من قال بان كلام الله تعالى مخلوق فهو كافر
بالله العظيم۔

”جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا“
شرح فقہ اکبر میں ہے :-

قال فخر الاسلام قد صرح عن ابی یوسف انه
قال ناظرت ابا حنیفۃ فی مسئلۃ خلق القرآن فاتفق رأی
ورأیہ علی ان من قال بخلق القرآن فهو کافر و صرح
هذا القول ایضاً عن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ۔

”امام فخر الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے
صحیح کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا، میری اور ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ
جو قرآن مجید کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اور یہ قول امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی صحیح
ثبوت کو پہنچا۔“

یعنی ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع و اتفاق ہے کہ قرآن عظیم کو مخلوق
کہنے والا کافر ہے کیا معتزلہ و کرامیہ و و افول کہ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کی طرف
نماز نہیں پڑھتے نفسِ مسلمہ کا خیر نیچے امام مذہب حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں :

ایما رجل مسلم سب رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم او كذبہ او عابه او تنقصه فقد كفر بالله تعالى
وبانت منه امراته۔

”جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی
طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے
حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اور اس کی جوہر اس کے

نکاح سے نکل گئی“

دیکھو کسی صاف تصریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیصِ شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے، اس کی جو رد نکاح سے نکل جاتی ہے۔ کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا یا اہل کلمہ نہیں ہوتا! سب کچھ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول نہ کلمہ مقبول، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثالثاً اصل بات یہ ہے کہ اصطلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ حجاز سے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شفاء شریف و بیہ ازبہ و درر و غرر و فتاویٰ خیرہ وغیرہ میں ہے :

اجمع المسلمون ان شاتمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ومن شک فی عذابه وکفرہ کفر۔

”تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے“

مجمع الانہر ودرمختار میں ہے :

واللفظ لہ الکافر بسب نبی من الاتبیاء لا تقبل توبتہ
مطلقاً ومن شک فی عذابه وکفرہ کفر۔

”جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے“

الحمد للہ! یہ نفسِ ستم کا وہ گراں بہا جزئیہ ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماع تمام امت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے :

فی المواقف لا یکفر اهل القبلة الا فیما فیہ انکار ما
علم مجیتہ بالضرورة او المجمع علیہ کاستحلال
المحرمات هو لا یخفی ان المراد بقول علما سناً لا یجوز

تکفیر اهل القبلة بذنب ليس مجرد التوجه الى القبلة
فان الغلاة من الروافض الذين يدعون ان جبريل
عليه الصلوة والسلام غلط في الوحي فان الله تعالى
ارسله الى علي رضي الله تعالى عنه وبعضهم قالوا
انه االه وان صلوا الى القبلة ليسوا بمؤمنين وهذا
هو المراد بقوله صلى الله تعالى عليه وسلم من صلى
صلواتنا واستقبل قبلتنا واحل ذبيعتنا فذلك مسلم
اه مختصراً۔

”یعنی مواقع میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے گا مگر جب ضروریات دین
یا اجتماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جانتا اور مخفی نہیں کہہ سکا
علامہ جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے ترا قبلہ کو
منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو کہتے ہیں کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی میں
دھوکہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو
مولیٰ علی کو خدا کہتے ہیں۔ یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث
کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور
ہمارا اذیچہ کھائے وہ مسلمان ہے۔“

یعنی جب کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ کرے
اسی میں ہے :

اعلم ان المراد باهل القبلة الذين اتفقوا على ما
هو من ضروريات الدين كحدوث العالم وحشر الاجسام
وعلم الله تعالى بالکليات والجزئيات وما اشبه ذلك من
المسائل المهمة فمن واطب طول عمره على الطاعات
والعبادات مع اعتقاد قدم العالم ونفي الحشر ونفي علمه

سبحانه بالجزئیات لا یكون من اهل القبلة وان
المراد بعدم تکفیر احد من اهل القبلة عند اهل
السنة انه لا یکفر ما لم یوجد شیء من امارات الکفر
وعلاماته ولم یصدر عنه شیء من موجباته۔

”یعنی جان لو کہ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین میں موافق ہیں
جیسے عالم کا حادث ہونا، اجسام کا حشر ہونا، اللہ تعالیٰ کا علم تمام کلیات و جزئیات
کو محیط ہونا اور جو مہم مسئلے ان کی مانند ہیں، تو جو تمام عمر طاعتوں عبادتوں میں رہے
اس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے یا حشر نہ ہوگا یا اللہ تعالیٰ جزئیات
کو نہیں جانتا وہ اہل قبلہ سے نہیں اور اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ میں کسی کو کافر
نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی علامت
نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اس سے صادر نہ ہو۔“

امام اجل سیدی عبدالعزیز بن محمد بخاری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ تحقیق شرح اصول حسامی
میں فرماتے ہیں :-

ان غلافیه (ای فی ہواہ) حتی وجب الکفارہ بہ لایعتبر
ووفاقہ ایضاً لعدم دخوله فی مسمی الامۃ المشہود لہا
بالعصمہ وان صلی الی القبلة واعتقد نفسه مسلماً
لان الامۃ لیست عبارة عن المصلین الی القبلة بل
عن المؤمنین وهو کافر وان کان لا یدری انه شر۔

’یعنی بد مذہب اگر اپنی بدنہ بھی میں غالی ہو جس کے سبب اسے کافر کہنا واجب
ہو تو اجماع میں اس کی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطائے معصوم ہونے
کی شہادت تو امت کے لئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف
نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اس لئے کہ امت قبلہ کی طرف نماز
پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان

کو کافر نہ جانے۔

ردالمحتار میں ہے :

لا خلاف فی کفر اہل مخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من
اہل القبلة المواظب طول عمره علی الطاعات کما فی شرح التحریر
"یعنی ضروریات اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ
سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الہمام میں فرمایا :"
کتب عقائد وفہم و اصول ان تصریحات سے مالا مال ہیں۔

رابعاً خود مسئلہ بدیہی ہے کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت
مہادیو کو سجدہ کر لیتا ہو، کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں
بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے و ذلک ان الکفر بعضہ اخبت من بعض
وجہ یہ کہ بت کو سجدہ علامت تکذیب خدا ہے اور علامت تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں
ہو سکتی اور سجدہ میں یہ احتمال عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیت و مجرأ مقصود مہدویت عبادت اور
محض تحیت فی نفسہ کفر نہیں لہذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۃ سجدہ کرے، گنہگار ہوگا کافر نہ ہوگا
امثال بت میں شرع نے مطلقاً حکم کفر برائے شعائر خاص کفار رکھا ہے بخلاف بدگوئی حضور پر نور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فی نفسہ کفر ہے جس میں کوئی احتمال اسلام نہیں اور میں یہاں
اس فرق پر بنا نہیں رکھتا کہ ساجد صنم کی توبہ باجماع امت مقبول ہے مگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

لہ شرح موافق میں ہے سجودہ لہا یدل بظاہرہ انہ لیس بمصدق و نحن نحکم
بالظاہر فلذا حکمنا بعدم ایمانہ لان عدم السجود لغير اللہ دخل فی
حقیقۃ الایمان حتی لو علم انہ لم یسجد لہا علی سبیل التعظیم واعتقاد الالہیۃ
بل سجد لہا و قلب مطمئن بالتصدیق لم یحکم بکفرہ فیما بینہ و بین اللہ وان
اجری علیہ حکم الکفر فی الظاہر ا ۱۲ منہ

کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزار ہا ائمہ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں اور اسی کو ہمارے علمائے حنفیہ سے امام تہازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہمام و علامہ مولیٰ خسر و صاحب درر و غرر و علامہ زین بن نجیم صاحب بحر الرائق و اشباہ و النظائر و علامہ عمر بن نجیم صاحب نہر الفائق و علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزالی صاحب تنویر الابصار و علامہ خیر الدین ربی صاحب فتاویٰ خیریہ و علامہ شیخ زادہ صاحب مجمع الانہر و علامہ مدق محمد بن علی حصکفی صاحب درختار و غیر ہم ممالک کبار علیہم رحمۃ اللہ العزیزہ الغفار نے اختیار فرمایا بیدان تحقیق المسئلة فی الفتاویٰ السخویہ۔ اس لئے کہ عدم قبول توبہ صرف حاکم اسلام کے یہاں ہے کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے موت دے ورنہ اگر توبہ صدقِ دل سے ہے تو عند اللہ مقبول ہے، کہیں یہ بدگواس مسئلہ کو دستاویز بنالیں کہ آخر تو توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں۔ نہیں نہیں توبہ سے کفر مٹ جائے گا، مسلمان ہو جاؤ گے، جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے، اس قدر پراجماع ہے صما فی رد المسار و غیرہ واللہ۔۔۔ علم۔

اس فرقہ مے دین کا فیصلہ مکرم یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے جس میں تناوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اس کو کافر نہ کہنا چاہئے۔

اولاً یہ مکرم خبیث سب مکرموں سے بدتر و ضعیف جس کا حاصل یہ کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان دے یا دو رکعت نماز پڑھ لے اور تناوے بارت پوچھے، سنکھ پھونکے، گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اس میں تناوے باتیں کفر کی ہیں تو ایک اسلام کی بھی ہے، یہی کافی ہے حالانکہ مؤمن تو مؤمن کوئی عاقل اسے مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

ثانیاً اس کی رو سے سولہ ہریکے کہ سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر ہو، تمام کافر مشرک محمدؐ ہنود نصاریٰ یہود وغیرہم دنیا بھر کے کفار سب کے سب مسلمان ٹھہرے جاتے ہیں کہ وہ باتوں کے منکر سہی آخر وجودِ خدا کے تو قائل ہیں۔ ایک یہی بات سب سے بڑھ کہ اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول ہے خصوصاً کفار فلاسفہ و آریہ وغیرہم کہ بزعم خود توحید کے بھی قائل ہیں اور یہود و نصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و

نار وغیرہ بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں۔

ثالثاً اس کے رد میں قرآن عظیم کی وہ آیتیں کہ اور پوچھ گزریں کافی ودانی ہیں جنہیں باوصف کلمہ گوئی و نماز خوانی صرف ایک ایک بات پر حکم تکفیر فرما دیا۔ کہیں ارشاد ہوا کَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهُوَ مُسْلِمٌ ہو کر اس کلمے کے سبب کافر ہو گئے، کہیں فرمایا لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد، کہ لانا کہ اس مکہ غیث کی بنا پر جب تک ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہو جائیں صرف ایک کلمہ پر حکم کفر صحیح نہ تھا۔ ہاں شاید اس کا یہ جواب دیں کہ یہ خدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اس نے دائرہ اسلام کو تنگ کر دیا، کلمہ گو یوں اہل قبلہ کو دھکے دے دے کر صرف ایک ایک لفظ پر اسلام سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ لَا تَعْتَذِرُوا عذر بھی نہ کہہ نہ دیا، نہ عذر سنانے کا قصد کیا۔ افسوس ہے خدا نے پیر نیچر یا ندوہ لکچر یا ان کے ہم خیال کسی کو صیح الاسلام ریفارمر سے مشورہ نہ لیا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

رابعاً اس مکہ کا جواب :

تمہارا رب غر و حل فرماتا ہے:

اَفْتَوْ مُنُوْنَ بِبَعْضِ الْكُتُبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضِ مَا جَزَاؤُ
مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ الْاٰخِرُ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
يُرَدُّوْنَ اِلَى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَاَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْغَافِلِيْنَ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوْا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يَخَفَتْ
عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُوْنَ

• تو کیا اللہ کے کلام کا کچھ حصہ ملتے ہو اور کچھ حصے سے منکر ہو، تو جو کوئی تم میں سے ایسا کرے اس کا بدلہ نہیں مگر دنیا کی زندگی میں رسوائی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پلٹے جائیں گے، اور اللہ تمہارے کوتاہیوں سے غافل نہیں یہی لوگ ہیں جنہوں نے عقبیٰ بچکر دنیا خریدی تو نہ ان پر سے کبھی

ملہ پ ۱۰، سورہ البقرہ۔

عذاب ہلکا ہو، نہ ان کو مدد پہنچے۔“

کلام الہی میں فرض کیجئے اگر ہزار باتیں ہوں تو ان میں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ ہے۔ اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قرآن عظیم فرما رہا ہے کہ وہ ان ۹۹۹ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے، دنیا میں اس کی رسوائی ہوگی اور آخرت میں اس پر سخت تر عذاب جو ابداً آباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنی؟ ہیک ان کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا نہ کہ ۹۹ کا انکار کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے، یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ لشہادت قرآن عظیم خود صریح کفر ہے۔

خامساً اصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جیسا افتراء اٹھایا، انہوں نے ہرگز کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے یہ خصلت یہودی یَعْرِفُونَ الْكَلِمَةَ عَنْ مَوَاصِيہِ“ یہودی بات کو اس کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں“ تحریف تبدیل کر کے کچھ کا کچھ بنالیا، فقہائے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں تنانوے باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے۔ حاشا لقد! بلکہ تمام امت کا اجماع ہے کہ جس میں تنانوے ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر ہے۔ ۹۹ قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب کا پڑ جائے، سب پیشاب ہو جائے گا مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ تنانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب کا ڈال دو، سب طیب ظاہر ہو جائے گا۔ حاشا کہ فقہاء تو فقہاء کوئی ادنیٰ تمیز وال بھی ایسی جہالت بکے! بلکہ فقہاء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں ان میں ۹۹ پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اس کی مراد کوئی پہلو کفر ہے تو ہماری تاویل سے اسے فائدہ نہ ہوگا وہ عند اللہ کافر ہی ہوگا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کے عمر کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے اس کلام میں اتنے پہلو ہیں :

۱۔ عمر واپنی ذات سے غیب دان ہے یہ صریح کفر و شرک ہے قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبِ إِلَّا اللَّهُ۔ ۲۔ عمرو آپ تو غیب دان نہیں مگر جن علم غیب رکھتے ہیں، ان کے بتائے سے اسے غیب کا علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے، یہ بھی کفر ہے تَبَيَّنَتْ الْجِنَّ أَنْ كَوْنُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۵۔ ۳۔ عمرو نجومی ہے۔ ۴۔ مثال ہے۔ ۵۔ سامندرک جانتا، ہاتھ دیکھتا ہے۔ ۶۔ کو سے وغیرہ کی آواز، حشرات الارض کے بدن پر گرنے۔ ۸۔ کسی پرندے یا وحشی پرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے ۹۔ آنکھ یا دیگر اعضاء کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے۔ ۱۰۔ پانسہ پھینکتا ہے۔ ۱۱۔ فال دیکھتا ہے۔ ۱۲۔ محاضرات سے کسی معمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے۔ ۱۳۔ مسمر نیم جانتا ہے۔ ۱۴۔ جادو کی میز۔ ۱۵۔ کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے۔ ۱۶۔ قیافہ دان ہے۔ ۱۷۔ علم زائیدہ سے واقف ہے۔ ان ذرائع سے اسے غیب کا علم قطعی یقینی ملتا ہے، یہ سب بھی کفر ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من اتى عرافا او كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على محمد صلى الله تعالى عليه وسلم رواه احمد والحاكم بسند صحيح عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه ولا احمد وابى داود عنه رضى الله تعالى عنه فقد برئ مما نزل على محمد صلى الله تعالى عليه وسلم۔

۱۸۔ عمرو پر وحی رسالت آتی ہے اس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے جس طرح رسولوں کو ملتا تھا، یہ اشد کفر ہے وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۷ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۱۹۔ وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اس پر منکشف ہو گئے ہیں اس کا کلمہ ام معلومات الہی کو محیط ہو گیا، یہ یوں کفر ہے کہ اس نے عمرو کو علم میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دے دی کہ حضور کا علم بھی جمیع معلومات الہی کو محیط نہیں۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۱۰

رابطہ بیکان کی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا ادعاء کیا جائے جیسا کہ نفس کلام میں مذکور ہے۔

من قال فلان اعلم منه صلى الله تعالى عليه وسلم فقد
عابه فحكمه حكم الساب (نسیم الریاض)

۲۰۔ جمیع کا احاطہ نہ سہی مگر جو علوم غیب اسے الہام سے ملے ان میں ظاہر باطن کسی طرح کسی رسول
انس و ملک کی وساطت و بیعت نہیں، اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ رسول اصالتاً اسے غیوب پر مطلع
کیا، یہ بھی کفر ہے :

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيْ مِنْ
رَّسُلِهِ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عَالِمِ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا
إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ

۲۱۔ مگر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے سمعاً یا عیناً یا الہاماً بعض غیوب کا علم
قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے، یہ احتمال خالص اسلام ہے تو محققین فقہاء اس قائل کو کافر نہ
کہیں گے کہ اگرچہ اس کی بات کے انیس پہلوؤں میں بیس کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے
احتیاط و تحسین ظن کے سبب اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے
کوئی پہلوئے کفر ہی مراد لیا، نہ کہ ایک ملعون کلام کذبِ خدا یا تنقیصِ شانِ سید انبیاء علیہ و
علیہم الصلوٰۃ والسلام میں صاف صریح ناقابلِ تاویل و توجیہ ہوا اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو، البتہ اسے
کفر نہ کہنا، کفر کو اسلام ماننا ہوگا، اور جو کفر کو اسلام ماننے خود کافر ہے۔ ابھی شفا و نزہۃ درود
بجھو نہرو فتاویٰ خیریہ و مجمع الانہر و در مختار وغیرہ کتب مستندہ سے سن چکے کہ جو شخص حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان کرے، کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر
ہے مگر یہود و نصاریٰ لوگ فقہائے کرام پر افتراءئے سخیف اور ان کے کلام میں تبدیل و تحریف کرتے
ہیں وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

شرح فقہ اکبر میں ہے :

قد ذكروا ان المسألة المتعلقة بالكفر اذا كان لها
تسع وتسعون احتمالا للكفر واحتمال واحد في نفي فلاولى
للمنفى والقاضى ان يعمل بالاحتمال النافى -

فتاویٰ خلاصہ و جامع الفصولین و محیط و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے :
 اذا كانت في المسألة وجوه توجب التكفير ووجه
 واحد يمنع التكفير فعلى المفتي والقاضي ان يميل الى
 ذلك الوجه ولا يفتي بكفروه تحسینا للظن بالمسلم ثم
 ان كانت نية القائل الوجه الذي يمنع التكفير فهو
 مسلم وان لم يكن لا ينفع حمل المفتي كلامه على وجه
 لا يوجب التكفير۔

اسی طرح فتاویٰ بنارہ و بحر الرائق و مجمع الانوار و حدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے۔ تاتارخانیہ
 بحر و سل الحسام و تنبیہ الولاہ وغیرہا میں ہے :
 لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نہایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نہایۃ
 فی الجنایۃ ومع الاحتمال لانہایۃ۔
 بحر الرائق و تنویر الابصار و حدیقہ ندیہ و تنبیہ الولاہ و سل الحسام وغیرہا
 میں ہے :

والذي تحذر ان لا يفتي بكفر مسلم امكن حمل
 كلامه على محمل حسن الخ

دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال میں، مگر یہودی بات
 کو تحریف کر دیتے ہیں۔

فائدہ حلیہ

اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ بعض فتاویٰ مثلاً فتاویٰ قاضی خان وغیرہ میں جو اس
 شخص پر کہ اللہ و رسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے اراح مشائخ حاضر و واقف ہیں یا کہے
 ملائکہ غیب جانتے ہیں، بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے، حکم کفر دیا۔ اس سے مراد وہی صورت کفریہ
 مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ ہے۔ نہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ متعذر احتمال اسلام کے ہیں کہ
 یہاں علم غیب قطعی یقینی کی تصریح نہیں اور علم کا اطلاق ظن پر شائع و ذائع ہے تو علم ظنی کی شق

بھی پیدا ہو کر اکیس کی جگہ بیالیس احتمال نکلیں گے اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علم ظنی کا ادعا کفر نہیں بجز الراق و رد المحتار میں ہے :

علم من مسائلهم هنا من استحل ما حرّم الله تعالى على وجه الظن لا يكفر وإنما يكفر إذا اعتقدا الحرام حلالاً ونظيرهما ذكره القوطي في شرح ~~مبطل~~ من ظن الغيب جائز كظن المنجم والرقال بوقوع شيء في المستقبل بتجربة امر عادي فهو ظن صادق والمسنوع ادعاء علم الغيب والظاهر ان ادعاء ظن الغيب حرام لا كفر بخلاف ادعاء العلم اذ زاد في البحر لا ترى انهم قالوا في نكاح المحرم لو ظن الحل لا يحد بالاجماع ويعزر كما في الظهيرية وغيرها ولم يقل احد انه يكفر وكذا في نظامه اه تو كبريٰ تكبرمكن كعلماء باوصف ان تصريحات کے کہ ایک احتمال اسلام ہو، تازی کفر ہے جہاں بکثرت احتمالات اسلام موجود ہیں، حکم کفر گائیں لاجرم اس سے مراد یہ ہی خاص احتمال کفر ہے مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ، ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائمہ کرام کی اپنی ہی تحقیقات عالیہ کے مخالف ہو کر خود ذرا سبب زانی ہوں گے، اس کی تحقیق جامع الفصولین و رد المحتار و حاشیہ علامہ نوح و منقذ فتاویٰ حجتہ و تاتارخانیہ و مجمع الانر و حدیقہ ندبیہ و سل الحسام و غیرہ کتب میں ہے۔ نصوص عبارات رسائل علم غیب مثل اللؤلؤ المکنون و غیرہ میں ملاحظہ ہوں، وباللہ التوفیق، یہاں صرف حدیقہ ندبیہ شریف کے یہ کلمات شریفہ ہیں :

جميع ما وقع في كتب الفتاوى من كلمات صرح المصنفون فيها بالجزم بالكفر يكون الكفر فيها محمولا على ارادة قائلها معني عللوا به الكفر واذا لم تكن ارادة قائلها ذلك فلا كفر اه مختصراً۔

”یعنی کتب فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے

کہ قائل نے ان سے پہلے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں ہے۔

ضروری تنبیہ

احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو، صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں، اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے مجذوف مضافاً حکم خدا مراد ہے یعنی قضا، دو ہیں، مبرم و معلق، جیسے قرآن عظیم میں فرمایا اَلَا اَنْتَ اِلٰهُ اٰی اٰمِرَ اللّٰہِ۔ عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں، اس میں یہ تاویل گر مٹھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی، ایسی تاویلیں زہار مسموم نہیں۔ شفاء شریعت میں ہے ادعواہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔ صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔ شرح شفاء قاری میں ہے ہو مردود عند القواعد الشرعیۃ۔ ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے، نسیم الریاض میں ہے لا یلتفت لمثلہ و یعدہ ذیانا۔ ایسی تاویل کی طرف انتہات نہ ہو گا اور وہ ہدیان سمجھی جائے گی، فتاویٰ خلاصہ و فضول عمادہ و جامع الفصولین و فتاویٰ منذریہ وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی قال ان رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبر میرید بد من پیغام می برم یکفر۔ یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنی یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا۔ یہ تاویل نہ سنی جائے گی، فاحفظ۔

مکر چہارم الکار، یعنی جس نے ان بدگوئیوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مکر جاتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو ان کی چھپی ہوئی کتابیں، تحریریں دکھا دینا ہے۔ اگر ذی علم ہو تو ناک چڑھا کر منہ بنا کر چل دے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کمال بے حیائی صاف کر دیا کہ آپ معقول بھی کر دیجئے تو میں وہی کہے جاؤں گا اور بیچارہ بے علم ہو تو اس سے کہہ دیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں ۴ اور آخر ہے کیا یہ دربطن قائل، اس کے جواب کو وہی آیت کریمہ کافی ہے کہ یَخْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةً الْکُفْرِ وَکَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ۔ خدا کی قسم کہتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا حالانکہ بیشک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوئے، پیچھے کافر ہو گئے۔

ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں

ان لوگوں کی وہ کتابیں جن میں یہ کلمات کفریہ ہیں مدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض دو دو بار چھپیں، مدتہا مدت سے علمائے اہل سنت نے ان کے رد چھاپے، مواخذے کئے، وہ فتوے جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے عمرین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے، یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس پہلے ربيع الآخر ۱۴۰۸ھ میں رسالہ صیانت الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع روکے شائع ہو چکا پھر ۱۴۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی ممبئی میں اس کا اور مفصل رد چھاپا، پھر ۱۴۲۲ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہرہ رد چھاپا اور فتوے دینے والے اجمادی الآخرہ ۱۴۲۳ھ میں مرا، اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہ اس کے فتوے میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا انکار کر دینا سہل نقانہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہل سنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے، نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا۔ نہ یہ ہے اس کا ایک مہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اس کا رد چھاپا کریں، زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ دیکھے سُنئے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے بیان تک کہ دم نکل جائے، کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں، نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گڑھ سکتے ہیں۔

سلسلہ میں ان کے تمام کفریات کا مجموعہ کجائی رد شائع ہوا۔ پھر ان دشناموں کے

متعلق کچھ عمائد مسلمین علمی سوالات ان میں کے سرغنہ کے پاس لے گئے، سوالوں پر جو حالت سرایتی لے حد پیدا ہوئی، دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھے مگر اس وقت بھی نہ ان تحریرات کے انکار

۱۲۔ یعنی براہین قاطعہ و حفظ الایمان ۱۲۔ مگر یعنی فتوے ننگوی صاحب ۱۲۔
۱۳۔ یعنی براہین قاطعہ و حفظ الایمان و غیرہ ۱۳۔ مگر جسے براہین قاطعہ و حفظ الایمان ۱۲۔ مگر یعنی فتوے ننگوی صاحب ۱۲۔

ہو سکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا، نہ جہاد چاہتا ہوں، میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اسانڈہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کہہ دیجئے تو وہی کہے جاؤں گا۔

وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جہی ۱۵، جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ و اتباع سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا، اسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برخواست۔ ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ و رسول کو یہ شام و ہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے، یہ سب بناوٹ ہے اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ حیا دے۔

مکر پنجہسم جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی، کسی طرف مفر نظر نہیں آتی اور یہ تو فیق اللہ واحد قرار نہیں دیتا کہ تو بہ کریں اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں کہیں، جو گالیاں دیں، ان سے باز آئیں جیسے گالیاں چھاپیں ان سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اذا عملت سيئة فاحذر عندك توبة السر بالسر
والعلانية بالعلانية۔

”جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ“

رواہ الامام احمد فی الزهد والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن جید

اور بقولے کہ یہ یصدون عن سبیل اللہ و یغفونہا عوجاً راہ خدا سے روکنافرو
ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دھاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے
اہلسنت کے فتوے تکفیر کا کیا اعتبار؟ یہ لوگ نزو ذری بات پر کاڈ کہہ دیتے ہیں، ان کی کشین
میں ہمیشہ مغربی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسماعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا، مولوی کاظم صاحب
کو کہہ دیا، مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا، پھر جن کی حیا اور بڑھئی ہوئی ہے وہ بتا اور ملتے ہیں
کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا، شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا، حاجی مدد اللہ
صاحب کو کہہ دیا، مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب کو کہہ دیا، پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچے

گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذ باللہ عیاذ باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہہ دیا، غرض جسے زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہہ دیا یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب اللہ آبادی مرحوم مغفور سے جا کر جڑ دی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین بن عربی قدس سرہ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے۔ انہوں نے آیہ کہ میرا جہنم کھڑا ہے فاسق بن گیا فَبَيَّنُوا پر عمل فرمایا خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ انہار البری عن وسواس المفتری لکھ کر ارسال ہوا اور مولانا نے مفتری کذاب پر لا حول ثریف کا تحفہ بھیجا غرض ہمیشہ ایسے ہی افتراء اٹھایا کرتے ہیں اس کا جواب وہ ہے جو :

تمہارا رب غر و جل فرماتا ہے

اِنَّ مَآيِفَتِي الْكَذِبِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

”جھوٹے افتراء وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔“

اور فرماتا ہے :

فَنَجْعَلُ لَعْنَةً اِلٰهٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ۝

”ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔“

مسلمانو! اس مکر سنحیف و کیدہ ضعیف کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں، ان عاجلوں سے ثبوت مانگو کہ کہہ دیا فرماتے ہو، کچھ ثبوت، کہاتے ہو، کہاں کہہ دیا؟ کس کتاب، کس رسالے، کس فتوے، کس پرچے میں کہہ دیا؟ ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کسے اٹھا رکھا ہے دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے تو دیکھو قرآن عظیم تمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے، مسلمانو!

تمہارا رب غر و جل فرماتا ہے

سورہ آل عمران - ۱۳

سورہ النحل - ۱۹

فَاذْلَمُوا بِالشُّهَدَاءِ وَخَافُوا لَكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَذِبُونَ
 ”جب ثبوت نہ لاسکیں تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں“

مسلمانوں! آزمائے کو کیا آزمانا، بار بار ہوجچکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ
 دعوے کئے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا، فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر منہ نہ دکھاسکے مگر گھیا
 اتنی ہے کہ وہ رٹ جو منہ کو لگ گئی ہے نہیں چھوڑتے، اور چھوڑیں کیونکہ کہ مرتا کیا نہ کرتا، اب خدا و
 رسول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام
 مبہائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہلسنت یوہیں بلا وجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں
 ایسا ہی ان دشنامیوں کو بھی کہہ دیا ہوگا۔ مسلمانو! ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا
 کہ من گڑھت کا ثبوت ہی کیا وَاَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ۔ ان کا
 ادوائے باطل تو اسی قدر سے باطل ہو گیا۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

”لاؤ اپنی برہان اگر سچے ہو“

اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہ تعالیٰ ہم ان کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں
 کہ ہر مسلمان پر ان کا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بھدا اللہ تعالیٰ تحریری وہ
 بھی چھپا ہوا، وہ بھی نہ آج کا بلکہ سالہا سال کا جن جن کی تکفیر کا اتنا علمائے اہلسنت پر رکھا ان
 میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسماعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہلسنت
 نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت کئے اور شائع فرمائے بایں ہمد و لا سبحن السبوح
 عن عیب کذب مقبور، دیکھئے کہ بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع انوار محمدی میں چھپا جس میں
 بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر پچھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر
 حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے و ہوالجواب
 وبہ یفتی و علیہ الفتویٰ و ہوالمذہب و علیہ الاعتماد و فیہ
 ۱۸۶۷ء، سورہ انور۔ ۱۸۶۷ء، سورہ النمل۔

السلامة وفيه السدا یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور
اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتقاد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت
ثانیاً الکوکبة الشهابیہ فی کفریات ابی الروبابیہ دیکھئے جو خاص اسمعیل دہلوی اور اس
کے متبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بار اول شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ منصفیہ میں
چھپا جس میں نصوص جلیلیہ قرآن مجید و احادیث صحیحہ و تفسیرات ائمہ سے بحوالہ صفحات کتب معتبرہ
اس پر مستر وجہ بلکہ زائد سے لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا (ص ۶۲) ہمارے نزدیک مقام
احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے سے) کف لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ و مختار و مناسب
واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

ثالثاً سل السیوف السندیہ علی کفریات بابا النوریہ دیکھئے کہ صفر ۱۳۱۶ھ کو عظیم آباد
میں چھپا، اس میں بھی اسمعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر بوجہ قاہرہ لزوم کفر کا ثبوت
دے کر صفحہ ۲۲، ۲ پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بہ کلمات سفی تھا مگر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں
بے حد برکتیں ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے پیر سے بات بات پر سچے
مسلمانوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ہیں، بایں ہمہ نہ شدت غضب و دامن احتیاط ان
کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوت انتقام حرکت میں آتی، وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں
کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کا فرمان لینا اور ثابت
ہم احتیاط برتیں گے، سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر
جاری کرتے ڈریں گے، اہ مختصراً۔

رابعاً ازالة العار بحجج الکرام عن کلاب النار دیکھئے کہ بار اول ۱۳۱۶ھ کو
عظیم آباد میں چھپا، اس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں
ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے
کافر نہیں کہتے۔

خامساً اسمعیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے، یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب
فتویٰ دیا ہے جب تک ان کی صریح دشنامیوں پر اطلاع نہ تھی مسکد امکان کذب کے باعث
ان پر اٹھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کہ کے سجن السبوح میں بالآخر صفحہ نہ طبع اول پر یہی لکھا کہ

حاشا اللہ حاشا اللہ ہزار ہزار بار عاشر شد میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔ ان مقتدیوں یعنی مدعیانِ جدیدہ کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (امام عیسیٰ دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف بنا ضعیف محل بھی باقی نہ رہے

فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیہ۔

مسلمانو مسلمانو تمہیں اپنا دین و ایمان اور روزِ قیامت و حضور بارگاہِ رحمن یاد دلا کر استفسار ہے کہ جس بندہ خدا کی دربارہ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اس پر تکفیر تکفیر کا افترا کتنی بے حیائی، کیسا ظلم کتنی گھنونی ناپاک بات، مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں قطعاً حق فرماتے ہیں اذالہر تستحی فاصنع ما شئت جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر

بیچیا باش و آنچه خواہی کن

مسلمانو یہ روشن ظاہر واضح قاطع عبارات تمہارے پیشِ نظر ہیں جنہیں چھپے ہوئے دس دس اور بعض کو سترہ اور تصنیف کو انیس سال ہوئے (اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۷ھ سے ہوئی ہے جب سے المعتمد المستند چھپی) ان عبارت کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتر یوں کا افترا ہی رہ نہیں کرتیں بلکہ صراحتاً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی قطعی، واضح روشن حلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہو لیا جس میں اصلاً ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکلی گئی کہ آخر یہ بندہ خدا وہی تو ہے جو ان کے اکابر پر ستر ستر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے روشن نہ ہو جائے

۱۲ گنگوہی و بیہمی اور ان کے اذتاب دیوبندی

تفسیر نبوی

مولفہ

فاضل اجل عارف کامل حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ایک لے مثال تفسیر

اعتقادی اور نظریاتی نشوونما کا مرقع

ایک سو دس تفنن سیر کا پنچوڑ

عقائد باطلہ کا مسکت رد

شرعیات و طریقت کے اسرار و رموز کا جامع ذخیرہ

صوفیانہ اشارات و تنقیحات کا چشمہ

آپ اس تفسیر کو خود پڑھیں۔

احباب کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔

اپنے کتب خانہ کی زینت بنائیں۔

یہ تفسیر آپ کو بہت سی تفاسیر کے مطالعہ سے بے نیاز کر دے گی

محکم دلائل و براہین ○ گنج بخش روڈ لاہور